فیوضِ صحبت

حصہ پنجم

صحبتِ انسانِ کامل حضرتِ بحرالعلوم

شمس المفسرین، شیخ المحدثین، تاج العارفین، زبدۃ السالکین، استاذ العلماء،
خادم القرآن بحرالعلوم حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی حسرت رحمتہ اللہ علیہ

کے

آخری پانچ سالہ دور کی خصوصی تدریسات، تفہیمات و فرمودات کا تاریخ وار ریکارڈ
خود حضرت قبلہ کے الفاظ و انداز میں

مرتبہ

تلمیذ و خلیفہ حضرت بحر العلوم

ابوالمجاہد سید احمد خیرالدین قادری قدیری

anned with CamScanner

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب "فیوض صحبت (حصہ پنجم)"

نام مصنف ابوالمجاہد سید احمد خیرالدین قادری قدیری

سنہ اشاعت نومبر ۱۹۹۸ء

تعداد اشاعت پانچ سو

قیمت -/50 روپے

مقام طباعت اویس گرافکس - حیدرآباد

کمپیوٹر کتابت جناب جلال الدین اکبر "اردو کمپیوٹر سنٹر

معاونین ناہیدہ تبسم - اقبال ناز - عطیہ رحمن - آسیہ بیگم -

فون نمبر 4530850 سیلولر نمبر9848022987

17-1-181/M/35 - روبرو جامعہ عائشہ نسوان (نیو بلڈنگ)

داراب جنگ کالونی - مادناپیٹ - حیدرآباد ۵۹ (اے - پی)

======== ناشر ========

القدیر پبلیکیشنز16-3-241 ، چنچل گوڑہ - حیدرآباد ۲۴

3564555

ٹیلیفون نمبر ~~4577760~~

جانکی نگر، ٹولی چوکی - حیدرآباد

ملنے کے پتے

- "حسرت اکیڈیمی" "صدیق گلشن" قریب بہادر پورہ حیدرآباد -
- اسٹوڈنٹس بک ڈپو چار کمان - حیدرآباد -

nned with CamScanner

فیوضِ صحبت

حصہ پنجم

صحبتِ انسانِ کامل حضرتِ بحرالعلوم

شمس المفسرین، شیخ المحدثین، تاج العارفین، زبدۃ السالکین، استاذ العلماء، خادم القرآن بحرالعلوم حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی حسرت رحمۃ اللہ علیہ

کے

آخری پانچ سالہ دور کی خصوصی مدرّسات، تفہیمات و فرمودات کا تاریخ وار ریکارڈ
خود حضرت قبلہ کے الفاظ و انداز میں

مرتبہ

تلمیذ و خلیفہ حضرت بحرالعلوم

الو المجاہد سید احمد خیرالدین قادری قدیری

anned with CamScanner

اظہار تشکر

الحمد للہ الرحمن الرحیم والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد النبی الکریم۔

امابعد : ۔ اللہ کا شکر ہے کہ سیدی و مرشدی امام السلام بحر العلوم حضرت محمد عبد القدیر صدیقی حسرت رحمۃ اللہ علیہ کے دروس کے سلسلے میں حاصل ہونے والے "فیوض صحبت" کو شایع کرنے کا اہم کام اللہ نے مجھ سے لیا یہ اس کا فضل و عنایت ہے۔ سب سے بڑی دولت "علم صحیح اور اطمینان قلب" ہے اور یہی دولت ان فیوض کا حاصل ہے۔

میں نے حضرت قبلہ کا ایک ایک لفظ آپ ہی کے انداز اور لہجے میں پیش کر دیا ہے، البتہ جہاں جہاں ضروری ہوا میں نے اس کی تشریح قوسین میں کر دی ہے۔ طالبان علم صحیح کے لئے عام طور پر وابستگان سلسلہ پر خاص طور پر یہ بات واضح کرنی ضروری ہے کہ ان فیوض صحبت کا تسلسل اور ہمیشہ مطالعہ جاری رکھیں خواہ چند صفحات ہی سہی۔ انشاءاللہ فرش پر بیٹھے شاگردوں کے سامنے تخت پر تشریف فرما اس کی تفہیم کرتے ہوئے حضرت قبلہ کو تصور میں یقیناً دیکھیں گے اور اگر اس کی مداومت اور مشق جاری رہے تو عجب نہیں کہ کشف میں واقعی حضرت قبلہ کی دید ہو جائے۔

اس سلسلہ کے اب تک چار حصے شایع ہو چکے تھے۔ اب پانچواں اور مختتم حصہ پیش کر رہا ہوں۔ حضرت قبلہ کے وہ ارشادات جو جامی صاحب کی کتاب کے سلسلے میں تھے علحدہ کتاب "درس لوائح جامی" میں پیش کئے جاچکے ہیں۔ اس کے علاوہ "معیار الکلام" جیسی ادق کتاب کے درس کے سلسلے میں جو تفہیمات و ارشادات ہوئے وہ علحدہ کتابی شکل میں شایع ہوں گے۔ انشاءاللہ اور جو " الدین " کے سلسلے کے ہیں وہ " الدین " کی شرح میں شامل کر دئے گئے ہیں جو انشاءاللہ مستقبل قریب میں حسرت اکیڈمی سے شایع ہوگی۔

آپ سب سے گزارش ہے کہ "خیر الدین" کے لئے دعائے خیر فرمائیں۔ اللہ قبول فرمائے۔ آمین۔

غلام فقیر عبدالقدیر

صوفی خیرالدین قدیری

anned with CamScanner

فہرست عنوانات

۱	فنون لطیفہ	۱
۲	علم اور احساس	۱
۳	حج بدل	۲
۴	تقلید	۲
۵	رکابیا اور عام آدمی میں فرق	۲
۶	ایک مسلک والے کا دوسرے مسلک پر عمل	۳
۷	حضرت قبلہ کا اجہتاد فی المسئلہ	۳
۸	احکام اسلام ہر زمانہ کے لئے	۴
۹	کفر سے بچنا تقلید کی خلاف ورزی سے اہم	۴
۱۰	حکومت کا مسلک	۴
۱۱	خیالی اور متعین چیز ہی نظر آتی ہے	۵
۱۲	استاد کی خدمت	۵
۱۳	اس خادم پر عنایت	۵
۱۴	عدم نسخ قرآن	۶
۱۵	قانون شہادت	۶
۱۶	خلفائے راشدین	۶
۱۷	خلیفہ	۳
۱۸	فتنہ کا دروازہ حضرت عمر کی وجہ سے بند ہے	۱۱
۱۹	علم صحیح اور اطمینان قلب	۱۱
۲۰	شاگردوں پر نوازش	۱۱

anned with CamScanner

۲۱	تحت حکم رہنما	۱۱
۲۲	نیت کا معیار	۱۲
۲۳	اماموں کا اختلاف	۱۲
۲۴	رفع یدین	۱۳
۲۶	ایک نصیحت	۱۳
۲۷	غوث وقت	۱۴
۲۸	چند علاج	۱۴
۲۹	کریم پاشاہ	۱۴
۳۰	قادری دو قسم کے	۱۴
۳۱	جھوٹ	۱۴
۳۲	مسلم و غیر مسلم سے سلوک	۱۵
۳۳	ہمارا اصول	۱۵
۳۴	چند دعائیں اور نسخے	۱۵
۳۵	تدوین حدیث	۱۵
۳۶	فقہی مذاہب	۱۷
۳۷	مسلکوں کا اختلاف	۱۷
۳۸	فقہ کے اماموں کے انداز	۲۰
۳۹	حکم اور وجہ	۲۱
۴۰	تدوین حدیث اور فتنہ انکار حدیث	۲۱
۴۱	خوارج و روافض	۲۲
۴۲	اماموں کی کتابیں	۲۲
۴۳	مدرسہ نظامیہ	۲۳
۴۴	فقہ کے امام	۲۳

anned with CamScanner

۴۵	فرض عملی فرض اعتقادی	۲۳
۴۶	جمع بین الصلوتین	۲۴
۴۷	ائمہ حدیث	۲۵
۴۸	عصر کا وقت	۲۶
۴۹	شاگردوں کی تعریف	۲۶
۵۰	عربی ادب کی پڑھائی	۲۶
۵۱	احادیث کی کتابیں	۲۷
۵۲	فرض عملی اور واجب	۲۷
۵۳	متواتر اور احاد	۲۸
۵۴	تبدیلی قبلہ اور خبر احاد	۲۹
۵۵	قانون اور اس کا انطباق	۲۹
۵۶	علوم متعارفہ	۳۰
۵۷	کتاب الدین کی خصوصیات	۳۰
۵۸	بچوں مریدوں پر عنایت	۳۰
۵۹	اپنی طالب علمی کا تذکرہ	۳۱
۶۰	حدیث متواتر	۳۱
۶۱	موطا	۳۲
۶۲	انگریزی زبان	۳۲
۶۳	ادعیہ کی زکوۃ	۳۳
۶۴	رزاق پاشاہ کا رشتہ	۳۴
۶۵	حافظ	۳۴
۶۶	حضرت علی و معاویہ	۳۴
۶۷	علم کی طلب	۳۵

anned with CamScanner

۶۸	حضرت علی و بی بی فاطمہ سے نسبت	۳۵
۶۹	قوالی	۳۵
۷۰	نسبت کی اہمیت	۳۶
۷۱	پوتوں کا تذکرہ	۳۶
۷۲	منکرین حدیث	۳۶
۷۳	بین الاقوامی مسلمان	۳۷
۷۴	دنیاداری سے مسلمان کی تباہی	۳۷
۷۵	دین دار مسلمانوں کی حکومت	۳۷
۷۶	محبوب الہیٰ	۳۸
۷۷	اشاعت اسلام	۳۸
۷۸	فرقہ واریت کی مخالفت	۳۹
۷۹	خصوصی عنایت	۳۹
۸۰	یاد رکھنے کے دو اہم کام	۳۹
۸۱	توحید و غفلت	۴۰
۸۲	خیر و شر	۴۱
۸۳	توحید، محبت اور بندگی	۴۲
۸۴	شمالی اور جنوبی ہند کی موسیقی	۴۲
۸۵	تحقیق اور تقلید	۴۲
۸۶	فاسق	۴۲
۸۷	تیمم	۴۲
۸۸	یقین اور صریح	۴۲
۸۹	حضور قاسم	۴۳
۹۰	صادق، کاذب	۴۳

anned with CamScanner

۹۱	بچوں کاذکر	۴۳
۹۲	قادر یار خاں	۴۴
۹۳	متواتر و غیر متواتر	۴۵
۹۴	حضرت کی بیعت و خلافت	۴۵
۹۵	شیخ حاجی حالی	۴۸
۹۶	استادی و مرشدی	۴۹
۹۷	مرزا غالب	۵۰
۹۸	چراغ علی	۵۰
۹۹	اقبال الدولہ اور محبوب علی خاں	۵۱
۱۰۰	مہدوی	۵۲
۱۰۱	حنفی حنبلی	۵۲
۱۰۲	حضرت ابو بکرؓ	۵۲
۱۰۳	جسمانی نظام	۵۲
۱۰۴	رحیم پاشاہ حضرت	۵۲
۱۰۵	ثناء اللہ خاں صاحب	۵۲
۱۰۶	تصور شیخ	۵۳
۱۰۷	تلوار کی لڑائی	۵۳
۱۱۸	ٹیپو سلطان کا خزانہ	۵۳
۱۱۹	تشبیہ	۵۳
۱۲۰	مطلق مقید	۵۴
۱۲۱	بڑی اہم بات	۵۴
۱۲۲	انسان اور فرشتہ	۵۴
۱۲۳	عالم شہادت	۵۴

anned with CamScanner

۱۲۴	تصور شیخ	۵۵
۱۲۵	تجلی	۵۵
۱۲۶	شیخ کی تجلی	۵۵
۱۲۷	تصور اور تزکیہ نفس	۵۶
۱۲۸	زاہد و عالم	۵۷
۱۲۹	ورزش	۵۷
۱۳۰	قوم و ملک کی کامیابی کا نسخہ	۵۷
۱۳۱	اسباب	۵۷
۱۳۲	پوتوں کا ذکر	۵۷
۱۳۳	الہام	۵۸
۱۳۴	حرام، مکروہ، مباح	۵۸
۱۳۵	بدعت	۵۸
۱۳۶	سماع	۵۸
۱۳۷	شادی اور رسمیں	۵۹
۱۳۸	بیوی کی اہم خوبی	۵۹
۱۳۹	تورات میں تحریف	۶۰
۱۴۰	کشف عروجی	۶۰
۱۴۱	اسلام کی امن پسندی	۶۰
۱۴۲	درلیت کے خلاف	۶۱
۱۴۳	خواجہ محبوب اللہ کے خلفاء	۶۱
۱۴۴	اجماع غلط بات پر ممکن نہیں	۶۱
۱۴۵	خیال کی قوت	۶۲
۱۴۶	خلف وعدہ اور خلف وعید	۶۲

anned with CamScanner

۱۴۷	ماں اور باپ کا حق	۶۲
۱۴۸	بارش و طوفان روکنے کی دعا	۶۲
۱۴۹	منطق	۶۳
۱۵۰	زکوۃ کے مدات	۶۳
۱۵۱	ترسٹھ کی عمر	۶۴
۱۵۲	رسول اللہ کے قائم مقام	۶۵
۱۵۳	خواجہ میاں سے نسبت	۶۵
۱۵۴	اپنے مریدوں کا ذکر	۶۵
۱۵۵	قادیانی	۶۶
۱۵۶	مہدویوں کو جواب	۶۶
۱۵۷	بلاغت و بہادری	۶۶
۱۵۸	خلفائے راشدین کی سیاست	۶۷
۱۵۹	ٹھنڈا انقلاب	۶۸
۱۶۰	قوت تمیز	۶۸
۱۶۱	شاگردوں کو نصیحتیں	۶۹
۱۶۲	معنیٰ کی تحقیق	۶۹
۱۶۳	لڑنے والے دونوں فریق مسلمان	۷۰
۱۶۴	لطیف مزاج	۷۰
۱۶۵	خلفاء راشدین کی حکمرانی	۷۰
۱۶۶	حکومت دنیاداروں کو	۷۷
۱۶۷	مسلمانوں کے اقتدار کی دعا	۷۷
۱۶۸	حضرت علی و معاویہ	۷۷
۱۶۹	حضرت ابوبکر اور سیاست	۷۸

anned with CamScanner

۱۷۰	امام حسن	۷۸
۱۷۱	شبہ کا فائدہ	۷۹
۱۷۲	طلحہ و زبیر	۷۹
۱۷۳	مغیرہ بن شعبہ	۷۹
۱۷۴	عبداللہ ابن عباس	۷۹
۱۷۵	حضرت علی کی رائے	۷۹
۱۷۶	ان دیکھی اور ان سنی نعمتیں	۷۹
۱۷۷	توریہ	۸۱
۱۷۸	پیغمبر معصوم ہوتا	۸۱
۱۷۹	زنا اور شیطان	۸۱
۱۸۰	اذاں کے الفاظ	۸۲
۱۸۱	وہابی	۸۲
۱۸۲	جسم اور صفات الٰہی	۸۲
۱۸۳	ذکر و شغل	۸۳
۱۸۴	رشد و ہدایت کے دو طریقے	۸۳
۱۸۵	تصوف لسان ہے	۸۳
۱۸۶	متواتر اور یقینی	۸۴
۱۸۷	شافعی کی اتباع	۸۵
۱۸۸	نیند سے اٹھ جانے کی ترکیب	۸۵
۱۸۹	تشفیع الوتر	۸۵
۱۹۰	دعائے قنوت	۸۵
۱۹۱	تمدن	۸۶

Scanned with CamScanner

"فیوضِ صحبت" حصہ پنجم

مورخہ ۱۲/فروری ۱۹۶۰ء روز

"فنونِ لطیفہ":۔ جس فن میں جتنا کم مادی اشیاء کو دخل ہو اتنا ہی بلند درجہ کا وہ فن لطیف ہوگا-------- جو چیزیں سنائی دیتی ہیں وہ افضل بہ نسبت ان کے جو دیکھی جا سکتی ہیں -------- ادب کا ہر شعبہ فنونِ لطیفہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ایک شخص تاج محل کو دیکھتا ہے، اور اس کے مناروں، گنبدوں کی بلندی، چھت کی رنگا رنگیاں اور صحن و حوض کی وسعت حساب کی رو سے ٹھیک ٹھیک بیان کر دیتا ہے۔ اور دوسرا، اسے دیکھنے کے بعد جو جذبات اس کے دل میں موجزن ہوتے ہیں ان کو تحریر کرتا ہے۔ جیسے کہ غلام امام شہید کی "انشائے بہار بے خزاں" میں تاج محل پر مضمون۔ غرض کہ جس نثر یا نظم میں مصنف کی شخصیت جابجا اپنی جھلکیاں دکھا رہی ہو اور قلبی واردات کے علاوہ ذہنی کیفیات کو بھی ظاہر کر رہی ہو، وہ فنونِ لطیفہ میں داخل ہے۔

(مورخہ ۱۹اپریل/۱۹۶۰ء روز سہ شنبہ م ۲۲/شوال ۱۳۷۹ء)

"علم اور احساس":۔ علم کلی ہوتا اور احساس جزئی ہوتا -------- دوزخ کے فرشتوں کو اللہ کا علم رہتا -------- کیا بولا؟ احساس نئیں -------- اللہ میاں، "نماز پڑھو" بول کے ایک کلی حکم دیدئے۔ "نماز پڑھو، بولے تو کوئی سنتا کوئی نئیں سنتا۔ وقت کے اوپر "احساسی حکم" عطا کرتا "پڑھ نماز" تو پڑھتا ہے۔ نماز کو حکم دیتا۔ (یعنی وجود میں آنے خود نماز کے فعل کو حکم دیتا ہے تو وہ فعل ظہور میں آتا ہے، یہ "احساسی حکم" ہے ورنہ محض "علمی حکم" پر فعل کا ظہور نہیں ہوتا "خلقکم وماتعماون" "تم کو بھی پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو بھی)

anned with CamScanner

-----(مورخہ ۲۶/اپریل ۱۹۷۰ء روز)-------

"حج بدل":۔ یہاں یہ مسئلہ چل رہا ہے کہ ایک آدمی حج نہیں کیا، مرگیا، اب کیا کرنا؟----- ایک رائے یہ ہے کہ جہاں وہ آدمی رہتا تھا وہاں سے پورا خرچ اٹھانا۔ دوسری یہ کہ "حج کرنا" صادق آیا تو بس میں یہ پوچھا مکہ میں رہنے والا حج کرے تو ہوتا یا نہیں؟------ ایک دنبہ، پانچ روز کا کھانا، دو کپڑے احرام کے، مکہ کے آدمی کو بھیج دینا------- یہ حج بدل ہو گیا۔

"الدین یسر":۔ میری ماں اونٹ کے اوپر نہیں بیٹھ سکتی، میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟" (حضورؐ سے پوچھا گیا تو آپ نے اجازت عطا فرمادی) زندہ کی طرف سے حج بدل ہو سکتا ہے یا نہیں؟-------- میں تو اس کو زندوں کیلئے بھی اجازت سمجھتا ہوں ------ یہ بھی "الدین یسر" ہے----- نہیں کرنے سے کرنا بہتر۔ بس یہی ہے میرا مسئلہ۔

"تقلید":۔ عام آدمی کو جو چیز اچھی نظر آئی وہ کر سکتا ہے اور جو فی الجملہ تمیز رکھتا ہو اس پر تقلید ضروری ہے۔ (فی الجملہ یعنی کچھ بھی "تھوڑی، بہت" مطلب یہ کہ جس کو ایسی تمیز اور شعور نہیں وہ اپنے طور پر جو اچھا معلوم ہو وہ کر سکتا ہے لیکن تمیز اور شعور والا مقابلہ کر کے اچھی چیز کو ترجیح دے گا اور اچھی چیز کے انتخاب میں غلطی کرے تو تمیز اکارت جائے گی اس لئے "تقلید" میں اس کے لئے تحفظ ہے)------- حکم کی تعمیل نہیں کرنا گناہ ہے۔ حکم کی تعمیل کئے مگر اس میں نقصان (یعنی کمی اور کوتاہی) ہے تو یہ "گناہ" تو نہیں------ نہیں کرنا (یعنی کرنے کا حکم دیا جارہا ہے وہ نہ کرنا) گناہ ہے------ ایک بخاری کی روایت ہے، ایک دوسرے کی، کس پر عمل کرنا؟۔ آپ بخاری کو ترجیح دیتے ہیں------ (اسی طرح) ایک شافعی کی ہے۔ ایک حنفی کی۔ آپ کو اپنے امام پر یقین ہے اس لئے اس پر عمل کرو۔

"رکابیا" اور عام آدمی میں فرق:۔ "رکابیا" اور عام آدمی میں کیا فرق ہے؟ اس

anned with CamScanner

میں ذاتی خواہش رہتی ہے (یعنی "رکابیا" کا عمل غرض مندی اور وقتی منفعت پر مبنی رہتا ہے ۔ "رکابیا" ایسے شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو ہر وقت اپنی غرض اور خواہش کے مطابق مذہبی تقلید بدلتا رہے جیسے مسئلہ میں یہاں سہولت نظر آئی تو کہہ دیا" حنفی" ہوں اور کسی وقت وہاں آسانی دیکھی تو کہدیا" شافعی" ہوں ۔ علی ہذالقیاس) رکابیا مذہب والا اپنی ذاتی اغراض میں سوچتا اور یہ (یعنی عام شخص) ضرورت کی وجہ سے خدا سے ڈر کر کرتا ہے (یعنی دوسرے امام کی رائے پر عمل)

" ایک مسلک والے کا دوسرے مسلک پر عمل ":۔ (جمع بین الصلوتین یعنی دو نمازیں ایک ساتھ پڑھنا) امام اعظمؒ کے پاس حج میں جائز ہے ۔ امام شافعیؒ کے پاس سفر میں جائز ہے ۔ امام احمد ابن حنبل کے پاس ضرورت پر جائز ہے ------- میں یہ امام اعظم صاحب غلط کئے کب بول رہا ہوں؟ میں بول رہا ہوں، نماز کو چھوڑو مت ۔ امام احمد حنبل کی بھی پیروی ہو گئی تو غنیمت ہے ۔

" حضرت قبلہ کا اجتہاد فی المسئلہ ":۔ (دوسرے مسلک پر ضرورت اور مجبوری میں عمل کی صورت کا حضرت قبلہ کا" اجتہاد فی المسئلہ " ہے چنانچہ آپ نے ایسی ڈیوٹی کرنے والوں کو جن کو ایک نماز بالکل نہیں ملتی ماقبل یا مابعد جمع بین الصلوتین کرنے کی ہدایت کی ہے ۔ جیسے کوئی ظہر کے بعد سے مغرب تک ڈیوٹی میں پھنسا ہو تو اس کو چاہئے کہ ظہر کے ساتھ عصر بھی پڑھ لے وقت سے پہلے اور اگر کوئی عصر کے بعد سے رات تک ڈیوٹی پر ہو تو وہ عشا۔ سے پہلے مغرب پڑھ لے عشا۔ کے وقت ۔ بہرحال نماز نہ چھوڑے ، یہ امام احمد حنبلؒ کا مسلک ہے) صحابہ مختلف الرائے بھی تھے مگر ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ------- میرے پاس فرائض کی بہت اہمیت ہے ۔ کسی طرح بھی اس کی تعمیل ہو جائے ------- اگر قانون کے تحت رہ کر کوئی کچھ کرے تو وہ حکم کی تعمیل ہی میں آگیا ------ مجھے بولتے ، تم انگریزی دانوں کی صحبت میں رہنے سے خراب ہو گئے (چونکہ اعلیٰ تعلیم

anned with CamScanner

یافتہ بے حساب حضرت قبلہ کے حلقہ ارادت میں تھے ان کا حوالہ دیتے ہوئے بعض لوگ آپ کے بارے میں ایسا کہتے)

" احکام اسلام ہر زمانہ کے لئے ":- احکام اسلام کسی زمانہ میں محال نہیں ہیں ------- یہاں تک بولا میں ، اب زمانہ ، " **فاقتلواالمشرکین حیث وجدتموھم** " کا نہیں ------- مکی حالت میں مکی آیتیں ہیں

" کفر سے بچنا تقلید کی خلاف ورزی سے اہم ":- میرے پاس کافر ہونے سے گناہ گار ہونا بہتر ہے ------- میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوں کہ یہ خاوند کے مظالم کی وجہ سے ایک عورت کافر ہو گئی ۔اس کے بعد میرے پاس آئی کہ " میں کلمہ پڑھتی ہوں " (یعنی فریقین میں سے کوئی کافر و مرتد ہو جائے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے ۔ظالم خاوند سے چھٹکارا پانے کے لئے اسے کافر ہو جانا پڑا ۔ کیوں کہ مفتیوں نے فقہی احکامات میں بیوی کو کسی قسم کا حق ہی نہیں دیا اور نکاح کے بندھن میں رہنے یا نکلنے کا جملہ اختیار صرف خاوند کے لئے رکھا ہے ۔اور ظالم شوہر ہے کہ حقوق کی ادائی کرتا ہے نہ طلاق دیتا ہے بس قیدی بنا کر رکھتا ہے ۔لیکن حضرت قبلہ نے ایسے حالات میں یہ اختیار قاضی کو دیا ہے کہ وہ شوہر کے نہ ماننے پر اس کا قائم مقام بن کر خود طلاق دے کر عورت کو مصیبت سے نجات دلا سکتا ہے) میرے پاس یہ ہے، قاضی جو ہے وہ اصلی حکومت ریاست (State) کی ہے ۔اس واسطے یہ مقدمہ کو قاضی پر چھوڑ دو ۔ قاضی بولتا " اگر وہ طلاق نہیں دیتا تو میں طلاق دیتا ہوں " ۔

" حکومت کا مسلک ":- حکومت حنفی، شافعی نہیں ہوتی ۔ " حکومت حنفی ہے " کے معنی، حکومت کی رائے " حنفی " کے موافق ہے ------- حکومت بہت اہم ہے ---- یہ حکومت کا احسان ہے کہ " آپ کا مذہب، یہ آپ کا مذہب، یہ اس کے لحاظ سے فیصلہ کرتی ہے ۔ ورنہ وہ مقتدر ہے ۔ جو چاہے کر سکتا ہے حاکم

nned with CamScanner

-------- حاکم مجتہد ہوتا ہے۔(یعنی تقلید کے بجائے مسئلہ میں خود رائے قائم کر سکتا ہے کتاب و سنت اور اجماع کی روشنی میں)

-----(مورخہ ۵/ مئی ۱۹۶۰ روز پنجشنبہ)-------

"خیالی اور متعین چیز ہی نظر آتی ہے":- خیالی چیز ہے، نظر آئی - اصلی چیز نظر نہیں آتی - وجہ اس کی یہ ہے کہ "بسیط" ہے وہ------ فلسفہ کا ایک مسئلہ یہ ہے کہ کوئی چیز جب تک متعین نہ ہو نظر نہیں آسکتی۔

-----(مورخہ ۲۸/ مئی ۱۹۶۰)------

"استاد کی خدمت":- جو استاد کشتی سکھاتا تھا اس کے پاس پانی کھینچتا تھا میں (استاد عظیم خان پہلوان کے پاس جاکر گھر کا کام اور خدمت کرتے ہوئے کنویں سے ڈول کے ذریعہ پانی کھینچ کر بھرا کرتے تھے)------ استاد کے نعلین اٹھانا۔

-----(مورخہ ۲۹/جون ۱۹۶۰)-----

"اس خادم پر عنایت" (صبح درس سے قبل ابھی دو چار ہی حاضرین تھے جو اس تخت کے سامنے اور بازو کھڑے جس پر حضرت تشریف فرما تھے - حبیب علی صاحب، ڈاکٹر ضیاء الحق صاحب شنا۔ اللہ خاں اور نصر اللہ صاحب - کہ اتنے میں راقم الحروف کمرہ میں سلام کرتے ہوئے داخل ہوا - ابھی سورج اونچا نہیں ہوا تھا کمرہ میں بلب روشن تھا لیکن قدرے جھٹ پٹے کا ماحول تھا) میں ابھی قریب پہنچا بھی نہ تھا کہ دریافت فرمایا) کون ہے یہ حبیب اللہ ہے؟(حبیب اللہ صاحب ریڈر سیف آباد کالج جو پروفیسر حفیظ قتیل کے پیر بھائی اور رحیم پاشاہ حضرت کے مرید و خلیفہ تھے - کسی نے عرض کیا "جی! خیرالدین ہیں" تو فرمایا) خیرالدین ہے؟ یہ تو ہماری پارٹی کا ہے - (نصر اللہ صاحب نے کہا کہ "آپ جس کو کھڑا کرنا چاہتے ہیں اسے کوئی نہیں روک سکتا یہ سن کر تھوڑی دیر بعد فرمایا) سب کو کھڑا کروں گا----- سب کو کھڑا کروں گا۔

-----(مورخہ [illegible]/جون ۱۹۶۰-----)------

anned with CamScanner

"عدم نسخ قرآن" عام مولویوں میں، میرے میں ایک فرق ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مکی آیتیں منسوخ، اور ہم کہتے ہیں کہ منسوخ نہیں، جیسی حالت ویسا حکم۔ ہجرت کرنے والے ہجرت کئے------ (یعنی ہجرت کرنے والے مدنی حالت میں اور نہ کرنے والے مکی حالت میں ہیں۔ اب جیسی حالت ہو ویسا حکم ہوگا) یہ بہت نفیس بات ہے------ قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں تمام مسلمان ساری دنیا میں ایک حالت پر نہیں۔

"قانون شہادت":۔ قصاص وغیرہ یہ سب حاکم کے یقین کے اوپر ہے------ ایک آدمی کے سامنے شراب کا شیشہ ہے، وہ پیا۔ ایک مولوی صاحب آکر بولے شراب پیا۔ دوسرا شرابی بولا یہ شراب نہیں۔ (یعنی پینے والے سے ہٹ کر ایک دوسرے شرابی نے اس شیشہ کے مشروب کو غور سے دیکھ کر رائے دی کہ یہ شراب نہیں ہے۔ تو چونکہ وہ فن داں ہے، شراب کو پہچاننے کی صلاحیت ہے اس لئے اس کی گواہی قابل قبول ہوگی خواہ شرابی ہی کیوں نہ ہو)----- اصل یہ ہے کہ زنا کا مقدمہ ثابت ہونا مشکل ہے---؟--- قصاص سے ایک آدمی کی جان جاتی ہے۔ زنا سے پورا خاندان تباہ ہو جاتا ہے۔ ۔

"خلفائے راشدین":۔ ایک حدیث میں ہے۔ ایک صاحب آئے (سرکارؐ کے پاس) پوچھے حضرت! ہم زکوۃ آپ نہ رہیں تو کس کو دینا ہے؟ ابو بکر کو۔ انہوں بھی نئیں رہے تو کس کو دینا؟ عمر کو دو----- سرکارؐ نے اپنے انتقال سے پہلے صراحت نہیں فرمائی، اب جو انتخاب ہوا، قوم نے انتخاب کیا بولتے۔ حالانکہ اپنی مرضی پہلے سے بیان کر دئے سرکارؐ------ یہ آپس میں لڑے کیسا؟ دو قبیلے تھے، بنی ہاشم بنی امیہ۔ بنی ہاشم، موسم حج پر پانی کھانے کا انتظام کرنا ان کے ذمہ تھا۔ دوسرا فوج کا انتظام۔ وہ بنی امیہ کرتے تھے سرکارؐ کے آخر وقت میں ایک قسم کی حکومت مل گئی تھی سرکارؐ پردہ کرنے کے بعد بنی ہاشم بولے ہم سرکارؐ کے وارث ہیں، بنی امیہ بولے ہم

anned with CamScanner

اس کام کے اہل ہیں ۔ مگر چونکہ ابو بکرؓ کا زمانہ سرکار سے قریب تھا اور عربوں کی یہ عادت تھی کہ معمر آدمیوں کی قدر کرتے تھے پھر ابو بکر پڑھے لکھے بھی تھے، تجارت کے اصول سے واقف تھے، ان کو خلیفہ بنائے ۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر نے کیا کیا؟ حضرت عمر کو پیش کیا ۔ تمام قوم نے ان کو قبول کیا ۔ عمرؓ ایسے مظبوط دل کے ایسے فراست والے تھے کہ کسی آدمی کو ایک جگہ بیٹھنے نہیں دئے کہ انہوں نے اپنی پارٹی نہیں بناسکے ۔ مگر بنی امیہ کے دل میں وہی تھا کہ ہم مستحق ہیں ۔ ابو بکرؓ معمر، تعلیم یافتہ، متقی پرہیزگار ہونے کی وجہ سے ان کے زمانے میں شرارت نہ کرسکے اور حضرت عمر اعلیٰ درجہ کے سیاست داں ہونے کی وجہ سے، وہ شیر کا پنجہ تھا کہ ہلنے نہیں دیتا تھا حضرت عمر نے شاعروں سے کہا کہ مجھے شعر لکھ کر بتاؤ ۔ ان کو شاعری سے کیا غرض؟ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ شاعری سے جذبات کا پتہ چلتا ہے ۔ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ اسلام نے ان کے جذبات کو کیا بدلا ہے؟ لبید، "سبعہ معلقہ" جو لکھ کے لگائے تھے ان میں کے ایک تھے، ایسا بولے میں اسلام قبول کرنے کے بعد سے قرآن پڑھنے لگاہوں، اشعار نہیں لکھتا، بیٹی کو بولے تو شعر لکھ کر بھیج دے ـــــــ حضرت بلال اور ابوذر غفاری بولتے کہ پیسے رکھنا نہیں رعایا میں تقسیم کر دینا سرکار کرے جیسا ۔ حضرت عمر بولتے تھے کہ ہم کو فوج رکھنا ہے اس لئے کچھ تقسیم کرونگا، کچھ رکھوں گا، تاکہ رکھے ہوئے پیسوں سے حکومت کے کام لوں ۔ حضرت عمر بولے یا اللہ مجھے بلال کے شر سے بچا ـــــــ پھر اس کے بعد زمانہ آیا عثمان غنی کا ۔ ابو بکر و عمر نہ بنی ہاشم میں کے تھے نہ بنی امیہ کے ۔ ان کے زمانہ میں کوئی غلطی کرے (یعنی سرکاری کارندوں میں سے) تو اسی کے اوپر شخصی غلطی ہوتی ۔ خلیفہ کے اوپر نہیں جاتی تھی ۔ حضرت عثمان بنی امیہ کے تھے ۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جب حکومت بدلتی ہے تو اپنے اعتماد کے آدمیوں کو رکھتے ہیں (یعنی کلیدی عہدوں پر) وہ بنی امیہ کے تھے اس واسطے ان کے معتمد علیہ بھی بنی امیہ کے تھے ۔ اب کوئی خرابی ہوئی تو لوگ کہنے لگے دیکھو یہ بنی امیہ کی خلافت کی

nned with CamScanner

خرابی ہے ۔۔۔۔۔۔ان کو قتل کر دئے (یعنی حضرت عثمان کو) یہ بات بھی صحیح ہے کہ بنی ہاشم جتنے متقی پرہیزگار تھے وہ بات بنی امیہ میں نہ تھی، کیوں کہ وہ فوجی لوگ تھے ایک اور بات یہ ہے کہ (حضرت عثمان کے بعد) مدینہ والے کہتے تھے کہ مرکز حکومت مدینہ ہے اور بنی امیہ بولتے کہ مرکز حکومت شام ہے ۔ بنی ہاشم بولے کہ جو چیز مرکز مدینہ سے آئے ہم اس کی تعمیل کرتے بنی امیہ بولے کہ حکومت کی حفاظت فوج کے ذریعہ کی جاتی ہے ۔ہم فوج کے بڑے ہیں اور ہم شام میں ہیں اس لئے اب حکومت کا مرکز مدینہ نہیں شام ہے ۔۔۔۔۔۔ایک پارٹی ایسی تھی کہ نماز روزہ ہر چیز شریعت کے مطابق ہوتا ۔اور ایک پارٹی بولتی یہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کو کیا لیتے ؟ اقتدار اعلی اصل ہے اس کو سنبھالنا اہم ہے ۔اب دونوں میں اختلاف ہوا۔ شریعت پر زور دینے والی پارٹی مولویوں کی، لڑنے میں بھی اچھے تھے یہ ایک رات میں نو سو (۹۰۰) آدمیوں کو مار دئے ۔اس رات کو "لیلة الحدید" کہتے ہیں ۔حالانکہ فوجی وہ تھے وہ ۔ یہ علم و کمال والے تھے ۔(یہ واقعہ جنگ صفین کا ہے جو حضرت علی اور معاویہ میں ہوئی تھی علم و کمال اور شریعت پر زور دینے والی پارٹی حضرت علی کی ہی تھی) ایک اور سیاسی آدمی عمرو بن العاص تھے ان کے پاس ۔ حضرت علی تلوار سے ان پر حملہ آور ہوئے تو یہ گر گئے اور ان کا ستر ہٹ گیا ۔یہ دیکھ کے حضرت علی پلٹ گئے ۔ عمرو بن العاص نے اپنی فوج کے نیزوں پر قرآن بلند کروایا کہ قرآن پر عمل کرو (یعنی قرآن کے مطابق مصالحت اور تصفیہ کر لو) حضرت علی کے پاس کے بھولے مولویاں بولے ، بے شک تم ہم مل کر کام کریں گے ۔ایک کمیٹی بنائے (یعنی مصالحت کیلئے) حضرت ابو موسیٰ اشعری کو حضرت علی کی طرف سے حکم بنائے ۔انہوں بھولے آدمی تھے ۔ اس لئے حضرت علی بولے ابن عباس کو بناؤ (یعنی عبد اللہ ابن عباس کو) بنی امیہ بولے تم ہو تو کیا ابن عباس ہو تو کیا (یعنی ایک ہی بات ہے) کوئی غیر آدمی ہونا چاہئے ۔ سارے سیاسی آدمی ادھر تھے ۔ عمرو بن العاص مصر کے گورنر اور معاویہ شام کے گورنر (عمرو

anned with CamScanner

بن العاص ہی ادھر سے معاویہ کے حکم بنے ۔ عمرو بن العاص اور ابو موسیٰ اشعری ، دونوں نمائندے جمع ہوئے (مصالحتی گفتگو کیلئے) دونوں یہ طئے کئے کہ کب تک لڑتے رہیں گے ؟ بہتر یہ ہے کہ دونوں کو بھی نکال کر ایک تیسرے کا انتخاب کریں گے ۔ یہ بھولے آدمی (یعنی ابو موسیٰ اشعری) راضی ہوگئے ۔ ان کو عمرو بن العاص بولے پہلے آپ تقریر کریں ۔ تو ابو موسیٰ اشعری تقریر کئے کہ میں علی کو ایسا نکال دیا جیسے یہ چھلہ انگلی سے ۔ تو بعد میں عمرو بن العاص تقریر کرکے بولے میں معاویہ کو ایسا قائم کیا جیسے اس چھلہ کو انگلی میں ۔ ابو موسیٰ اشعری بولے کہ ہمارے درمیان تو تصفیہ یہ ہوا تھا کہ دونوں کو ہم نکال دیں گے ۔ جواب دئے تم کو یاد نہیں میں یہ کب کہا ؟ (اس طرح سیاسی چال کے نتیجے میں حضرت معاویہ خود کو خلیفہ سمجھنے لگے اس سے قبل حضرت علی کی خلافت پر مسلمانوں کی بیعت ہونے کے باوجود اس لئے مخالفت شروع ہوئی کہ بنی امیہ والے ان سے قاتلین عثمانؓ سے قصاص کا مطالبہ کر رہے تھے لیکن حضرت علی اندازے اور شبہ پر قصاص لینے راضی نہیں ہوئے بلکہ شہادت لانے کا حکم دیا ۔ بنی امیہ کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی اس طرح کا مطالبہ کر رہے تھے جس میں حضرت طلحہ بھی تھے) ۔۔۔۔۔ حضرت علی سے طلحہ جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے بولے کہ حضرت عثمان کے قاتلوں سے قصاص لینا ۔ انہوں بولے کہ شریعت کے لحاظ سے مقدمہ لاؤ گواہ لاؤ اور اس بات کو ثابت کرو تو سزا دوں گا ۔۔۔۔۔ پھر یہ لوگ ایک پارٹی بنائے اور طئے کئے کہ حضرت علی کو معاویہ کو عمرو بن العاص تینوں کو ختم کر دیا جائے تاکہ امن ہوجائے ۔ (اس سازش میں یہ طئے تھا تینوں کو ایک ہی مقررہ دن فجر کی نماز میں ختم کر دیا جائے چنانچہ اس پروگرام کے تحت حضرت علی تو شہید ہوگئے ۔ معاویہ کو ذرا زخم آیا اور ساتھ کے سپاہی اس کو گرفتار کرلئے ۔ ان بولا میں آپ کو خوش خبری دیتا ہوں کہ علی شہید ہوگئے تو معاویہ بولے کہ میں تم کو آزاد کر دیتا ہوں ۔ اور عمرو بن العاص اس دن باہر نکلے ہی نہیں اور ان کی جگہ جو شخص نماز

anned with CamScanner

پڑھایا وہ قتل ہو گیا۔

(مورخہ ۲/جولائی ۱۹۶۰ء۔۔۔۔۔۔۔)

"خلیفہ" خلیفہ کسے بولتے؟ خلف کے معنی پوچھے۔ خلیفہ اصل آدمی کے بعد اس کا کام کرنیوالا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کو کیا چیز پہنچی؟ ہم کو قرآن پہنچا۔ ایک شخص جیسا سرکارؐ سے قرآن پہنچا ویسا ہی صحیح سنایا تو وہ قاری ہے (یعنی قرأت میں سرکارؐ کا خلیفہ ہے) ایک شخص قرآن شریف کے معنی سمجھاتا۔ ادبی لحاظ سے زبان دانی کے لحاظ سے بتادیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معنی لئے، ان بھی خلیفہ ہے۔ ایک شخص **الحمد للہ رب العلمین**۔ شکر ہے اللہ کیلئے بولا۔ اور شکر کس طرح کرتے ہیں اس کے کیا اسباب ہیں سب بولا۔ یہ بھی خلیفہ ہے۔ **الذین آمنو وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب**۔ ایک ایسا ہے جو ذکر، اللہ کو یاد کیسا کرنا وہ بتایا۔ اطمینان قلب حاصل کرنے کے واسطے کیا کرنا وہ بتایا۔ تو ان بھی خلیفہ ہے۔ یہ مرشداں کیا بتاتے یہی ذکر کیسا کرنا۔ ایک شخص قرآن شریف میں جو احکام ہیں اس کو بتاتا اور اس میں جو ضروری ہے یا اس کا کرنا جائز ہے، وہ بتاتا۔ اسے فقیہ بولتے، وہ بھی خلیفہ ہے۔ آ۔۔۔ للہ۔ نہیں یہ قرآن نہیں۔ **اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم**۔ یہ قرآن نہیں۔ صحیح کس طرح سرکارؐ سے پہنچا وہ قرآن ہے۔ اس کی ہمارے پاس سند ہے۔ اس کا پڑھا سمجھایا وہ بھی خلیفہ ہے۔۔۔۔۔ یہ نیچرل بات ہے کہ استاد جس کو تعلیم دے، تعلیم یافتہ کو خلیفہ بولتے۔ یہ جتنی باتیں بولے نئیں، ہمارے پاس ان سب کی سند ہے کہ یہ بات ہم یہاں سے سیکھے؟ احد کی لڑائی میں ایک سوار حضورؐ پر حملہ کرنے آیا۔ صحابی بیچ میں آگئے۔ سرکار بولے ہٹو ہٹو۔ آتے ہی ایک انی مارے ڈھیر ہو گیا۔ ہمارے پاس کیسا مارنا کون سا مار مارنا، **فاضربو ھم کل بنان**۔ ہم کو اس کی بھی سند ہے۔۔۔۔۔۔ سرکار بولے۔ **اتبعوا خلفاء من بعدی ابوبکر و عمر**۔ (یعنی میرے بعد خلفاء ابو بکر اور عمر کی اتباع

anned with CamScanner

کرو) تو یہ حکومت کی خلافت ہے۔

"**فتنہ کادروازہ حضرت عمر کی وجہ سے بند ہے**" (سرکار فرمائے) فتنہ کادروازہ بند ہے عمر کی وجہ سے۔ حضرت عمر پوچھے وہ دروازہ توڑا جائیگا یا کھولا جائیگا۔ آپ فرمائے توڑا جائیگا۔

"**علم صحیح اور اطمینان قلب**" پوچھے۔ "آپ کے پاس سب سے بڑی چیز کیا ہے؟" ہمارے پاس سب سے بڑی بات علم صحیح اور اطمینان قلب ہے۔ یہ چیز ہم کو ہمارے شیخ سے حاصل ہوئی۔ آپ بولیں گے بتاؤ! بتاؤ! کیا بتانا؟ یہ تو صحبت میں رہنے سے حاصل ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔ قرآن کے الفاظ کو ایک جاننا ہے ایک احساس کرنا ہے۔ پڑھ لینا تو مولویوں سے بھی ہوسکتا ہے۔ مگر یہ احساس ہم کو شیخ سے حاصل ہوتا ہے۔ اور احساس غیر مرئی ہے۔۔۔۔۔۔۔ ہم کوئی بات نہیں بولیں گے مگر جس کا ماخذ قرآن یا حدیث ہو۔۔۔۔۔ (احساس اور روحانیت سے نابلد معترضین کے جواب میں فرمایا) تم کندہ ناتراش ہو۔ تم سے تو ہپناٹزوالے اچھے۔ ان کو صحیح علم نہ ہی، غلط مقاصد کے لئے ہی مگر روحانیت سے لگاؤ تو ہے۔

"**شاگردوں پر نوازش**" (کرنل حبیب علی صاحب حضرت کے خاص شاگرد اور ہمیشہ درس میں حضرت کے راست مخاطب تھے) حبیب! یہ میری جماعت ہے نئیں یہ کسے سے نہیں ہارینگے (آخری زمانے کے درس کے شاگردوں کو حضرت اپنی خاص جماعت اور پارٹی فرمایا کرتے تھے)

"**تحت حکم رہنا**" الہام نہیں لے سکتے تو کلی حکم کو اپنے اوپر عاید کرلو۔ جیسے **کلوا واشربوا من رزق الله** (یعنی اللہ کے رزق سے کھاؤ پیو۔" کھانے پینے سے پہلے یہ کلی حکم پڑھ لیا کریں تو کھانا پینا حکم کی تعمیل ہوجائیگا۔ اور جن کو الہام ہوتا ہے وہ ہر کام پوچھ کے کرتے ہیں) اگر تم کو الہام نہیں ہوتا تو کام کرنے سے پہلے کوئی آیت پڑھ لو (جو اس کام سے تعلق رکھتی ہے) کھاؤں؟ نہیں کھاؤں؟ یہ کیا؟ کلی حکم ہے

nned with CamScanner

بس ہو گیا۔

"نیت کا معیار" نیت کا معیار کیا ہے؟ نیت کا معیار یہ ہے کہ آپ سے پوچھیں کہ کیا پڑھ رہے ہو تو فوراً بول سکنا، سوچ کر نہیں ۔آپ کے ارادہ کرنے میں اور نماز پڑھنے میں اتنی دیر ہو گئی کہ پوچھیں تو فوری نہیں بول سکتے کہ کون سی نماز پڑھ رہے ہیں تو درست نہیں ۔(یعنی نیت الفاظ میں کرنا ضروری نہیں لیکن اچھا ہے ۔ نوافل پڑھنے سے بہتر یہ ہے کہ قضائے عمری پڑھیں اور اس کی نیت کرتے وقت نماز کا نام لیں جیسے **نویت ان اصلی رکعتین ایام اربع رکعات قضاء صلوۃ** (نماز کانام) **من قضاء العمری**) قضا۔اول فرض وجب علی ۔امام شافعی کے پاس ضروری ہے کہ تعین کریں، ہمارے پاس ضروری نہیں ۔

"اماموں کا اختلاف" شافعی مذہب میں **بسم اللہ الرحمن الرحیم** جزو سورہ فاتحہ ہے ۔اس واسطے وہ پکار کے **بسم اللہ** پڑھتے ۔حنفی کے پاس جزو نہیں مگر اسے پڑھنا چاہئے اس واسطے آہستہ پڑھ لیتے-------- ایک بات یاد رکھو! امر جو ہے تکرار کو مقتضی نہیں ہے ۔اس واسطے ایک وقت کئے بھی تو تعمیل ہو گئی ۔(جیسے وضو میں تین بار کے بجائے ایک بار دھونے پر بھی تعمیل حکم ہو گئی) ترک سنت نہیں، ترک فرض نہیں -------- امام شافعی کے پاس امام ابو حنیفہ کے پاس اختلاف ہے ۔اصل اختلاف جو ہے امام مالک میں اور امام اعظم میں ہے ۔شافعی کتوان کے شاگرد ہیں (امام مالک کے) امام احمد ابن حنبل امام شافعی کے شاگرد ہیں ۔ایک وقت ایسا ہوا، امام شافعی صاحب امام احمد حنبل کے گھر مہمان گئے ۔رات میں امام احمد نمازیں پڑھتے رہے ۔صبح بیٹی یا شاگردنی نے پوچھا آپ تو رات بھر نمازیں پڑھتے رہے اور امام شافعی لیٹے رہے ۔آپ تو ان کی تعظیم کرتے ہیں ۔امام حنبل نے فرمایا تم نہیں جانتے رات بھر انہوں نے کتنے مسئلے سوچے نئیں معلوم-------- امام شافعی کیا کئے، اٹھ کے اپنا کرتہ امام احمد کو دے دئے ۔انہوں کیا کرتے کوئی بیمار

Scanned with CamScanner

ہو گیا تو ان کا کرتہ پیالے میں دھو کر پلاتے تو اچھا ہو جاتا ---------- امام احمد حنبل کے اصولوں میں سے ایک اصول یہ بھی ہے کہ دو مختلف حدیثیں سامنے آئیں تو ان میں تطبیق دے سکیں تو اچھا ہے ورنہ یہ بھی جائز ہے وہ بھی جائز ---------- ایک اصول یہ بھی ہے کہ جب تک ضرورت نہ پڑے مسائل نہیں سوچنا۔ جو اس زمانے میں (یعنی ضرورت کے زمانے میں) ہوگا سوچ گا ---------- امام اعظم اور شافعی بولتے کہ دو باتیں آئیں تو کسی ایک کو ترجیح دینا (اگر تطبیق ممکن نہ ہو) ---------- جب آدمی احادیث کا تتبع کرتا ہے تو امام احمد ابن حنبل کے پاس چلا جاتا ---------- (یعنی وہ صرف شبہ پر احادیث کو ترک نہیں کرتے اور ہر حدیث پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں) ان کے پاس ایک مسئلہ ہے، جھوٹے کو کیا یہ ضروری ہے کہ ہر بار جھوٹ بولے (یعنی راوی مستند، حافظ نہ ہو اور کوئی روایت اس کی صحیح نہ ثابت ہو تو اس کی ہر حدیث غلط ہونا ضروری نہیں ہے)

"**رفع یدین**":۔ عمرؓ عثمانؓ وغیرہ کی حدیث میں رفع یدین نہیں، دوسروں کے پاس ہے۔ چونکہ کمزور ہے اس واسطے سے ان کی بات فرض میں نہیں، نوافل میں سنت میں کرلینا۔ اگر سنت ہے تو کیوں نہ عمل کریں؟ (رفع یدین یعنی اللہ اکبر کہہ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑنا رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع سے اٹھ کھڑا ہو کر۔ یہ شافعیہ کے پاس ہے۔ حضرت قبلہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی روایت میں اگر یہ سنت ہے تو ہم حنفی فرض میں نہیں البتہ نوافل اور سنت نمازیں اس پر عمل کر سکتے ہیں کبھی کبھی) ---------- اور یہ تطبیق میری نہیں ابو الکلام آزاد کی ہے کہ فرض میں تو نہیں سنت اور نفل میں رفع یدین کرتا تھا وہ شخص۔ مجھے پسند آگئی وہ بات۔

------(مورخہ ۱۳/جولائی ۱۹۲۰ء روز دوشنبہ)--------

"**ایک نصیحت**":۔ بیکار باتیں نہیں کرنا، بیکار کام نہیں کرنا، وقت نکلتا۔ یہ

nned with CamScanner

میری نصیحت ہے۔ میری بات سے یا تو مجھے فائدہ ہوتا یا دوسرے کو۔ دونوں کو فائدہ نہیں تو نہیں بولنا۔ (یعنی کہنے والے یا دوسرے کو فائدہ نہ ہو ایسی بات کرنا ہی بیکار کسی کام سے کرنے والے یا دوسرے کو فائدہ نہ ہو تو ایسا کام کرنا ہی بیکار)

--------- تم اچھے ہو، دیانت دار ہو۔ جو کام تم کو دیا گیا ہے اسے محنت سے کرو۔ ہندو بھی تم کو نوکر رکھتا (یعنی غیر بھی کام کے آدمی کی قدر کرتا ہے)

------(مورخہ ۲۳/ جولائی ۱۹۶۰ء روز شنبہ)---------

"غوث وقت":۔ اللہ میاں کی رحمت کا دورہ ہوتا۔ اب، اس وقت، ہمارے زمانے میں اس شہر میں

-------(مورخہ ۲۸/ جولائی ۶۰ء روز پنجشنبہ)--------

"چند علاج":۔ استسقاء ہوا تو تیلیا سہاگہ اور پھٹکری ہم وزن چچہ بھر دہی کے ساتھ۔ دونوں کو کھیل کر لیں۔ اور خوراک ماسہ بھر دن میں تین خوراک ---

(اس کے لئے دعا میں یہ آیت پڑھیں) **وقیل یاارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی و غیض الماء**________ ہم دوا اس واسطے کھاتے ہیں کہ سنت ہے۔ دوا کھانا سنت ہے اور پرہیز کرنا واجب ہے۔

"کریم پاشاہ" میرے پاس چار بچے ہیں نہایت سمجھدار، Builliant ۔ ایک رحیم صاحب کا بچہ ہے۔ عبدالکریم۔ ریاضی لیا ہے۔ بچوں کو پڑھانا ہے۔ ۵۰ روپے لیتا ہے۔ بی۔اے کو پڑھنا کوئی بات نہیں۔ یم۔اے کو پڑھاتا ہے۔

"قادری دو قسم کے":۔ قادریہ طریقہ کے لوگ دو طریقہ کے ہیں۔ ایک وہ ہیں کہ جناب غوث، جو عرض کرو صبح سے شام تک کر دیتے۔ اور ایک وہ جو بے ارادہ ہیں یہ بہت مشکل ہے۔

"جھوٹ":۔ گناہ سب سے ہوتے مگر جھوٹ نہیں بولنا۔ دوسروں کو نقصان نہیں پہنچانا، یہ میرے پاس اہم ہے۔ (یعنی جھوٹ ایسی برائی ہے کہ اس سے دوسروں کو

anned with CamScanner

نقصان ہوتا ہے)

"**مسلم و غیر مسلم سے سلوک**":۔ اللہ دنیا میں کافر کو مسلمان کو سب کو کھانا دیتا ہے ۔ ہم کو حکم ہے کہ اللہ کے صفات پیدا کرو (**تخلقوا باخلاق اللہ** حدیث) اس واسطے ہندو کو مسلمان کو سب کو کھلاتے ہیں (یعنی سب کو دیتے ہیں، سلوک کرتے ہیں، مدد کرتے ۔ عقیدے میں فرق سے سلوک میں فرق نہیں آنا چاہئے) عقیدہ کا معاملہ میں اللہ میاں وہاں سزا دیتا، یہاں نہیں (یہاں تو سب کو پال رہا ہے پرورش کر رہا ہے)

"**ہمارا اصول**":۔ ہماری پاس کونسی آیت ہے؟ (یعنی عملی اصول کی) **وات کل ذی حق حقہ** (حدیث) (یعنی ہر چیز کو اس کا حق دو یہ کامیاب دنیاوی زندگی اور آخرت کی فلاح دونوں کے لئے بہترین اصول ہے)

--------مورخہ ۲۹/جولائی ۱۹۶۰ء روز جمعہ--------

"**چند دعائیں اور نسخے**":۔ سات وقت یس یس لکھ کر ٹوپی میں رکھ لینا (حافظے کے لئے بہت موثر ہے) حافظے کے واسطے "**خذوا ما اتینکم بقوۃ** (آیت) (لکھ کر ٹوپی میں رکھیں، پانی پر دم کرکے پلائیں، طشتریاں لکھ کر دیں یا پڑھنے یاد کرنے سے قبل ورد کریں ۔ اسی طرح استقرار حمل کے لئے بھی موثر ہے)------ عربی ایلوا دو تولے ۔ مرکی دو تولے دس تولے شہد میں پیس لیں ۔ یہ تریاق ۔ حکیم نابینا صاحب اس کو تریاق الافاعی بولتے تھے ۔ (یعنی سانپوں کے کاٹے کا علاج) ۔ صرف مرکی گھس کے ناسلس کے لئے لگائیں ۔ موتی میاں (قدیم ماہر اور مشہور حکیم) اس کو تریاق اعظم بولتے تھے ۔

------(مورخہ ۳۰/جولائی ۱۹۶۰ء ۔روز شنبہ)------

"**تدوین حدیث**":۔ لوگ بولتے "دو سو برس بعد حدیث کی تدوین شروع ہوئی ہے" اس کی تردید کر دیا ہوں ۔ (یعنی حضرت کی کتاب "الدین" میں)----- یہ

nned with CamScanner

غلط بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں لکھتے تھے ۔ سرکارؐ فرمائے کہ "ہاتھ سے مدد لو "تو کیا بات؟" لکھو" ------ ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ بہت سی حدیثوں کو یاد کرتا جاتا تھا مگر عمرو بن العاص لکھتے جاتے تھے ۔ (یعنی ابو ہریرہؓ نے کہا ہے کہ ان کو دوسروں کے مقابل زیادہ حدیثیں یاد ہیں سوائے عمرو بن العاص کے کہ وہ لکھ لیتے جاتے تھے ۔) ------- ایک غلطی یہ ہے کہ حدیث کے لکھنے سے منع کئے بول رہے ہیں ۔ نہیں، حدیث کے لکھنے سے کبھی منع نہیں کئے، قرآن سے ملا دینے سے منع کئے ۔ مطلق حدیث کو نہ لکھو کہاں بولے؟ استعن بیدک ۔ اپنے ہاتھ سے مدد لے ------ قرآن لکھا ہوا تھا مگر متفرق تھا، ایک کتابی شکل میں نہیں تھا ۔ حدیث بھی ویسی ہی تھی (یعنی جیسے کہ قرآن لکھا ہوا مگر متفرق تھا ایک کتاب کی شکل میں نہیں تھا --------- متفرق تحریر شدہ احادیث تھے ۔ پھر امام مالک اس میں سے قوی کا انتخاب فرمائے ۔ امام مالک کی کتاب کے بعد سے متفرق مکتوبات کی طرف سے عوام کی توجہ ہٹ کی -------- اور بھی تھے کتاب کی شکل میں مگر ایک کتاب امام مالک کی مشہور ہے "موطا" عبداللہ بن عمر، عمرو بن العاص، یہ سب لکھتے تھے ۔ --------- امام مالک اور صحابہ میں ایک آدمی ہے نافع ۔ پھر ابن عمرؓ ------ امام اعظم کے پاس عبداللہ ابن مسعودؓ علقمہ پھر امام اعظم ------ امام مالک سے امام اعظم کی عمر شریف زیادہ ہے ۔ کم سے کم ایک آدمی ہے ۔ ایک آدمی میں دو سو برس کیسے ہوئے؟ ------- دوسری صدی کی ابتداء میں، "تو پھر اسے سو بولو ۔ سو سال میں ایک آدمی یا دو آدمی ہیں بیچ میں بس ------ ایک اور بات بھی یاد رکھنا ۔ صدی صدی جو بول رہے ہیں ہجرت کے زمانے سے ہے ۔ نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے (اسی طرح مزید گیارہ سال کم ہوجاتے ہیں) ۔ یہ سب باتیں یاد رکھنے کی ہیں ۔ علیٰ راس ماتین "دوسری صدی کے شروع میں" بولے تو صرف سو سال ہوئے ۔ (اس کے بعد تدوین ہوئی کا مطلب یہ کہ مختلف

anned with CamScanner

اصحاب نے لکھے ہوئے واقعات و اقوال وغیرہ میں سے صرف احادیث کو چن چن کر اپنی اپنی مسندیں تیار کیں) ------- لوگ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ تاریخی واقعات اور کچھ اقوال لکھتے تھے۔ تو دوسری صدی کے شروع میں کیا کئے؟ اس میں سے صرف حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب کئے۔

"**فقہی مذاہب**":۔ جیسا امام اعظم کا امام مالک وغیرہ کا مذہب چل رہا ہے ویسا ہی اسحاق ابن راھویہ کا بھی مذہب چلا ہے۔ مگر بعد میں ان کے شاگردوں میں ایسے مشہور لوگ نہیں ہوئے جیسے ان اماموں کے ہوئے ------- یہ بھی یاد رکھو مذہب چلتا کیسا؟ مذہب اس طرح چلا۔ تین چار مقامات مرکز تھے علم کے جیسے مصر اور اس کے حوالی، کوفہ و شام اور مدینہ وغیرہ۔ امام اعظم صاحب کوفے میں تھے۔ امام اوزاعی مدینہ کے ہیں۔ امام شافعی مصر کے ہیں۔ امام مالک کے شاگرد جزائر وغیرہ تک ہیں۔ ایسے لایق لوگوں کے سامنے دوسرے لوگوں کی نہیں چلتی۔ (یعنی دوسرا مذہب نہیں پھیلتا) حنفی لوگ اس واسطے کوفے میں زیادہ ہیں اور مالکی لوگ وہاں، شمالی افریقہ میں ہیں۔

"**مسلکوں کا اختلاف**":۔ ایک بات یاد رکھنا! وہ یہ کہ امام اعظم صاحب کے پاس قرآن کی بہت سخت اہمیت ہے۔ اور دوسرے امام اوزاعی وغیرہ وغیرہ وہ حدیث کے راوی ہیں ------- ایک مسئلہ یہ ہے کہ قرآن میں اگر کوئی کلی حکم ہے خبراحاد سے اسے نہیں توڑ سکتے۔ تخصیص نہیں کر سکتے، استثناء نہیں کر سکتے۔ یہ امام صاحب کے پاس ہے۔ ایسے وقت میں امام صاحب یہ کرتے ہیں کہ ہوسکے تو قرآن کی آیت کو برقرار رکھ کر حکم دیتے ہیں۔ اس کی کوئی جائز صورت۔ اس کی کوئی تاویل کر سکتے ہیں تو تاویل کرنا ------- مثلاً "**لا صلوۃ الا بفاتحہ الکتاب**" (یعنی سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں) یہ حدیث ہے اور قرآن کی آیت ہے "**فاقرءوا ماتیسر من القرآن**" (یعنی قرآن میں سے جتنا بھی آساں ہو پڑھ لو) تو اب امام

anned with CamScanner

صاحب بولتے کہ قرآن پڑھنا تو قطعاً ہے اور یہ **لا صلوۃ** ------- الخ اس کے ماتحت ------ امام شافعی اور امام احمد حنبل یہ کہتے ہیں کہ ہر کلی کے ساتھ مستثنیات لگے ہوئے ہیں ۔ تو اس کو اس طرح بولتے یہ کہ غیر قرآن سے قرآن کی تخصیص اور استثناء کر سکتے ہیں ----- اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ بھرمار حدیث پیش کرتے تھے ۔ تو یہ قرآن کے خلاف ہے ہم نہیں کرتے (کہنے لگے قرآں کو ترجیح دینے والے) -------- یہ غیر قرآن سے قرآن کی تحقیق کرنے والوں کو "اہل حدیث" بولنے لگے اور امام اعظم وغیرہ کو "اہل الرائے" ۔ امام اعظم صاحب کے لوگ رد نہیں کرتے (حدیث کو) تاویل کرتے انہوں -------- اہل حدیث ان کو بولتے " اہل الرائے " اور انہوں خود کو بولتے کہ ہم فقہاء ہیں ، سمجھدار لوگ ہیں ------- اہل حدیث کا خیال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مستثنیٰ کئے ہیں ۔ مگر استثناء کا قاعدہ ہے کہ وہ ساتھ ہی ہونا ۔ ساتھ ہی ہوا تو مستثنیٰ ہے نہیں تو وہ استثناء نہیں ------ برخلاف اس کے کوئی حدیث لائے قرآن کے کلیہ کے مقابل میں (استثناء کے لئے) تو وہ مت لو بولتے امام اعظم ۔ متواتر کے مقابل میں غیر متواتر کو لا کے مقابلہ کرتے ؟ -------- پیغمبر تو معرض بحث میں نہیں ۔ صرف ایک آدمی بولا (یعنی ایک سے زیادہ نہیں راوی ۔ خبر احاد ہے متواتر نہیں) انہوں بولتے متواتر یقینی ہوتا اور خبر احاد غیر یقینی ۔ اور یہ غیر یقینی سے یقینی کو توڑنا صحیح نہیں ۔ "**فاقرءوا ماتیسر من القرآن**" اس کو توڑ ڈالتے تم ؟ "**ماتیسر من القران**" کے معنی کیا ؟ (جو میسر آئے قرآن سے) ایک آیت ہوئی تو بس ------- نہیں کرنا (یعنی بغیر سورہ فاتحہ کے نہیں پڑھنا) الگ بات ہے اور "واجب ہے" بولے تو الگ بات ------- **اچھا!** ایک بات اور یاد رکھنا ۔ یہ حنبلی مذہب میں کیا ہے! سب حدیثوں کو مانتے ۔ اگر بن نہیں پڑا ایک حدیث سے دوسری حدیث کی تطبیق نہیں ہو سکتی تو یہ بھی جائز وہ بھی جائز بولتے ۔ امام اعظم صاحب ۔ اور

anned with CamScanner

امام شافعی صاحب کسی ایک کا تعین کر دیتے ۔ (جب کہ امام احمد حنبل اگر دونوں پر عمل ممکن ہے تو یہ بھی جائز وہ بھی جائز بولتے ---------- اس سے حاصل کیا ہوا؟ کہ قرآن شریف کے مقابل کوئی حدیث آئے تو ہم دیکھیں گے کہ قرآن کو قائم رکھتے ہوئے اس پر عمل کر سکتے ہیں تو ہم کریں گے ورنہ حدیث کی تاویل کریں گے قرآن کی نہیں کریں گے ------- ایک اور بات یاد رکھنے کی ہے ۔ وہ یہ کہ امام احمد حنبل کے پاس "رائے مبتلابہ" ہے جو آدمی مبتلا ہے وہ کیا کرتا؟ ----- اور یہ امام اعظم وغیرہ اپنی رائے سے پابند کرتے ۔ (چنانچہ امام اعظم کے شاگرد جب سفر میں مبتلا ہوئے تو تلقین کی حدیث کی متابعت میں تیمم نہیں کئے وضو کئے) ------- اگر پانی تھوڑا ہے، وضو کئے تو پینے کو نہیں رہتا تو تیمم کر کے نماز پڑھنا ------- متواتر کے خلاف احاد کو نہیں مانتے ۔ کیوں نہیں مانتے؟ اس واسطے کہ راوی بیچ میں آیا ورنہ حدیث کو نہیں مانتے بولے تو کافر ہوتا ------ ایک وقت امام اعظم اور اوزاعی دونوں میں بحث ہوئی ۔ انہوں بولے "یہ مجھے فلاں فلاں سے روایت پہنچی ۔ اور امام اعظم صاحب بولے "نہیں کرتے بول کے" (یعنی رفع یدین) مجھے فلاں فلاں سے پہنچی ۔ تمہارے اور میرے روایوں کو ملاؤ ۔ ہر ایک اپنے استاد پر اعتماد کرتا ہے ۔ اگر یہ ان کے استاد کو نہیں مانے تو کیا یہ حدیث کو نہیں ماننے جیسا ہے؟ ۔ یاد رکھو حدیث کو نہیں مانتے بولے تو کافر ------ یہ بھی ممکن ہے کہ کوفہ والوں کو مدینہ والوں کی حدیث نہیں پہنچی اور مدینہ والوں کو کوفہ والوں کی حدیث نہیں پہنچی ۔ امام احمد بن حنبل سب کے بعد کے ہیں ۔ بہت سی احادیث ان کو مل گئی تھیں ------ ہزاروں حدیثیں اس کے علاوہ بھی ہیں جو امام احمد کو نہیں پہنچی ہونگی ------ علی متقی کی کتاب دیکھو، یہ کتاب سب سے بڑی ہے ۔ کنزالعمال ۔ اب اس میں صحیح کو آپ چن لو) ۔ (**خذ ما صفیٰ دع ما کدر**) ------ "موضوعات ابن جوزی" اس میں انہوں کیا کئے ہیں، فلاں حدیث غلط ہے ۔ فلاں حدیث غلط ہے (تمام

Scanned with CamScanner

غیر مصدقہ احادیث اس میں جمع کیے ہیں اس میں صحاح ستہ کے بھی آگئے ہیں بہت سے وہ بڑا سخت آدمی ہے۔انہوں ایسا بولتے تم روایت والے ہیں (یعنی جامعین حدیث ائمہ) ہم درایت سے توڑ رہے ہیں ۔۔۔۔۔فقہ ہے یہ ۔دنیا بھر کی بحثیں جتنیں ہیں اس میں ۔آخری میں آدمی کیا ہوتا! تھک کے عاجز آجاتا ہے اور کسی ایک امام کے پیچھے چلنے پر مجبور ہوجاتا ۔۔۔۔۔۔ایک ہی مقدمہ کو کئی جج دیکھے، ہر ایک کی رائے جدا۔۔۔۔۔ اسی طرح حدیث کو ائمہ دیکھے (یعنی ائمہ فقہ) ہر ایک کی رائے الگ (یعنی استنباط الگ ۔۔۔۔۔میری رائے ہے کہ آپ اول کے لوگوں کے خلاف نہیں کر سکتے ۔تو اب ایک نیا مسئلہ آیا اس پر تو رائے قبول کر لو (یعنی نئے زمانے نئے حالات کے لحاظ سے کوئی نیا مسئلہ آیا جس میں قدیم لوگوں کی رائے نہیں تو اس میں استنباطا جدید کے بعد نئی رائے ملے تو قبول کر سکتے ہیں) ۔۔۔۔۔۔

---------مورخہ یکم / اگست ۱۹۶۱ء---------

" فقہ کے اماموں کے انداز ":۔ امام اعظم صاحب قرآن کے مقابل کوئی حدیث آگئی تو اس کی روایت کو نہیں مانتے ۔۔۔۔امام شافعی صاحب کوئی حدیث صحیح کے مقابل ضعیف حدیث آگئی تو ضعیف کی روایت کو نہیں مانتے ۔۔۔۔۔امام مالک صاحب بولتے کہ ہم مدینہ والے ہیں ہم باہر والوں کی روایت کو مانتے ہی نہیں ۔۔۔۔۔امام احمد بن حنبل دو حدیثوں پر عمل ممکن ہے تو ضرورت کے لحاظ سے اس پر بھی عمل کرو اور اس پر بھی (کہتے ہیں) ہوتا یہ ہے کہ احمد بن حنبل بعد کے ہیں ان کو مختلف حدیثیں مل گئیں ۔اس واسطے انہوں بولتے، ایک حدیث دوسری حدیث کو مدد دیتی ہے تو وہ ضعیف بھی قوی ہوجاتی ۔۔۔۔۔ایک صحیح ہے، ایک صحیح لغیرہ ہے ۔۔۔۔۔حدیث آتی ہی نہیں قرآن کے خلاف ۔روایت آئی تو نہیں مانتے، کیوں کہ وہ جھوٹا ہے (یعنی راوی) حدیث خلاف کیوں ہوتی ؟ ۔۔۔۔۔امام احمد بن حنبل مسئلے مسئلے کو الگ نہیں کرتے بلکہ راوی کے لحاظ سے جمع کرے ۔۔۔۔۔سب سے زیادہ

anned with CamScanner

کام کرے امام محمد شیبانی - انہوں کٹر حنفی - انہوں کیا کرتے ؟ "**نعمل بقول اخواننا اهل مدینه**" (ہم موقع کے لحاظ سے ہمارے بھائی اہل مدینہ (یعنی امام مالک) کے قول پر عمل کرتے ہیں)۔

"**حکم اور وجہ**":۔ ایک اور بات یہ ہے کہ احادیث میں وجہ بھی بتاتے ۔اگر قرآن میں یا حدیث میں صریحاً وجہ بھی ہو تو وہ وجہ پائی گئی تو حکم بھی پایا جائیگا - وجہ نہیں تو حکم بھی نہیں ۔ بعض وقت وجہ صریحاً نہیں رہتی مگر امام اس کی وجہ نکالتے ہیں کیسا؟ " خمر حرام ہے " ۔ امام لوگ بولے "اس واسطے کہ " سکر ہے ۔ سکر اس کی علت (یعنی وجہ) ہے ۔ تو " سکر " پایا گیا تو حکم پایا جائیگا ۔ " سکر " نہیں پایا گیا، لال شربت پیئے تو کیا ہوتا! تاڑ کے جھاڑ سے " نیرا " نکلا مگر چونکہ اس کی علت " سکر " نہیں پائی گئی اس لئے حکم بھی نہیں پایا گیا ۔ (یعنی نیرا سیندھی کی طرح حرام نہیں رہا ۔ حالانکہ دونوں اسی درخت سے نکلتے ہیں) ـــــــ اللہ میاں کی بتائی ہوئی وجہ ہے تو، وجہ ہے تو حکم ہے وجہ نہیں تو حکم بھی نہیں ۔ اگر اماموں کی بتائی ہوئی وجہ ہے تو جہاں وجہ ہے وہاں حکم ہے مگر اس حکم کے خلاف تو نہیں کر سکتے ہیں ۔ (ہر حال میں اس کی تعمیل لازم ہے) علت اماموں کی نکالی ہوئی ہو تو علت (وجہ) نہ ہو بھی تو حکم کو نہیں توڑ سکتے ۔

"**تدوین حدیث اور فتنہ انکار حدیث**":۔ مجھے حافظ ابن حجر عسقلانی کی رائے سے مخالفت ہے کہ دوسری صدی میں حدیث کی تدوین ہوئی کیوں کہ صحابہ کے پاس بھی احادیث کے جمع کردہ رسالے تھے ۔ اب وہ نکلتے جا رہے ہیں ۔ جیسے صحیفہ " ہمام ابن منبہ " (حضرت کے ہی ایک شاگرد ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے فرانس سے شائع کیا ہے) ـــــــ امام عسقلانی بہت بڑے آدمی تھے ۔ مگر ان کو کیا معلوم کہ بعد کے شیاطین کیا کیا ہنگامہ کرینگے (فتنہ انکار حدیث جس کے تحت یہ غلط دعویٰ پیش کیا جاتا ہے کہ احادیث کی تدوین بعد کی چیز ہے اور غیر معتبر لہٰذا صرف قرآن قابل

nned with CamScanner

عمل ہے) سرکارؐ کے زمانے میں ایک جگہ جمع نہیں تھے (یعنی احادیث) بولتے انہوں حافظ حجر عسقلانی ۔ لیکن یہ غلط ہے ۔ ایک صحابی بولے یا رسول اللہ! مجھے یاد نہیں رہتا تو فرمایا ۔ ہاتھ سے مدد لے ۔ تو کیا مطلب ؟ لکھو بولے ۔۔۔۔۔ ایک بات یاد رکھنے کی ہے کہ حافظہ سے کام لئے تو حافظہ قوی ہوتا ۔ چونکہ لکھنے پڑھنے والے کم تھے اس لئے وہ اپنے حافظہ پر زور ڈالتے تھے اس لئے حافظہ قوی تھا ۔

"خوارج وروافض":۔ حضرت بی بی عائشہ کی ایک روایت میں ہے "کیا تو خارجی ہے کیا؟" تو گویا خوارج بہت پہلے ہی سے تھے (نہ کہ بعد میں تابعین کے زمانے میں جیسا کہ حافظ حجر عسقلانی کہتے ہیں) روافض بعد میں پیدا ہوئے ۔۔۔۔۔۔ ایک اور بات یہ ہے کہ خوارج سخت تھے لڑنے والے ۔ اور یہ (یعنی روافض) تقیہ کرنے والے • (اسی لئے ابتدائی زمانے میں ظاہر نہیں ہوئے) ۔۔۔۔۔ امام اعظم کے پاس خوارج آئے (قتل کرنے کے ارادہ سے) ایسا بولے تم کتو علی کو حق پر سمجھتے ۔ اگر حق پر تھے تو دوسرے کو حکم کیوں بنائے ؟ ۔۔۔۔۔ امام اعظم فرمائے "خالی مجھے مار ڈالنا ہی یا میرے سے بحث بھی کرتے تو ؟ بولے کہ ہم تجھ پر حجت قائم کر کے مارینگے ۔ امام اعظم بولے میں اپنی بولتا جاؤں تم اپنی بولتے جاؤ تو فیصلہ کیسا ہوگا ؟ تو ان میں سے جو متقی پرہیز گار تھا اس کو حکم بنائے ۔ امام اعظم صاحب بولے بس فیصلہ ہوگیا ۔ تم حق پر تھے تو حکم کیوں بنائے ؟

"اماموں کی کتابیں":۔ عقائد میں سب سے پہلی کتاب لکھے سو امام اعظم صاحب ۔ اس کا نام کیا "فقہ اکبر" ۔۔۔۔۔ امام مالک "موطا" میں کیا کئے ! دوسرے صحابہ کے اقوال بھی اس میں لکھے ۔ حدیث تو وہ ہے ۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ مگر دوسرے اصحاب کی رائے بھی اس میں ہے ۔۔۔۔۔۔ امام احمد بن حنبل کے پاس خالص حدیثیں ہیں ۔ بر خلاف امام مالک کے ۔۔۔۔۔ اول کیا ہوتا تھا کہ ہر ایک اپنے استاد سے یہ یہ حدیثیں پہنچے لکھتے ۔ وہ فقہ کے لحاظ سے نہیں بلکہ فلاں استاد

nned with CamScanner

سے یہ یہ پہنچے، فلاں استاد سے یہ یہ پہنچا اسے "مسند" کہتے ہیں ۔ پھر اس کے بعد کیا ہوا!! مسائل کے لحاظ سے باب الگ کئے ۔۔۔۔۔۔امام شافعی کے پاس ایک کتاب تھی "ابد" (احادیث کا مجموعہ)

"**مدرسہ نظامیہ**":۔ مدرسہ نظامیہ تھوڑے دن میرے پاس رہا تو ایسا کام کیا کہ جامعہ بن گیا ۔ طالب علموں کو اجازت سے گئے تو ایک "بلہ" دیتا تھا ۔ بغیر اسکے کوئی جا نہیں سکتا تھا ۔ (یعنی ایسا ڈسپلین قائم ہوا ۔ واضح بار کہ عثمانیہ یونیورسٹی کے صدر شعبہ کی حیثیت سے وظیفہ کی مدت کے بعد بھی حضرت کو گیارہ سال تک ہر سال فرمان شاہی سے توسیع ملتی رہی آخر وہاں سے ہٹے تو مدرسہ نظامیہ کی اعزازی ناظم مقرر ہوئے تھے)

(مورخہ ۲/اگست ۱۹۶۰ء)

"**فقہ کے امام**":۔ امام ابو حنیفہ تطبیق دینے میں بڑے استاد تھے ۔ متواتر کے مقابل غیر متواتر کو نہیں مانتے ۔ امام شافعی اور امام مالک قوی حدیث کے مقابل ضعیف کو نہیں مانتے ۔ اور امام احمد حتی الامکان کسی حدیث کے بھی خلاف نہیں کرتے ۔ اگر دونوں پر عمل ممکن ہو تو یہ بھی صحیح بولتے وہ بھی صحیح ۔ مجھے امام احمد کے خیالات بھی بہت پسند ہیں ۔۔۔۔۔ سب کو میں نیک نیت سمجھتا ہوں ۔ میں کاہے کو برا بولتا کسی کو ۔۔۔۔۔ اگر آدمی مجبور ہو گیا ہے ماحول سے اور دوسرے امام کی پیروی کر لیا تو وہ بھی ہو گیا ۔

"**فرض عملی فرض اعتقادی**":۔ قرآن شریف میں سر کے اوپر ہاتھ پھیرو بول کے ہے "**فامسحوا**" امام شافعی صاحب بولتے کہ "مسح" ہاتھ پھیرنے کا لفظ صادق آگیا تو بس ۔۔۔۔۔ امام اعظم صاحب فرماتے ہیں ۔ ہمیشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شملہ کو ہٹا کر ناصیہ پر ہاتھ پھیرتے تھے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ شملہ کو نہ ہٹا کر مسح کئے ہوں ۔ اس واسطے ناصیہ پر مسح کرنا فرض ہے ۔ کیوں کہ مسح کے معنی سرکار

nned with CamScanner

سمجھنے والے ہیں ۔امام مالک بولے تو لتنے ہی حصہ کو سر نہیں بولتے ۔ پورا سر ہونا ۔ انہوں بولتے کہ حدیث میں یہ کہ ناصیہ پر مسح کر کے باقی کا شملہ پر گردن تک ہاتھ پھیرتے ۔۔۔۔۔ سر کا مسح بالاتفاق فرض ہے مگر اس کی تعیین امام لوگ کرتے ہیں ۔ تعیین میں ان کی رائے آتی ۔اس واسطے تعیین میں اتنی قوت نہیں آتی ۔۔۔۔۔ امام اعظم صاحب بولتے اگر کوئی شافعی ہاتھ لگا دیا (یعنی مسح کیلئے) تو میں اسے کچھ نہیں بولتا (کیونکہ شافعیوں کے پاس ہاتھ لگادینا مسح میں داخل ہے) سر کے مسح کو تو سب مانتے وہ فرض اعتقادی ہے ۔اور اسکی تعیین فرض عملی ہے ۔ (فرض اعتقادی کا انکار کفر ہے فرض عملی کا نہیں) عام طور سے یہ مشہور ہے کہ فرض کا انکار کرنے سے آدمی کافر ہوتا ہے ۔ ایسا نہیں بلکہ فرض اعتقادی کے انکار سے کفر آتا ہے ۔ فرض عملی و فرض اعتقادی کی تفریق ۔ یہ آپ کو کہاں سے ملا؟ یہ خواجہ میاں بتائے ۔

"جمع بین الصلوتین" :۔ (یعنی دو وقت کی نمازوں کو ملا کر ایک وقت پڑھنا ۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک "جمع تقدیم" یعنی جس نماز کا وقت ہے وہ پڑھ کر اس کے بعد آنے والی نماز کو وقت سے پہلے ہی پڑھ لینا ۔ دوسرے "جمع تاخیر" یعنی جس نماز کا وقت گذر چکا ہے اسے پہلے پڑھ لینا پھر بعد کی نماز جس کا وقت آچکا ہے اسے بھی پڑھ لینا واضح یاد کہ حج کے دوران عرفات میں ۹/ ذی الحجہ کو جمع تقدیم ہوتی ہے یعنی ظہر اور پھر اس کے ساتھ عصر پڑھ لی جاتی ہے اور اسی رات مغرب کا وقت گذرنے پر عشاء کے وقت مزدلفہ پہنچ کر جمع تاخیر یعنی پہلے مغرب پھر ساتھ ہی عشاء پڑھ لی جاتی ہے) امام اعظم فرماتے یہ حج کے زمانے میں ہے دوسری جگہ نہیں ۔امام شافعی صاحب بولتے سفر کی جگہ ہے دوسری جگہ نہیں ۔امام احمد بن حنبل فرماتے ضرورت کی جگہ ہے ۔۔۔۔۔ فرض کرو ایک آدمی بندوق لے کر ٹہل رہا ہے فوجی ۔ان چھوڑ نہیں سکتا تو ان کیا کرنا؟ جمع بین الصلوتین کرنا ۔چاہے جمع تقدیم ہو جمع تاخیر ۔ایک سپاہی کی ڈیوٹی ۴ بجے سے مغرب تک ہے ان کیا کرنا؟ جمع تقدیم (ظہر کے ساتھ عصر کو ملا دینا) ۔۔۔۔۔

anned with CamScanner

میری باتیں یہ ملاٹوں کی سمجھ میں نہیں آتی ۔ یہ لوگ نماز کی اہمیت کو نہیں جانتے ۔ امام کی مخالفت کیسا کرنا بول کے نماز گئی تو گئی۔

(مورخہ ۳/اگست ۱۹۶۰ء)

"**ائمہ حدیث**":۔ امام بخاری کے پاس یہ ہے " میں روایت کرتا ہوں فلاں سے "(اگر کوئی راوی ایسا کہے) تو انہوں بولتے ان سے ان کا ملنا بھی ثابت ہو کب ملے تھے ؟ کہاں ملے تھے ؟۔اور امام مسلم (کے پاس یہ ہے کہ) چونکہ اس کا قول صادق ہے بس کافی ہے ۔ ملنا ثابت ہو کہ نہ ہو ۔ ــــــ امام بخاری کیا کرتے ؟ استنباط ۔ احادیث سے کیا مطلب لیتے انہوں وہ لکھتے ۔ مسلم نہیں لکھتے ۔ امام بخاری کی ایک عادت یہ ہے کہ ایک جگہ حدیث آگئی تو پوری حدیث نہیں لکھتے ۔ جتنا استدلال انہوں کرتے دوبارہ اتنا ٹکڑا لے لیتے ۔ اور مسلم چاہے تکرار ہو مگر پوری حدیث لے لیتے ۔ مسلم بولتے تھے " تم اپنی رائے لگائے تو وہ فقہ ہو جاتی ۔ میں حدیث کی کتاب لکھ رہا ہوں اس میں فقہ کیوں ؟ تفقہ کے واسطے دوسرے لوگ ہیں ــــــ اور مسلم جب بیان کئے تو پوری حدیث اور ان کی کتاب کی ترتیب بھی اچھی ہے ۔ بخاری کے پاس بھی ہے لیکن انہوں بات میں بات بہت دور نکل جاتے ــــــ مسلم اور بخاری دونوں ایک ساتھ کے ہیں ــــــ بخاری کیا کرتے ! جب تک تین راوی نہ ہوں نہیں لیتے ۔ مسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے ۔ نہیں لکھتے اپنی کتاب میں ۔ صحیح حدیثیں ہیں مگر بخاری و مسلم نے نہیں لیا ان کو ۔ کون لئے ؟ ابو داؤد اور نسائی ــــــ ابو داود اور نسائی بھی بخاری و مسلم کے برابر کام کئے مگر دوسری ایسی باتوں کو بیان کئے جو صحیح نہ تھیں، مگر ان کا سقم بیان کر دیا ۔ تو ان کی کتاب بھی ہیٹی کیوں ہوئی ۔ ابو داؤد اور نسائی بخاری کے ساتھ کے ہیں ۔ ابو داؤد سوائے احکام کے لیتے ہی نہیں تھے ــــــ بخاری کے شاگرد ہیں ترمذی ۔ ابو داؤد امام احمد بن حنبل کے شاگرد ہیں ــــــ امام بخاری تاریخ البخاری ایک کتاب لکھے ۔ اس میں تمام روایوں کے متعلق لکھے ہیں ، اپنے

nned with CamScanner

استادوں کے متعلق۔

"عصر کا وقت":۔ شافعی صاحب کے پاس ایک سایہ ہوتے ہی عصر کی نماز کا وقت ہوجاتا، امام اعظم صاحب کے پاس دو سائے ہوتے ہی عصر کی نماز کا وقت ہوجاتا ایک حدیث ہے کہ ظہر سے عصر اور عصر سے مغرب تک دونوں مزدوروں کو مساوی مزدوری دی گئی تو اعتراض ہوا کہ زیادہ کام کرنے والوں اور کم کام کرنے والوں کو مزدوری برابر کیوں؟ (حدیث جبرئیل) اس سے معلوم ہوا کہ ظہر کے وقت سے عصر کا وقت کم ہے ۔۔۔۔۔۔ اوقات صلوۃ کے متعلق حدیث جبرئیل سے پورا کھلتا نہیں ۔ اس واسطے اماموں میں اختلاف ہے ۔۔۔۔۔۔ بعض بولتے ایک سائے بعد ظہر کا وقت چلے جاتا ۔ بعض بولتے دو نمازیں ہیں، ظہر عصر ۔ اتنا تو یقین ہے کہ ظہر سے پہلے ہے اور عصر بعد میں ۔ تو اب چاہے ایک سائے پر پڑھو یا دو سائے پر بہر حال ظہر پہلے پڑھو عصر بعد میں ۔۔۔۔۔۔ مگر یہ اماموں کے اختلافات ہیں ۔ اپنے امام کو نہیں چھوڑنا ۔ اس لئے کہ ہم ان پر اعتماد کر چکے ہیں۔

(مورخہ ۴/اگست ۱۹۶۰ء)

"شاگردوں کی تعریف":۔ ہر اصطبل میں نر گھوڑا ہمارا ۔۔۔۔۔۔ نر بولتا۔ یہ بھی نر گھوڑا ہے ۔ (رحیم الدین صاحب مرحوم اسسٹنٹ انجینیر کے بارے میں فرمایا رحیم الدین بھائی درس میں پابندی سے نہیں مگر آتے رہتے تھے)

"عربی ادب کی پڑھائی":۔ جبیب بن شعب کے پاس میں اور پندر گھاسٹ دونوں "متنبی" پڑھتے تھے ۔ جبیب کی میری بحث چلتی تو وہ سوچتا رہ جاتا یہ کیا ہے؟ جبیب بولتے اس کو تم نہیں سمجھ سکتا ۔ تم اپنا کام کرو ۔ جبیب فرماتے تھے استاد کا کام آدمی کی طبیعت کو بدلنا نہیں ہے ۔ اس کو غلطی سے بچالینا ہے ۔ میں مضمون لکھ کر لے گیا اسے کاٹ کر نہیں بناتے ۔ بلکہ بولتے کہ یہاں ایسا نہیں ہوتا ۔

nned with CamScanner

یہاں ایسا ہوتا ۔ بتاؤ بولے تو بولتے ۔" نہیں میں تمہاری طبیعت کے بہاؤ کو روکنا نہیں چاہتا"۔

(مورخہ ۵/اگست ۱۹۶۰ء بروز جمعہ)

"احادیث کی کتابیں":۔ زیادہ منفعت پہنچانے والی کتاب کونسی ہے؟ "ترمذی"۔اور جب بیان کئے پوری حدیث کون بیان کرتے؟" مسلم" اور حدیث کے ساتھ مسئلے کو سمجھاتے جاتے وہ کون؟" بخاری" اور احکام کی احادیث زیادہ کس کے پاس ہیں؟" ابو داؤد"۔۔۔۔۔ترمذی کے اتنا کام کوئی نہیں کیا۔ترمذی کے استاد کون تھے؟ کس سے لئے انہوں؟" بخاری"۔۔۔۔۔(پوچھا گیا کہ "موطا" سے پہلے کیا کوئی کتاب نہیں تھی؟ تو فرمایا) بڑی کتاب نہیں تھی۔عام طور پر یہی مشہور ہے کہ "موطا" پہلی کتاب ہے۔مگر ہمارے پاس یہ ہے کہ کئی چھوٹی چھوٹی کتابیں اکثر صحابیوں کی لکھی ہوئی تھیں۔ابو ہریرہ نے عبداللہ بن عمر اور عمرو بن العاص کی کتاب کے متعلق کہا ہے۔۔۔۔۔(حدیث کی کتابیں دو انداز سے لکھی گئی ہیں) ایک ابواب اور فقہ کی کتاب کے ویسا لکھا ہوا ہے اور ایک مسند ہے، جو فلاں استاد سے مجھے یہ یہ پہنچے۔استاد کے لحاظ سے ہے کہ استاد سے مجھے کتنی حدیثیں پہنچیں؟۔۔۔۔۔ابواب کے لحاظ سے پہلی کتاب "موطا امام مالک" ہے۔روایت لمبی ہوتی ہے اور مختلف آدمی آتے تو شبہ کی گنجائش ہوتی ہے۔جہاں مختلف آدمی نہیں وہاں شبہ نہیں۔ایسی کتاب "موطا" ہے۔ایک روای درمیان میں (یعنی صحابی کے بعد۔**عن نافع عن ابن عمرؓ**) ان کے پاس کم سے کم ایک آدمی، زیادہ سے زیادہ دو آدمی۔اور وہ دو آدمی بھی کیسے ہیں؟ تابعین۔۔۔۔۔سب سے زیادہ معتبر بولے تو "موطا"

"فرض عملی اور واجب":۔ جب امام اختلاف کرتے اور اس میں امام کی رائے کو دخل ہے تو فرض کیوں ہوا؟ وہ تو واجب ہوا۔واجب میں فرض عملی میں کیا

nned with CamScanner

فرق ہے؟ اگر امام یہ سمجھ رہا ہے کہ اس کے معنی سوائے اس کے اور کچھ نہیں، "اس کے معنی ہی یہ ہیں" یہ سمجھا تو یہ فرض عملی ہے۔ اور اگر امام سمجھ رہا ہے مگر دوسروں کو بھی گنجائش ہے بولتا ہے (یعنی سمجھنے کی) تو وہ واجب ہے ۔۔۔۔۔۔ اب سر کے مسح میں امام شافعی صاحب بولتے کہ ہم عربی زبان کو دیکھتے ہیں "مسح" کا لفظ عربی زبان میں "ہاتھ پھیرنے" کے لئے آتا ہے۔ پس اس کے معنی ہی یہ ہیں۔ امام اعظم صاحب بولتے "فامسحوا" ایک مبہم لفظ ہے۔ یہ ابہام فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع ہوتا ہے۔ فعل رسول ملانے کے بعد وہ ابہام تو رفع ہو جائیگا (اس لئے کہ) قرآن کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح پورا کیا (مگر یہ ابہام کا واقع ہونا واجب ہوا تو کیا وہ رسول اللہؐ کے کرنے کے بعد وہ قرآن رہتا یا نہیں رہتا؟ (یعنی "**فامسحو**" کا حکم اس کے بعد بھی قرآن ہی رہیگا) "حکم ہے قرآن" (لیکن) قرآن کی آیت کے یہی معنی ہیں بول کے نہیں رہتا (یعنی **فامسحوا** کے معنی پاؤ سر کا مسح ہی ہے جو فعل رسول سے سمجھ میں آیا ایسا نہیں کہہ سکتے۔ اسلئے "**فامسحو**" تو فرض ہے مگر پاؤ سر کا مسح واجب کہلائیگا) ۔۔۔۔۔۔ فرض عملی میں قرآن کا لفظ رہتا (صریحاً) اور واجب میں صریح نہیں رہتا۔

"**متواتر اور احاد**":۔ سرکارؐ سے جو باتیں سنی جاتی ہیں۔ دو قسم کی ہیں، ایک وہ ہے جو متواتر طور سے پہنچی۔ وہ حدیث ہو یا قرآن، یہ ثابت ہو کہ سرکارؐ نے متواتر طور پر یہ فرمایا تو وہ فرض ہو گا مگر فرض عملی ہو گا۔ جیسے ظہر کے چار رکعت، مغرب کے تین عصر کے چار وغیرہ۔ اس کے خلاف کوئی نہیں بولا (یعنی راوی) یہ متواتر طور پر ہم تک پہنچا۔ اس واسطے لیا ہو گیا؟ فرض عملی ہو گیا ۔۔۔۔۔۔ عام طور سے یہ مشہور ہو گیا ہے کہ جو قرآن سے ثابت ہے وہ فرض ہے اور جو حدیث سے ثابت ہے وہ سنت ہے۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اگر حدیث متواتر ہو تو وہ بھی فرض ہو گیا۔ حدیث متواتر کا خلاف کرنا سرکارؐ کی مخالف کرنا ہے ۔۔۔۔۔۔ "حدیث متواتر ہے ہی نہیں" اس کا

Scanned with CamScanner

کیا جواب ہے ؟ یہ کہ نماز روزہ وغیرہ کے متعلق جو احادیث آئی ہیں (وہ تو یقیناً متواتر ہیں) اس کے علاوہ بہت کم احادیث متواتر ہیں۔

"تبدیلی قبلہ اور خبر احاد":۔ (واقعہ یوں ہے کہ مسجد نبویؐ میں حضور نے تعمیل وحی میں بیت المقدس کی بجائے کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی یہاں سے دیکھ کر ایک صاحب اپنی بستی کی طرف گئے دو تین میل دور تھی وہاں کی مسجد میں نماز ہو رہی تھی اور بیت المقدس کی طرف ہی رخ تھا۔ان صاحب نے باآواز بلند بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی طرف نماز پڑھی ہے تو دوران نماز ہی میں ساری جماعت نے رخ دوسری طرف کر کے باقی نماز کی تکمیل کی اس مسجد کو آج "مسجد قبلتین" کہا جاتا ہے۔ان صاحب کی اطلاع خبر احاد تھی اس پر یقین کیسے آیا؟) سرکارؐ کا وہ حکم، بیت المقدس کی طرف نماز پڑھ بول کے جو حدیث تھی اس کا خلاف خبر احاد سے کیسا کئے اور نماز میں رخ کیسے پلٹ دئے؟ ایک صحابی کی حدیث (یعنی بات) کو لوگ کیسے مان لئے؟ قرینہ تھا کہ بیت المقدس کا حکم اٹھ جانے والا ہے اور دو تین ہی میل کے فاصلے پر سرکارؐ پر کون جھوٹ بولے گا؟ کہ فوراً سزا مل سکتی تھی اس واسطے متواتر، غیر متواتر کچھ نہیں، یقینی اور غیر یقینی اہم ہے۔ سب قرینوں کو ملائے تو موجب یقین ہو گیا، چاہے وہ خبر احاد کیوں نہ رہی ہو --------- تم گوشت کھاتے۔وہ ذبح کیا ہوا ہے یا نہیں کیسا یقین ہو؟ ہمارے پاس کا انتظام ہے کہ سوائے مسلمان کے دوسرا ذبح نہیں کر سکتا۔ تم کو شک آتا ہے کہ اس کے خلاف ہوا تو وجہ بتاؤ۔ تمہارے یقین نہ کرنے کا ثبوت لاؤ۔

"قانون اور اس کا انطباق":۔ اگر کوئی قانون کی دفعہ سے، ان الفاظ سے انکار کر رہا ہے تو وہ بغاوت ہے اور اگر قانون کے الفاظ کی مخالفت نہیں کر رہا ہے بلکہ اس کے معنی دوسرے لے رہا ہے تو بغاوت یا قانون سے انکار نہیں۔قانون سے اختلاف الگ ہے اور قانون کا واقعات پر انطباق الگ چیز ہے۔یہ واقعاتی مسئلہ ہو گا قانونی

anned with CamScanner

نہیں ------- ایک انطباق کرنے والا دوسرے انطباق کرنے والے کے بارہ میں یہ سمجھتا ہے کہ "میری رائے میں وہ غلط ہے" ۔ نفس الامر میں (یعنی حقیقتاً) غلط ہونا ضروری نہیں ۔ اس واسطے کہ میں معصوم نہیں ہوں ۔ دوسرے کو انطباق کی گنجائش ہے ۔

"**علوم متعارفہ**" :۔ قوانین کیسے بنتے ؟ چند علوم متعارفہ ہیں جن کو ساری دنیا مانتی ہیں ۔ پھر جب ساری دنیا مانتی ہے تو قانون کا خلاف کیوں ہوا ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ علوم متعارفہ کو واقعات پر منطبق کرنے میں غلطی ہوتی ------- سب کو اتفاق ہے کہ ظلم جائز نہیں ۔ یہ علم متعارفہ ہے ۔ مگر فلاں کام ظلم ہے اس کا تعین کرنے میں آپ کی رائے کو دخل ہے، تو اختلاف اسی میں ہوتا ------ (سوال کیا گیا کہ کیا قربانی میں جانور پر ظلم نہیں ؟ تو فرمایا) ظلم نہیں کرنا چاہیئے صحیح ہے، مگر ہم آدمی کے بھوکے مرنے کو برا سمجھتے ہیں جانور کو ذبح کرنے کے مقابل -------

یہ علوم متعارفہ سے ہے کہ چھوٹے شر کو بڑے شر کے مقابل اختیار کرنا چاہیئے ۔

"**کتاب الدین کی خصوصیات**" :۔ "الدین" کی کچھ خصوصیات ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ اس میں امام اعظم صاحب کے احکام کو احادیث سے ثابت کیا گیا ہے ۔ دوسرا یہ کہ عقائد میں جو جھگڑے پیدا ہوتے ہیں اس میں "الدین" کا بیان کرنے والا ہر اعتقادی مسئلہ کے متعلق قرآن و حدیث میں بیان کیا ہے ۔ تیسرے یہ کہ تصوف کو لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بعد کا نکالا ہوا ہے ۔ تو اس میں اپنی طرف سے ایک بات نہیں بولا مگر تمام تصوف کے مسائل جو قرآن و حدیث سے نکلے ہیں ۔ بیان کیا

-------- (مورخہ ۹/ اگست ۱۹۴۰ء روز سہ شنبہ) -------

"**بچوں مریدوں پر عنایت**" :۔ (حضرت کے بڑے صاحبزادے رحیم پاشاہ حضرت کے منجھلے صاحبزادے جناب محمد عبد الرزاق صدیقی ۔ عرف رزاق پاشاہ کو حضرت قبلہ محبت سے "رزاقن" کہا کرتے تھے ۔ فرماتے تھے کہ حضرت عبد الرزاق

anned with CamScanner

ہانسویؒ کو ان کے مرشد بھی محبت سے "رزاقن" پکارتے تھے انہی صاحبزادے صاحب کے بارے میں فرمایا) یہ رزاقن بڑا پاک صاف بچہ ہے۔ کوئی چیز قابل اعتراض نہیں اس میں ------- (پھر کچھ دیر بعد فرمایا)۔ثناء اللہ، نصراللہ، خیرالدین، قتیل، یہ بھی خاص شاگرد ہیں۔یہ لوگ میرے تصوف سے زیادہ واقف ہیں، باہر والے نئیں۔

"اپنی طالب علمی کا تذکرہ":۔اصل استاد، علمی استاد مولوی احمد سعید صاحب ہیں۔اس کا نتیجہ یہ ہے کہ سعید صاحب کی وجہ سے تمام فلسفہ کی کتابیں پڑھا ہوں مگر فلسفہ میرے اندر نہیں جاسکا۔انہوں بھی سید تھے، حافظ، مدینہ میں جاکر انتقال کئے۔ کلکتہ کے تھے، عمادالملک کے استاد۔باطنی علوم ہمارے حضرت سے (یعنی قاضی پورہ حضرت خواجہ سید محمد صدیق محبوب اللہؒ۔جو حضرت حقیقی ماموں اور مرشد ہیں) ظاہری ان سے (یعنی احمد سعید صاحب سے) احمد سعید صاحب بڑے زبردست عالم تھے ------ سب استاد مجھے چاہتے۔میرے ساتھ محنت کرتے۔بولتے تیرے سے ہمارا نام ہے -------- ایک ایک استاد ایک ایک طرح میری تربیت کرتے۔ عون الدین صاحب کیا کرتے! شاگردوں کو لڑاتے (بحث کراتے) اور بولتے کے یہاں غلطی کرے۔لڑا لڑا کے ہشیار کئے --------- الہیٰ بخش صاحب کیا کرتے! ان کو رپوٹ لکھنا ہوتا، وہ خیالات بولتے اور لکھ کے لاؤ بولتے۔میں لکھ کے لاتا بولتے یہاں یہ بناؤ، یہ بناؤ پھر ہوتے ہوتے یہ ہونے لگا کہ ان کی رائے سے میں اختلاف کرتا تو بولتے تم اپنی رائے کو الگ رکھو، میری رائے کے مطابق لکھ کر لاؤ ------- ہر وقت ایک نیا مضمون دیتے -------- مولوی عون الدین صاحب وہابی تھے۔مرتے سو وقت بولے دیکھو میں تم کو گواہ بناکر کہتا ہوں کہ متفق علیہ مسئلوں پر میرا ایمان ہے۔یہ تفصیلات ہیں میں نہیں جانتا۔

"حدیث متواتر":۔لوگ بولتے حدیث متواتر ہے ہی کہاں؟ امام احمد فرماتے ایک حدیث کے سوا کوئی حدیث متواتر ہے ہی نہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ عمر کے

anned with CamScanner

چار رکعت وغیرہ یہ سب حدیث متواتر بالمعنیٰ ہیں-------- (انما الاعمال بالنیات) اس حدیث کی ابتداء میں حضرت عمرؓ سے روایت کئے ہیں ۔اس کے بعد سیکڑوں آدمی روایت کئے ۔لفظ کا لحاظ کرتے ابتداء "غریب" ہے ۔آگے چل کر متواتر ہوئی ۔قاعدہ یہ ہے کہ ایک جگہ بھی غریب ہوجائے تو وہ متواتر نہیں ہو سکتی ۔اس لئے متواتر بالمعنیٰ ہو گئی ہے ،اور بلفظہ احاد ہے-------- مجھے حضرت علی سے پہنچی "انما العمل بالنية" ________ الف لام جنس کا ہے اس لئے جمع پر صادق آتا ہے------- ایک صحابی سے "ماالعمل الا بالنية" (یعنی نہیں ہے عمل مگر نیت سے) ۔"ماالعمل الا بالنية" اور "انما الا عمال بالنيات" میں کیا فرق ہے؟ یہ کس وقت بولیں گے وہ کب؟ جب آدمی مان رہا نہ ہو اس وقت بولو "ماالعمل الا بالنية"، تاکید ہے ۔"انما الا عمال بالنيات" میں اتنا زور نہیں جیسی مخاطب کی شدت ہوگی ویسا بولیں گے ۔انما الا عمال بالنيات" میں "انما العمل بالنية" سے زور زیادہ ہے ۔حالانکہ دوسری حدیث میں بھی الف لام جمع کے معنیٰ دیتا ہے ۔لیکن صراحت پہلی میں زیادہ ہے اور "ماالعمل الا بالنية" میں اس سے بھی زیادہ (اس حدیث کے مختلف الفاظ میں کئی راویوں نے روایت کی ہے اس لئے یہ متواتر بالمعنیٰ ہے) ۔

------(مورخہ ۱۱/اگست ۱۹۹۰ء روز پنجشنبہ)------

"**موطا**" :۔اس وقت "موطا" جو ملتی ہے (یعنی موطا امام مالک) وہ انہی کی روایت سے ہے ۔یحییٰ بن یحییٰ اندلسی ۔امام محمد شیبانی کی روایت جو ہے اسے "موطا امام محمد" بولتے ہیں ۔

"**انگریزی زبان**" :۔بے وقوف لوگ انگریزی کو نکال کر تلنگی، مرہٹی، ہندی لانا چاہتے ہیں ۔اس واسطے میں انگریزی صاف کر رہا ہوں ۔اب کوئی نکال نہیں سکتا انگریزی کو ۔میرے دل میں ہے انگریزی رہنا ۔

anned with CamScanner

------(مورخہ ۱۲/ ۱۹۶۰ روز جمعہ)------

"ادعیہ کی زکوۃ":۔(زکوۃ کے لفظی معنی پاکیزگی کے۔مال کی زکوۃ مال کو پاک کرتی ہے۔اعمال کی زکوۃ باطنی قوت پیدا کرتی ہے ادعیہ کی زکوۃ، دعاؤں کو باثر بناتی ہے اسماءالٰہیہ کی زکوۃ صفات الٰہیٰ کے اثرات کی قوی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ بعض وظائف کی زکوۃ باطنی قوت پیدا کرتی ہے یا اس کے تابع "موکل یا جن" وغیرہ کو مسخر کرتی ہے۔ادعیہ زکوۃ کے لئے اسے بڑی تعداد میں باوضو ورد کرنا پڑتا ہے۔چونکہ ادعیہ و وظائف اور اوراد عبادات اور ذکر الٰہیٰ ہے اس نے اس سے اللہ کا قرب اور قبولیت حاصل ہوتی ہے اور یہی مقصود ہوتا ہے اہل اللہ کا نہ کہ غیبی قوت یا موکل کی مدد کا حصول جیسا کہ کم نظر اور دنیا طلب عاملوں کا ہوتا ہے۔ حضرت ابوالحسن شاذلیؒ کی ایک طویل دعا حزب البحر ہے اس کو سات یا تین دن طہارت و اہتمام اور دیگر شرائط کے ساتھ مقررہ تعداد میں ہر نماز کے بعد پڑھاجاتا ہے لیکن کسی بڑے بزرگ یا اپنے مرشد کی اجازت سے۔اس سے باطنی کیفیات قوتیں بھی حاصل ہوتی ہیں۔موکل تابع ہو کر حاضر ہوتے ہیں تو ان پر مائل اور متوجہ نہ ہونا اہل صفا کا رویہ ہوتا ہے اسی "حزب البحر" کی زکوۃ کا واقعہ بیان فرمارہے ہیں) میں زکوۃ دینے کو بیٹھا تو دو موکل آئے۔ایک ایسا، آدمی کے جیسا چہرہ چراغ کے جیسا روشن۔دوسرا قوی، سر پر دو سنگ ------ "کیوں آئے تم؟------ تم سے کام لئے تو موقع ہے (یعنی احسان مند ہونے) مگر میں اللہ کے سوائے کسی سے نہیں مانگتا------ اگر تم کو زعم ہے موکل ہونے کا، تو میں بھی انسان ہوں۔دیکھیں گے موکلوں کی قوت بڑھ کے ہے یا انسان کی؟-------- ہمارے حضرت اور ابوالحسن شاذلی سامنے بیٹھے ہیں (مثالی شکل میں) اب کس سے ڈرتے؟---------- ان موکلوں سے غیر معمولی کام لئے تو نقصان ہوجاتا۔(یعنی ان سے کام لینے کے بعد ایک قسم کی ممنونیت آجاتی ہے اور ان کے اصولوں اور شرائط کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے جس کی خلاف ورزی سے

nned with CamScanner

نقصان ہوجاتا ہے)------ تم سے کہاں مانگتا میں؟ خدا سے مانگتا ہوں۔ تم سے مانگتا تو ڈرتا۔

"رزاق پاشاہ کا رشتہ":۔ (رحیم پاشاہ حضرت کے مجھلے صاحبزادے رزاق پاشاہ کا رشتہ طے پاچکا اور شادی ہونیوالی تھی اس سلسلہ میں فرمایا) پہلے دیکھ لیا میں بچی کو۔ "وہ بچی کیسی ہے" ارادہ کیا تو سامنے آگئی (یعنی ہونے والی دلہن) سیدانی ہے۔ ذرا رنگ میں ہاری۔ صورت شکل میں غالب ہے۔

"حافظ":۔ "حافظ" کالفظ یہ محدثین اس وقت استعمال کرتے جو ان کو ایک لاکھ حدیثیں یاد ہوں۔ (تمام اسناد کے ساتھ)

"حضرت علی و معاویہ":۔ ان میں ایک بات ہے، حاکم میں (یہ محدث ہیں) ذرا شیعوں کی طرف میلان ہے۔ شیعہ نہیں تھے مگر تفضیلی۔ (تفضیلی ان کو کہتے ہیں جو حضرت علی کو دیگر صحابہ (اور دیگر خلفائے راشدین) پر بھی فضیلت دیتے ہیں --------- ابو بکر بن شعب (حضرت قبلہ کے استاد) تو معاویہ کو برا بولتے تھے۔ حبیب مجھے سمجھانے بولتے تھے۔ میں بولتا تھا، صحابی ہیں۔ بخاری و مسلم وغیرہ سب ان کی احادیث لئے اور ان کو عدل سمجھتے تھے۔ میں کیسا ان کو کافر سمجھوں؟ ------ انہوں یہ سمجھتے تھے کہ یہ بڑا سخت ہے ----------- میں یہ استدلال کیا کہ "رحماء بینھم" (یعنی وہ آپس میں مہربان ہیں) اللہ بولتا، تم بولتے کہ آپس میں دشمن تھے (یعنی صحابہ) تم قرآن کے خلاف بولتے ہو ---------- ایک آدمی یہ چاہتا ہے کہ ہر فعل درست ہو۔ ایک فعل بھی قرآن کے خلاف ہو تو نہیں مانتا۔ دوسرا کیا کرتا! مرکز کو دیکھتا (یعنی مرکز کی بقاء کو اہمیت دیتا خواہ اس میں کمزوریاں ہی کیوں نہ ہوں) ----- آپ امام حسن سے پوچھو کہ یہ ریاست مسلمان کو دئے یا کافر کو؟ (یعنی حضرت علی کے بعد امام حسن خلیفہ ہوگئے مگر حضرت معاویہ کی مخالف کی وجہ سے ان سے آپ نے ایک معاہدہ کیا کہ معاویہ کے بعد خلافت پھر امام حسن کے

Scanned with CamScanner

پاس آجائے گی۔ یہ معاہدہ کر کے آپ ان کے حق میں خلافت سے دست برادر ہو گئے تھے بعد میں اس معاہدہ پر عمل اس لئے نہ ہو سکا امام حسن جلد ہی انتقال فرما گئے ادھر معاویہ نے اپنی وفات سے پہلے ہی اپنے بیٹے کو جانشین نامزد کر کے سب سے اقرار وفاداری لے لیا۔) معاویہ جو پیسے بھیجتے تھے (یعنی بیت المال سے مقررہ وظیفہ) امام حسن بھی لے لئے اور امام حسین بھی۔ کیا کافر سے روپیہ لیتے تھے؟۔ (لہذا حضرت معاویہ کو حضرت علی کی محبت کے جوش میں کافر کہدینا سراسر غلط اور گناہ ہے)

---------ان کا دیوانہ ہوں میں۔ حضرت علی ابن ابی طالب کا دیوانہ ہوں میں۔ مگر کیا کروں؟ صحابی ہیں انہوں (حضرت معاویہ) ان کی صحابیت کا احترام کرتا ہوں

--------- یہ معاویہ کی عادت تھی کہ کوئی مسئلہ اہم رہتا تو حضرت علی سے پوچھتے --------- میں معاویہ کی تعظیم کرتا ہوں مگر محبت نہیں۔ محبت مجھے حضرت علی سے ہے۔

"علم کی طلب":۔ میری ایک عادت ہے کہ کوئی آدمی آتا ہے تو اس کے فن کے متعلق سوالات کرتا ہوں اور اس کے جوابات کو یاد رکھتا ہوں۔ اسی طرح علم آتا۔

------(مورخہ ۱۳/اگست ۱۹۶۰ء روز شنبہ)--------

"حضرت علی وبی بی فاطمہ سے نسبت":۔ میرے پاس سب سے اہم دوڑ بی بی فاطمہ کے پاس ہے------ حبیب! میں حضرت علی کا غلام ہوں۔ ان کو چاہتا بھی ہوں میں--------- جب سب جگہ سے میں ہارا، کہیں سے میرے کو مدد نہ ملی تو حضرت بی بی کام آئے۔ حضرت علی بر بناء مصلحت انجان ہو جائیں گے۔ حضرت بی بی کبھی انجان نہیں ہوتے------ مجھے حضرت علی سے محبت ہے مگر مالکنی سے ان سے زیادہ محبت ہے۔ میں پکارتا ہوں "یا اماہ" ------ کبھی انہوں پیٹھ نہیں دئے------

"قوالی":۔ (واضح یاد کے قوالی سے مراد "سماع" ہے، ورنہ قوالی تو اب ایک

nned with CamScanner

صنف کا نام ہوگیا ہے جیسے غزل ، گیت ، ٹھمری وغیرہ اور ایسی قوالی آج کل بڑی سوقیانہ اور گھٹیاہو کر رہ گئی ہے ۔ قوالی کے نام سے رکارڈ بجانایا ہر عرس یا نیاز کے موقع پر اس کا پروگرام بھی غیر صحیح ہے ۔ قوالی یعنی سماع تبھی مستند ہے جب وہ مکمل آداب و احترام کے ساتھ کسی صاحب محفل ہستی کے زیر نگرانی ہو) ہم قوالی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار سمجھتے ہیں ۔ وہاں ہم کسی کو سلام نہیں کرتے (یعنی محفل کے آداب اہم ہیں بہ مقابل آنے والوں کی تسلیمات کے)

" **نسبت کی اہمیت** " :۔ نسبتوں کو بار بار خیال کرنا ، اجاگر ہوتے ہیں ------ "کل سبب و نسب ینقطع الا سببی و نسبی " (حدیث یعنی ہر رشتہ و نسب ختم ہوجائے گا سوائے میرے رشتے اور نسب کے) سبب بولے تو داماد ۔ نسب بولے تو بیٹا بیٹی ۔

" **پوتوں کا تذکرہ** " :۔ میرے کئی پوتے ہیں مگر خلافت اس کو دیا (رزاق پاشاہ یعنی رحیم پاشاہ حضرت کے منجھلے صاحبزادے جو درس میں موجود تھے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا پھر علی پاشاہ حضرت یعنی حضرت قبلہ کے صاحب زادۂ دوم جو سامنے حبیب بھائی کے بازو تشریف رکھتے تھے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا) تمہارے منجھلے بچے کو دیکھ رہا ہوں ۔ کب ہوتا ۔ اللہ کا حکم ہونا ۔ (یعنی علی پاشاہ حضرت کے دوسرے صاحبزادے حسین عطا ۔ اللہ صدیقی کو عطائے خلافت کے لئے -----)

------ (۱۹/ اگست ۱۹۹۰ء روز سہ شنبہ) ------

" **منکرین حدیث** " :۔ " ولما یدخل الایمان فی قلوبکم " (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ " اور ایمان تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا " ۔ یہ ان کے بارے میں ہے جو اللہ کے احکام پر عمل و عبادت تو کرتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت و محبت سے ان کے دل خالی ہیں ۔ ان کے بعض ایسے ہیں کہ حضورؐ کی احادیث کی بھی ضرورت ہیں سمجھتے یعنی منکرین حدیث ۔ احادیث کوئی بھی یقینی نہیں لہذا

anned with CamScanner

صرف قرآن پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔اور بعض تو قرآن کے احکامات کی بھی اپنی من چاہی تشریح و توضیح کرلیتے ہیں) "صرف قرآن کافی ہے "جو بولتے ہیں یہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔"ہماری باطنی نماز ہے،ہم دل سے نماز پڑھتے ہیں" (ان کا کہنا ہے یہ) ان کو باطنی فرقہ والے کہتے ہیں ؎

مری نماز میں سجدہ نہیں سلام نہیں

" **بین الاقوامی مسلمان** ":۔ بین الاقوامی مسلمان ہندو کے ساتھ ہندو ، مسلمان کے ساتھ مسلمان ، عیسائی کے ساتھ عیسائی رہتے ۔ باوجود سیاست میں مخالفت (یعنی مسلمانوں کی سیاسی تنظیم کی مخالفت) نماز روزہ میں مخالف کر کے (یعنی نماز روزہ کی عبادتوں میں مسلمانوں کے ساتھ شریک نہ رہنا) وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ۔جب وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں تو مجھے کیا فائدہ ہے ان کو کافر بولنے سے ؟------ سرکا منافقین کو بھی مسلمان نہیں بولے کیا؟ پھر مجھے کیا حق ہے ان کو کافر بولنے کا؟

" **دنیاداری سے مسلمان کی تباہی** ":۔ایک بات یاد رکھو! یہ دنیاداری آدمی کو مذہب سے الگ کر دیتی ہے ۔یہ پیسے کی محبت بدترین بیماری ہے------- یہ بنی عباس ، بنو امیہ کو برا بولتے تھے ، کیا کئے! امام حسین کی قبر پر ہل چلادئے ۔ یہ سادات سادات (فاطمین) یہ کیا کئے! سجدہ لئے اپنے لئے ، مسلمانوں کو مارے

" **دین دار مسلمانوں کی حکومت** ":۔اس وقت بھی مسلمان کی ریاست ہے لیکن اولیاء و اقطاب کی ریاست نہیں ، عام مسلمانوں کی ریاست ہے پہلے کے حاکم اولیاء اقطاب بھی ہوتے تھے -------- اندلس کے مسلمان جو تھے دین کا کام بھی اچھا کرتے تھے ، دنیا کا کام بھی اچھا کرے-------- میں احمد شاہ ابدالی کو اورنگ زیب سے اچھا سمجھتا ہوں ۔ولی تھا ان -------- حضرت خواجہ قطب

anned with CamScanner

الدین بختیار کاکیؒ شرط لگائے کہ میری نماز وہ پڑھائے جو ایک بیوی کے سوائے دوسری کو ہاتھ نہ لگایا ہو۔ جس کوئی نماز بارہ سال کی عمر سے قضا۔ نہ ہوئی ہو۔ جس نے بے وضو کے آسمان کو نہ دیکھا ہو۔ بڑے بڑے خلفاء اور اولیاء خود کو معذور پائے۔ آخر التمش کو بڑھنا پڑا (سلطان شمس الدین التمش جو خواجہ بختیار کاکی کا مرید تھا اور بے حد دیندار) --------) میں بولتا ہوں اچھے لوگ ہمیشہ کم ہی رہتے۔ سب قطب غوث ہوجاؤ بولے تو کیسا ہوگا؟

"**محبوب الہیٰ**":۔ حضرت شیخ فرید شکر گنج خواجہ بختیار کاکیؒ کے خلیفہ تھے۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ہی کے مرید تھے سلطان شمس الدین التمش بختیار کاکیؒ کی مزار پر گنبد نہیں۔---------- حضرت محبوب الہیٰ بابا فرید کو (یعنی اپنے مرشد کو) بولے۔ تمہارے مرشد کے مزار پر گنبد بنانا تمہارا کام تھا۔ وہاں نہیں ہوا تو میں کیا کروں۔ یہاں بنانا میرا کام ہے۔ میں بناتے جاتا ہوں تم گراتے؟--------

(بات یہ تھی حصرت نظام الدین محبوب الہیٰ اپنے مرشد بابا فرید الدین شکر گنج شکر کی مزار پر گنبد تعمیر کروارہے تھے مگر چونکہ ان کے مرشد بختیار کاکی کے مزار پر گنبد نہیں ہے اس لئے یہ اپنی مزار پر تعمیر ہونے والے گنبد کو بار بار گراتے جارہے تھے" محبوب الہیٰ بولے تمہارے مرشد کی مزار پر گنبد نہیں ہے تو اس کا بنانا تمہارا کام تھا میرے مرشد کی مزار پر میں بنارہا ہوں یہ میرا کام ہے۔ کئی بار تعمیر ہوتا ہوا کام گرتا گیا تو اب بولے) اب گراؤ------ دس ہزار حفاظ کو بلا کر ہرانیٹ پر ایک قرآن شریف پڑھائے اور پھر بنائے۔"اب گراؤنا، قرآن کو گراؤ:۔" تم اپنے مرشد کو نہیں کئے تو ہم کیا کرنا؟ ہمارے مرشد کی قبر کو بنانا ہمارا حق ہے۔ تمہارے مرشد کی قبر پر نہیں تھا تو اب آپ کو کیا حق ہے ہمارے مرشد کی قبر پر کا چھت توڑنے کا ہے۔

"**اشاعت اسلام**":۔ اکثریت اکثریت کا رونا روتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمان اکثریت میں تھے؟ اعمال صالحہ کرو، لاکھوں مسلمان

anned with CamScanner

ہوتے۔ تم جن سے ڈر رہے ہو وہ، اللہ ان کو بھی مسلمان کرے گا (عمل صالح اور تبلیغ کرنے پر) ------ جلال الدین خلجی کی جنگ چنگیزخاں سے ہوئی اور فتح ہوئی تو لاکھوں تاتاری مسلمان ہوئے۔قاضی عضد الدین نے تبلیغ کی اور چنگیزخاں کی فوج کے لاکھوں مسلمان ہوئے ---------- یہ غلط بات ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا۔اسلام اخلاق سے پھیلا۔یہ پاشاہ وغیرہ (یعنی مسلم حکمران) خاک مدد نہیں دئے اسلام کو۔اسلام فقیروں سے پھیلا۔---------- اللہ چاہے تو آپ دیکھیں گے میرے ہر مرید کے ساتھ ہزار ہزار دو دو ہزار آدمی رہیں گے،

"**فرقہ واریت کی مخالفت**":۔میرے پاس کا ایک اصول ہے،وہ یاد رکھو! اللہ کے نام پر کھانا کھلانے میں پانی پلانے میں ہندو مسلمان کی کوئی تفریق نہیں کرنا (یعنی انفاق فی سبیل اللہ میں) اب آخرت میں اس کے نیک و بد کا حساب ہوگا۔مجھے حکم ہے **تخلقوا باخلاق الله** (اللہ کے اخلاق پیدا کرو) اس واسطے کھلانے پلانے ------ میں ہندو مسلمان کی تفریق نہیں کرنا۔

------(۱۷/ اگست ۱۹۶۰روز چہار شنبہ)------

"**خصوصی عنایت**":۔مجھے چند صاحب رات دن دکھتے ہیں۔ہمارے حضرت غوث پاک، حضرت علی، سرکارؐ برس کے بارہ مہینے دکھتے ہیں ------ اس میں ذرا بھٹک گئے، ذرا غفلت ہوگئی تو ------ "کیا ہے؟"، "کیا ہے؟" (یعنی ٹوکتے ہیں، متوجہ کرتے ہیں)

"**یادرکھنے کے دو اہم کام**":۔ہم کو دو کام کرنا پڑتا۔ایک تو اسے دیکھتے ہیں اس کی مرضی کیا ہے؟ اور ایک یہ کہ اس وقت کیا کرنا چاہئے؟ ------ "اس وقت کیا کرنا چاہئے" اسی میں غلطی ہوتی ---------- "**قل کل من عند الله**" (کہہ دو کہ سب کچھ اللہ کے پاس سے ہے اس کا بھی ایک وقت ہے) مگر (حقوق ادا کرنے کے وقت) "اس وقت کیا ضرورت ہے"؟ اس وقت کے ہوجاؤ (بیوی کا حق ادا

anned with CamScanner

کرنا ویسے ہو جاؤ) ---------- اب حقوق ادا کرنے کا وقت آیا تو اسے تقدیر
سے ہوتا (یعنی ہونا ہے تو ہوتا کہہ کر بے عمل ہونا ٹھیک نہیں) ------- اس
وقت تقدیر کا کیوں خیال آیا؟ اس وقت کرنے کا کام کر ------- ہم قادری لوگ
ہیں۔ ہمارا کام ہے وقت کے اوپر جو کام کرنے کا ہے وہ کرنا تقدیر کا حیلہ نہیں لینا
----- غفلت کے معنی یہ ہیں کہ شخصی خیال آنا (یعنی وجود حقیقی سے ہٹ کر
تعین کی طرف خیال آنا)۔ تو یہ رحمت ہے ---------- ہمارا یہ کام ہے جس کو اللہ
میاں اچھا بولے وہ کرنا۔ جس کو برا بولے وہ چھوڑنا (یعنی شخصی خیال کی حالت میں
بھی ایسا رہنا۔ ہمیشہ کلی خیال خیال رہے تو آدمی مجنون، مجذوب ہو جاتا۔ حقوق ادا
نہیں ہو سکتے) یہ تقدیر کو کام چوری کا حیلہ نہ بناؤ۔ (رحیم پاشاہ حضرت نے عرض کیا کہ
"سب کی جنتو اس کے ہاتھ میں ہے ان کھینچ لے جارہا ہے"۔ تو فرمایا) ارے خیال ہے یہ
احساس نہیں ہے اپنے کو احساس نہیں ہے اور ان لوگوں کی بات کر رہے ہیں جو
سراپا احساس ہیں ---------- اس وقت یہ کام کرنا ہے بس۔ دوسرا خیال آیا تو
شیطان کی طرف سے ---------- تقدیر کا خیال آیا، اللہ کا خیال آیا۔ کونسے وقت
آیا؟ کام کرنے کے (یعنی حقوق ادا کرنے کے وقت تقدیر کا خیال کہ قسمت میں ہے تو
خود ہو جاتا۔ اور اللہ کا خیال کہ اللہ چاہے تو ہو جاتا خود بخود) تو وہ شیطان کی طرف سے
ہے۔ دھپے کھلانے کے واسطے ---------- "میں بندہ ہوں" بولنے کا وقت الگ
ہے، خدا کے سوا کوئی نہیں بولنے کا وقت الگ ہے۔ صوفی ابن الوقت ہوتا۔ یعنی جو
وقت آیا اس کے مطابق کام کرتا۔

"توحید و غفلت":۔ ہمیشہ ایک بات یاد رکھو! ایک علمی بات ہوتی، ایک
عملی۔ عملی بات میں بدمعاش کیا کرتا! علمی بات لاتا۔ علمی بات کو حیلہ بنایا کام چور!
-------- کام کرنے کے وقت توحید سے ہٹنا پڑتا ہے۔ اللہ اللہ، بندہ بندہ۔
یہی عین توحید ہے، یہ کمال توحید ہے، اس واسطے کہ اللہ بولا "نماز پڑھو" تو پڑھے۔ اللہ

Scanned with CamScanner

کا ارادہ الگ اور ہمارا ارادہ الگ نہیں۔" یہ توحید فی الارادہ " ہے۔(بے عمل اپنے ارادہ کو اللہ کے ارادے سے مخالف کر رہا ہے اور کام والا اللہ کے ارادے میں اپنا ارادہ فنا کر دے رہا ہے)---------- حبیب! مری جان سروتے میں ہے (فنا و بقا کے۔ یعنی یہ دو دھاریں سروتے کی طرح ہیں اور ان دو دھاروں، توحید و غفلت، کلی خیالی شخصی خیال کے درمیان رہنا پڑتا ہے۔ اس کا بھی خیال رکھنا اور اس کا بھی حق دینا)------- توحید توحید بولتے اور توحید فی الارادہ" سے واقف نہیں۔ بغیر "توحید فی الارادہ" کے تکمیل نہیں ہوتی "توحید" کی (اوامر و نواہی میں اللہ کا ارادہ معلوم ہو گیا ہے۔ اس میں حیلہ کی گنجائش نہیں۔ اس کے خلاف کرنا "توحید فی الارادہ کے خلاف ہے) قرآن شریف میں "**قل کل من عند الله**" ہے (یعنی سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے) مگر " نماز پڑھو" بولے وقت اس کا خیال کیوں آیا؟ (یعنی یہ خیال حیلہ ہے کہ نماز پڑھنا نہ پڑھنا سب اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اس کی دلیل قرآن سے لا رہے ہیں۔ حالانکہ "**اقیموا الصلوٰۃ**" نماز پڑھو بھی تو قرآن میں ہے)---------

ایک شخص نماز پڑھنے کو آیا۔ "**اللہ اکبر**" بولنے کے بجائے "**لا الٰہ الا اللہ**" بولا ------ کاہے کو بولا؟ اس وقت لا الٰہ الا اللہ بولنے کا وقت ہے؟ دھپہ کھا ------- ایک صاحب ہیں حبیب! میں ان کو جانتا ہوں۔ بعض وقت ان کو نماز پڑھنے نہیں دیتے (اللہ میاں) کس کی نماز پڑھتا تو؟ انہیں بولتے، "میرے کو محمد رسول اللہ کو صورت دکھانے کا ہے۔ میرے کو ان کی چال پر چلا۔ ان کی مخالفت کر کے ان کے سامنے کیسا جاؤں؟ میرے کو بچا۔ میرے کو ان کے سامنے شرمندہ مت کر۔ میں شرک فی الارادہ کرنا نہیں چاہتا۔ نہ میرے کو ایسا ارادہ دے کہ سرکارؐ کے سامنے شرمندہ ہوں------ (وہ صاحب خود حضرت قبلہ ہیں)

" " **خیر و شر** ":۔ ہم اچھے ہیں یا برے، بول نہیں سکتے۔ انجام کیا کرتا ہے کی اللہ ------ اللہ ہر شخص میں خیر و شر دونوں پہلو رکھا ہے (اچھے سے اچھے میں ذرا سا

anned with CamScanner

شر کا پہلو ضرور ہے) پکڑنے کے واسطے ۔ "الا ان یتغمدنی اللہ برحمتہ "
(حدیث ۔مگر یہ کہ مجھے اللہ اپنی رحمت میں چھپالے)---------- ہمارا یہ تشخص
خود خیرو شر سے بنا ہے۔

" توحید، محبت اور بندگی ":۔ توحید والے بڑے آرام میں ہیں، محبت والے
آرام میں ہیں ۔یہ بندگی والے (عبدیت والے) بڑی مشکل میں ہیں۔

-----(مورخہ ۱۸/اگست ۱۹۶۰ء روز پنجشنبہ)-----

" شمالی اور جنوبی ہند کی موسیقی ":۔ میں پوچھا "یہ ہندوستانی گانے میں اور
مدراسی گانے میں کیا فرق ہے ؟ تو ایک صاحب بولے ہندوستان کی موسیقی میں
دوسروں سے بھی لئے ہیں، عرب سے، ایران سے، ترک سے ۔جیسے اردو زبان بنی ہے
سب سے لئے اس واسطے اس میں دلکشی بھی زیادہ ہے------- اور تو اور گانا بھی
الگ ہے (شمالی اور جنوبی ہند کا)

" تحقیق اور تقلید ":۔ میرا مذہب یہ نہیں کہ جو ہو گیا سو ہو گیا، اب کچھ نہیں
ہو سکتا، نہیں، تحقیق کا دروازہ بند نہیں ہوا **والذین جاهدوا فینا لنهدینهم
سبلنا** " (اور جو لوگ ہماری راہوں میں کوشش کرتے ہیں ہم ان کو یقیناً راستے
دکھاتے ہیں) اور " **ولا تقف ما لیس لک به علم** " دونوں کو تطبیق دو تو جاہلوں
کو تقلید کا حکم ہے اور کوشش کر سکنے والوں کو جدوجہد کا حکم ہے (یعنی تحقیق کا)
-------- مگر خرابی کیا ہو گئی ہے! سمجھدار لوگ، "ہم کچھ نہیں کر سکتے، بس
ہو گیا سو ہو گیا" کہہ رہے ہیں اور جاہل لوگ من مانے کام (یعنی تحقیق) کر رہے ہیں۔

" فاسق ":۔ کبائر کے مرتکب کو فاسق کہتے ہیں۔

" تیمم ":۔ پانی دیکھنے کے بعد سے تیمم کا حکم نہیں رہے گا۔مگر پہلے جو تیمم ہو (یعنی
اس وقت کی نماز) وہ باطل کیسے ہو ؟

" یقین اور صریح ":۔ ہر ایک اپنے یقین پر عمل کیا (یعنی مسائل کے استنباط میں

----) ایک کا یقین دوسرے کے یقین کو نہیں توڑ سکتا-------- یہ لوگوں کو جو خیال پیدا ہو گیا ہے کہ بس ایک بات صحیح ہے، اس کے خلاف جو بھی ہے سب باطل، میں یہ بول رہا ہوں کہ صریح جو ہے اس میں اختلاف ممکن نہیں، اور جو صریح نہیں اس میں اپنا اپنا احتیاط ہے۔صریح حکم کا خلاف نہیں کر سکتے، جو حکم مبہم ہے اور اس کی عملی صورتیں مختلف نکلتی ہیں اس میں سے جو کیا سو اپنے یقین کے مطابق کیا اور ہر ایک صحیح ہے-------- میں بولتا ہوں یہ اماموں کی غلطیوں کو پکڑے گا کون؟ پکڑنے کے واسطے ان سے بھی بڑے یقین والا ہونا۔ایسے یقین والا تو صرف پیغمبر ہے پیغمبر رہتا تو ٹوکتا یا تصحیح کرتا۔اب دوسرے کسی کو ٹوکنے کا کیا حق ہے؟

"**حضور قاسم**":۔ "**انما انا قاسم واللہ یعطی**" (حدیث بے شک میں تقسیم کرنے والا، بانٹنے والا ہوں اور اللہ عطا کرتا ہے دیتا ہے) بعض لوگ بولتے، یہ صرف دین کے معاملات میں ہے۔ایک صوفی مشرب یہ بولتا کہ میں کھاتا ہوں محمدؐ کے ہاتھ سے پیتا ہوں محمدؐ کے ہاتھ سے-------- مطلق کو مطلق رکھنا، مقید کیوں کرنا؟ -------- عام لوگ اس کا مطلب یہ لیتے کہ اللہ، محمد کو علم دیتا اور وہ سب کو دیتے ہیں، اور صوفی کہتا ہے جو کچھ مجھے ملتا ہے سرکارؐ سے ملتا۔(کیونکہ "اللہ عطا کرتا ہے تو کیا عطا کرتا؟ سبھی کچھ اللہ عطا کرتا ہے۔ کھانا پینا، دنیا، آخرت، دین، لمان، زندگی، وجود سبھی کچھ۔تو اب جو بھی اللہ عطا کرتا ہے، دیتا ہے وہ حضورؐ کے ذریعہ ہی ملتا ہے)

"**صادق، کاذب**":۔جملہ خبریہ میں صادق یا کاذب ہوتا۔"انشائیہ (امریہ) میں صادق وہ کاذب کہاں؟

-----(مورخہ ۱۹/اگست ۱۹۶۰ روز جمعہ)------

"**بچوں کا ذکر**":۔رحیم صاحب کے تینوں بچے اچھے ہیں۔رحمت کو دیکھیں گے، غیر معمولی ہے (یعنی عبدالکریم صدیقی رحیم پاشاہ حضرت کے چھوٹے صاحبزادے)

nned with CamScanner

------- قادر پاشاہ کا ہاتھ تنگ ہے تو نوکری کرنے لگ گیا عبدالاحد ------ یہ بھی اچھا بچہ ہے قادر پاشاہ کے یہ منجھلے صاحبزادے مقبول پاشہ ہیں) ------- مبارک میری تصویر ہے ۔ (یعنی ڈاکٹر عبدالعلیم صدیقی ، رحیم پاشاہ حضرت کے بڑے صاحبزادے) اس کو جوش آیا تو ۔" میں کس کا پوتا ہوں معلوم نہیں ؟ -------- کسی کو نہیں مانتے انہوں ۔--------- منجھلا جو ہے محفوظ ہے متقی ، پرہیزگار ، پاک صاف ، دھبہ نہیں (یعنی رحیم پاشاہ حضرت کے منجھلے صاحبزادے محمد عبدالرزاق صدیقی) ------ اولاد کا اچھا ہونا ایک نعمت ہے ------ بہت کم بچے ایسے ہیں کہ ان کے بچے ایسے لایق ہیں -------- ایک بہو بی ۔اے ہے تو ایک منشی فاضل -------- خلیل اللہ ، سمیع اللہ بھی اچھے ہیں --------

پوتے اچھے ہیں تو نواسے بھی اچھے ہیں -------- صادق کو کیا سمجھے ؟ ------- منجھلا بڑا سب ہی اچھے ہیں ۔

"**قادر یار خاں**" :۔ (امرائیں سے ہیں ۔ پتھر گٹی کے درمیان کی مسجد انہی کی بنائی ہوئی ہے ۔ شیخ جی حالیؒ کے مرید ہوئے) ہمارے بڑے دادا قادر یار خاں ، بڑے جاگیردار تھے ۔ مرشد کے پاس گئے مرید ہونے تو بولے " بادشاہ کے دربار میں جانے والے ، عماری میں بیٹھنے والے ------ آدھا سر منڈھا کے آدھے منہ کو کالک لگا کے قادر خاں کی لیوڑی بولے تو مرید ہو سکتے ۔ دوسرے دن گلی میں وہ اسی حالت میں پائے گئے اور لوگ بولے آپ دیوانے ہوگئے ہیں ۔ مرشد دوڑتے آئے اور ایسا بولے میں ہنسی سے بولا تھا ------- قادر یار خاں پاشاہ کو لکھ کر بھیج دئے کہ اب میں نہیں آسکتا ، میں اب آپ کے کام کا نہیں ------ لوگ میری تعریف کرے تو میرے کو ہنسی آتی ۔ تم ہمارے خاندان سے واقف نہیں ہمارے خاندان میں کون قابل نہیں تھے ؟------ ہمارے ددھیال والے مولوی فقیر ہیں ، ننھیال والے

anned with CamScanner

فقیر مولوی ہیں ۔(مولوی یعنی علم ظاہری کے عالم اور فقیر یعنی علم باطنی اور روحانی مقام کے حامل)

"**متواتر و غیر متواتر**" :۔ میں ایک بات بول رہا ہوں ۔وہ یہ کہ دنیا کے سب کام متواتر پر نہیں چلتے، ظنیات پر چلتے ہیں ------- ایسے بڑے لوگ جن کے متعلق سب کا اتفاق ہو ایسوں پر تو سب متفق ہیں ۔ کوئی جھگڑا نہیں ۔اب ایسے، جن کے متعلق اختلاف ہے تو حدیث کو دیکھو (یعنی روایت سے درست معلوم ہوتی ہے یا نہیں ؟اگر درست معلوم ہوتی ہے تو) حدیث کو کیوں برا بولتے ؟ (یعنی اس پر ضعف روایت کا ٹھپہ کیوں لگاتے) --------- ایک صاحب بولے وہ تو برا بتائے تو ان کی حدیث نہیں لئے میں بولتا ہوں لینا ۔تو برا بتانا (گھوڑے کو دانا چنا کھانے کے لئے بلانا) دنیا کے معاملے میں سے ہے (یعنی اس کام کا طریقہ ہی ایسا ہے) حدیث کو کیوں چھوڑیں ؟------- ہمارے واسطے ابھی میدان کھلا ہے ۔(یعنی روایتوں کو دیکھنے، احادیث پر درایت سے غور کرنے اور مسائل کا اجتہاد کرنے کا) یہ الگ بات ہے کہ ہم کو فرصت نہیں ۔

-------(مورخہ ۲۰/اگست ۱۹۶۰ء روز شنبہ)-------

"**حضرت کی بیعت و خلافت**" :۔ سال پیدائش چراغ ہند ہے (۱۲۶۳ھ) "گل چراغ ہند" ہے سال وفات (۱۳۱۳ھ) (یعنی حضرت قبلہ کے ماموں اور پیر و مرشد حضرت خواجہ سید محمد صدیق محبوب اللہؒ کی) ------- اس وقت میری کیا عمر تھی ؟پچیس سال (۲۵) اس وقت چار بچے ہو گئے تھے ۔خلافت آخری سال دئے تھے انتقال سے ایک سال پہلے (اٹھارہ سال کی عمر میں مرید ہوئے تھے خواجہ میاں کے) ------- والد پہلا حج کر کے آئے تھے تو اس وقت میری عمر سات سال کی تھی ۔شاہ عبد الغنی صاحب کا مرید ہوا تھا ۔پہلے ۔وہ نقشبندیہ طریقہ کے تھے ۔ان کے حلقہ میں توجہ دیتے تھے تو میں ایک سبز روشنی دیکھتا تھا ۔شاہ عبد الغنی صاحب بڑے محدث تھے

anned with CamScanner

دہلی کے تھے مدینہ شریف میں مقیم ہوگئے تھے ہجرت کر کے۔ شروع میں مرید ہوا ان کا کس کا؟ (حبیب بھائی نے جواب دیا "شاہ عبدالغنی صاحب کے") پھر اس کے بعد والد چوتھے یا پانچویں حج کو جانے لگے تو جاتے جاتے میرے کو خلافت دے کے گئے (سعد اللہ صاحب کے سلسلہ کی) پھر اس کے بعد کیا ہوا! ہماری والدہ کو خواب میں دیکھا تو کیا ہے! ایک مسہری میں ہمارے حضرت لیٹے ہوئے ہیں۔ تو ایسا بولے (حضرت کی والدہ مرحومہ اپنے بھائی خواجہ میاں کو) بھائی جان! میرے بچوں سے انجان کیسا ہوتے آپ؟ میرے کو پکڑ کے ان کے قدموں پر ڈالے۔ بس صبح کو اٹھا تو ان کا مرید ہوا ------- پھر اس کے بعد یہ ہوا کہ ہمارے گھر کی گلی میں ایک "مہر کن" رہتے تھے (یعنی مہر کندہ کرنے والے۔ اس زمانے میں ربراسٹامپ تو نہ تھے۔ دھات کی پلیٹ پر عبارت یا نقش کندہ کیا جاتا جو کاغذ پر لگانے کے بعد سیاہی کے درمیان چھوٹے ہوئے سفید حروف کی شکل میں نمودار ہوتے) فارسی ان کی برابر نہیں تھی تو میرے سے شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی کی کشکول اور ان کے خطوط پڑھے تو میرے کو ان سے مناسبت ہو گئی۔ (یعنی شاہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ سے) تو اب میں ان کو برابر دیکھتا تھا۔ اور ان کی تعلیم کے مطابق جیسا کام کرنے کا ہے وہ کیا۔ حتی کہ فنائیت تک پہنچا۔ وہاں دیکھا تو ہمارے حضرت تھے۔ بولے "بھلے آدمی! دریا میں ڈوب گئے تو نکال کے لایا ہوں -------- حضرت شاہ کلیم اللہ کو دیکھا۔ بولے "تم ہمارے خاندان کی تعلیم سے واقف ہو ہمارے خاندان کی خلافت لے لو نا! تو میں بولا کہ میں مانگتا تو نہیں خواجہ میاں کا مرید ہوں۔ تو ہمارے سسرے ایک دن بولے کہ دیکھو باوا! بچہ امتیاز چھوٹا ہے۔ تم ہمارے خاندان کی خلافت لے لو (چشتیہ سلسلہ تھا) --------

دو صاحبوں کے متعلق میرا اعتقاد تھا۔ ایک غلام سرور صاحب آزاد، سرور میاں۔ ان کے متعلق بھی میرے کو بہت عقیدہ اور ہمارے حضرت کا بھی بہت عقیدہ۔ تو والدہ کو خواب میں دیکھا۔ "میرے بچوں سے غافل کیسا رہتے آپ؟ (یعنی حضرت اور آپ

anned with CamScanner

غلام سرور صاحب --------) مولوی عبدالمقتدر صاحب) کے چھوٹے بھائی مولوی عبدالمقتدر صاحب
تشریف رکھتے تھے اور ان کے بیٹے کا نام سید افضل تھا۔ بہت لایق آدمی تھے ۔ حضرت
کیا کرتے!" ہاں مولوی صاحب کچھ بحث چلنا ۔ آج تم فقیروں کی طرف اور افضل
مولویوں کی طرف ، فقیر اچھے یا مولوی اچھے ؟" بول کے چلتی (یعنی بحث ہوتی) تو
حضرت کیا کرتے !ہاں افضل یح بول رہا ہے ۔ اور ہاں مولوی صاحب! چھوڑنا نئیں
اس کو ۔ تو اس طرح ان سے بھی ربط تھا ۔ میں ان کا مرید نہیں ہوا لیکن ان کے پاس
جا کے بولا حضرت فلاں چیز کی اجازت دو " تو دئے اور بولے کہ " اگر آپ پابندی سے
پڑھیں گے تو حضور غوث پاک کو ایسا پکڑے تو پکڑے جائیں گے ۔ " انہوں بھی
قادریہ طریقہ کے تھے ۔ والد صاحب سے خلافت ملنے کے بہت دن بعد حضرت قبلہ کا
مرید ہوا ۔ (یعنی خواجہ محبوب اللہ) -------- حضرت شاہ سلیمان تونسوی ، ان سے
مجھے ایک خاص ربط ہے ۔ ہمیشہ میں بولتا ہوں " مان خاں کو بنایا شاہ سلیمان " (یعنی
معمولی پٹھان تھے ۔ اللہ کا فضل ہوا تو ایک مرشد کامل سے بیعت ہوئی اور بڑے ولی
بن گئے) -------- ایک وقت دیکھا ، حضرت شاہ سلیمان تونسوی بولے میری
ٹوپی پہنتے ؟ ۔ حضرت کی طرف توجہ کیا (یعنی حضرت خواجہ میاں کی طرف) تو بولے ان
کو ایسا بولو ، " تم میری ٹوپی پہنتے ؟ " حضرت شاہ سلیمان بولے پہنتا ہوں ۔ ایسا کئے
میری ٹوپی خود پہنے اور اپنی ٹوپی مجھے پہنائے اور بولے ۔ " میں کون ہوں ؟ عبدالقدیر ،
تم کون ہو ؟ شاہ سلیمان ۔ " تو ہمیشہ شاہ سلیمان تونسوی توجہ کرتے ۔ انہوں بہت غیر
معمولی آدمی ہیں -------- ہمارے سسرے احسان الحق (محی الدین پاشاہ
حضرت کے نانا) ان کے والد (شیخ جیوں) ان کے بعد شاہ سلیمان تونسوی یہ ہے سلسلہ
احسان الحق صاحب نے حضرت سے خواہش کی تھی کہ ان کے سلسلہ کی اجازت بھی
لے لیں ۔ چنانچہ انہوں نے حضرت کو اپنے سلسلہ کی خلافت دی) سب سے یہ کیا میں ،
(خلافت و اجازت لی ۔ ! مگر ہمارے حضرت سے باہر نئیں نکلا ۔ میں حضرت سے بولا ،

anned with CamScanner

"شاہ سلیماں مجھ پر توجہ کرتے ہیں" تو ایسا بولے۔" شاہ سلیمان موحد ہے رے! اس میں نہ تم ہیں نہ میں ہوں نہ " شاہ سلیمان " -------- میں ہوں نہ تم ہیں -------- سب ایک بڑے کا تماشہ ہیں -------- مجھے حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی سے ربط ہے، قوی ----- ان کی سوانح بھی دیکھو تو میرے حالات ان کے حالات سے بہت ملتے جلتے ہیں شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی کی استادی مرشدی کو لی ہوئی ہے۔ابن عربی کی استادی بھی مرشدی کو لی ہوئی ہے ------ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صرف استاد ہیں مرشد نئیں۔

" **شیخ جی حالی** ":۔ ہمارے بڑے دادا (قادر یار خاں) شیخ جی حالی، شیخ محمد قاسم نام تھا، کے مرید۔ ہمارے حقیقی دادا (یعنی باوا کے باوا) سعد اللہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کئے اور والد بھی انہی کے ہاتھ پر بیعت کئے -------- ایک کا نام قادر نواز خاں دوسرے کا نام قادر یار خاں (یہ دونوں بھائی تھے) پتھر گھٹی کی مسجد قادر یار خاں کی ہے۔اس میں دفن ہیں قادر نواز خاں -------- ہماری بڑی دادی قار یار خاں کی بیوی، ان کی جوتیوں میں تک سانچے موتیاں لگے ہوئے، مگر اپنے ہاتھ سے پکاتے۔ ایسا بولے آج سالن بڑا اچھا پکائی ہوں بھائی ہوتے تو کھلاتی۔ (شیخ جی حالی کو بھائی بولتے تھے) انہوں تشریف لاتے، "اماں آگیا نا میں" -------- مولوی فضل اللہ صاحب (حضرت قبلہ کے دادا) مولوی فضل علی صاحب، دو بھائیاں تھے چھوٹے چھوٹے۔ شیخ صاحب۔ نماز پڑھنے کھڑے رہتے تو ایک بھائی پیر اٹھا کر کنکریاں نکالتے (جو ننگے پیر دور دور پھرنے کی وجہ سے تلووں میں دھنس کر رہ جاتی تھیں) اور دوسرے بھائی بھی دوسرا پیر اٹھا کر نکالنے لگتے (یعنی شیخ جی معلق ہو جاتے) ------ شیخ صاحب کے مرید محمد حسین صاحب، محمد حسین کے آغا داؤد صاحب۔ ابو العلائی طریقہ تھا حضرت کا (یعنی شیخ جی حالی کا) اصل میں نقشبندی ہیں یہ ابو العلائی بھی ایک طریقہ نقشبندیہ ہے جس میں سماع جائز ہے ----- ایک صاحب بولے شیخ جی حالی

nned with CamScanner

قوالی سنتا، یہ، وہ ۔ تو ان کی مقعد کھجانے لگی ------- حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند سے پوچھے کہ سماع سے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟ تو بولے، " نہ ای کار می کنم نہ انکار می کنم (یعنی نہ میں یہ کام کرتا ہوں نہ اس سے انکار اور منع کرتا ہوں) " **استادی و مرشدی** " :۔ امام غزالی کا طریقہ ۔ انہوں پکڑلئے میرے کو، کھانا کھانے نہیں دیتے ۔ " (یعنی ان کی تعلیمات قوت غضبی اور نفس کے زور پر قابو پانے کے لئے کم کھانا سکھاتی ہیں) ارے حضرت! زیادہ کھانے نئیں دیتے میرے کو مت دیو، مگر دبلا مت کرو " ----- انہوں بھی مرشد ہیں میرے ۔ استاد بھی ہیں انہوں ۔ شروع انہی کی کتابیں پڑھا ۔ امام غزالی صاحب بے شک اچھے ہیں، مگر وہ موحد شیخ (یعنی شیخ محی الدین ابن عربی) وہ موحد، وہ آسماں کو ایسا دیکھتا رہتا ۔ (یعنی نظر ہمیشہ اللہ کی مرضی اور اس کی تجلیوں پر رہتی ہے) اب پروا نئیں کوئی کافر تو بھی بولو، مسلمان تو بھی بولو ------- شیخ محی الدین ابن عربی استاد ہیں، ذرا ان میں مرشدی کا پہلو بھی ہے ۔ حضرت غوث پاک خالص مرشد ہیں ۔ ہمارے حضرت خالص مرشد ہیں ۔ جامی صاحب انہوں بھی استاد ہیں ۔ بعض خالص مرشد ہیں، سید احمد بدوی، سید احمد کبیر رفاعی، حضرت غوث پاک ۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند، انہوں مرشد ہیں مگر ان میں استاد کا بھی پہلو ہے ۔ میرے اوپر توجہ دئے تو تھر تھر کانپنے لگا میں ۔ اب لٹ کوٹ کے بے حیا ہوگیا ہوں ۔ کوئی کچھ کرے تو کچھ نہیں ہوتا (دراصل اب بلندی کے ایسے مقام پر ہیں جہاں سے دوسرے سب مقام پست ہیں)

کون سی شئے ہے نہیں جو مجھ میں
اک طلسمات کا پتلا ہوں میں
(حسرت صدیقی)

فنا میں کیا دھرا ہے میں نہیں ہوں
میں پہلے ہی کہاں تھا ؟ میں نہیں ہوں

anned with CamScanner

" **مرزاغالب** ":۔ یہ غالب غالب بولتے ، اتنا کہاں چلتا ان (یعنی تصوف کے مسائل میں) ۔

یہ مسائل تصوف یہ ترا بیاں غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

------- کیا تصوف ہے!! ہر ایک آدمی اپنے معلومات کو ظاہر کرتا ۔اس کے معلومات کتنے؟ان کیا ظاہر کرے گا؟ "بہت صحیح بات بولے عبد اللہ العمادی ۔
" **چراغ علی** ":۔ یہ جنٹلمنوں میں (یعنی جدید تعلیم سے آشنا) دیکھا میں ،قادیانی ہے کیا نام اس کا؟چراغ علی تھا ۔ان سب سے پار بہت دور تک جاتا ------ اعظم یار جنگ خطاب تھا ----- چراغ علی خاں اور مہدی علی خاں دو بھائی ۔پیدا ہوا شیعوں کے خاندان میں ، مگر اس کو اور شیعوں کو کیا تعلق؟مہدی علی ، پکا مسلمان تھا مگر چراغ علی کی اڑان بڑی تھی ۔مگر مسخرا تھا ۔جیسا تجرید البخاری کئے ہیں ویسا قرآن شریف کو کئے ۔ یعنی خلاصہ ۔ایک چیز آگئی تو وہ رکھا ، اور اس کو دوبارہ نہیں ----- وہ چھاپا -------- (قرآن کا خلاصہ) ----- مگر لایق تھا
------- یہ تصویروں کے متعلق بحث لکھ کے بولا ۔مشائخوں کی تصویر نئیں ہونا دوسروں کی رہی تو جوتوں کے نیچے ڈال کے مسل ڈالو کچھ نئیں ۔ان کی تصویر پوجا کراتی ------- (تصویر کے بارے میں لوگوں کی رائے مختلف ہے) بعض لوگوں نے کہا عکسی تصویر ہونا (یعنی فوٹو) انسان کی کھینچی ہوئی نہیں (یعنی قلمی)
------- بعض نے کہا کہ اتنی (یعنی آدمی) تصویر رکھے تو کچھ نہیں ہوتا ۔آدمی آدھا زندہ نہیں رہتا ۔بعض نے کہا کہ اتنا سر نہیں ہونا ۔آس میں سبعہ صفات ہیں
------ سید احمد خان کے زمانے کا ہے وہ (یعنی چراغ علی) مگر ان سید کو ، کسی کو بھی کچھ نئیں سمجھتا ۔ان بولتا میں ہوں بس ۔ محبوب علی ، چراغ علی کے بیٹے نے

anned with CamScanner

حیدرآباد میں نشرگاہ قایم کی ------- چراغ علی بہت بڑا آدمی تھا ۔ یہ قادیانی پادیانی سب اسی کی کتابوں سے لئے ۔ بہت سے لوگ خراب ہوگئے اس کی کتابوں سے

"اقبال الدولہ اور محبوب علی خاں":۔ روس کا پاشاہ آیا تھا، زار روس ۔ اقبال الدولہ کو پیش کئے اس کے ساتھ شکار کو جانے، زار روس کسی کو مانتا نہیں ۔ نظام کے بہنوی آئے بولے تو آتا ۔ ایسا ضدی کہ میں زمین پر کھڑے ہوکر ماروں گا گولی شیر کو ۔ ان بندوق تان کر کھڑا تو اقبال الدولہ بھی کھڑے رہ گئے ۔ شہزادے کی گولی پڑتے ہر اقبال الدولہ کی گولی پڑتی، دوسو آدمی نشانہ لے ہوئے، سب کی گولیوں سے شیر چندیاں ہوگیا ۔ گر شہزادہ سے پہلے کوئی نئیں چلانا ۔ تڑ کے ساتھ تڑ اقبال الدولہ کی گولی ------- اقبال الدولہ کے کپڑے یوروپ میں دھلتے تھے ------- ہمارا پاشاہ محبوب علی خاں نشانہ کا پکا ۔ روپے کو چھلہ بنادیتا ۔ برابر روپے کے سنٹر میں مارتا گولی ۔ اقبال الدولہ بھی ویسا ہی مارتے تھے ۔ کیا مقدور ہے کہ ذرا فرق ہو ----- فلک نما انہی کا ہے ۔

-----(مورخہ ۲۲/اگست ۱۹۶۰ء روز شنبہ)-----

میں جو چاہوں تو کچھ نہیں ہوتا
تم جو چاہو تو کیا نہیں ہوتا
فقیر کج کلہ ہوں تخت طاؤسی ہے دل میرا
صفا خلعت مری، ملک معانی پر حکومت ہے
(حسرت صدیقی)

----- یہ Fit ہے (جذبہ وحال) جگہ نہیں ہماری (یعنی مقام) ----- سب خیالات صحیح ہے مگر ایک مقام ہے ایک حال ۔ اس وقت کیا حال ہے اس سے ہشیار رہنا ------

anned with CamScanner

ہم کو اپنی رہی نہ کچھ حاجت
کیا فقیری میں بادشاہی ہے !
لاکھ دینے کا ایک دینا ہے
دل بے مدعا دیا تونے
(داغ دہلوی)

کیا اچھا شعر ہے!

"مہدوی":۔ مہدوی عالموں کا ایک گروپ حضرت سے لڑنے آیا تھا اس میں مہدوی قدیر خاں بھی تھا جو نظامیہ میں حضرت کا شاگرد رہ چکا تھا۔ اس سے حضرت نے فرمایا۔) تم بخاری کو مانتے نا۔ یہ حدیث دیکھو:۔ سرکارؐ فرمائے کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ اس کی نسل سے امام مہدی پیدا ہوں گے۔ سید محمد جونپوری تو حسینی تھے، حسنی کہاں؟ جو متواتر کا خلاف کرتا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف کرتا۔ یہ چیز متواتر نہیں ہے (یعنی امام مہدی کی حدیث)۔

"حنفی حنبلی":۔ میں حنفی بھی ہوں اور حنبلی بھی ہوں۔ حنفی حنبلی ہوں میں ------ ماحول کو دیکھو (حنبلی تعلیم)

"حضرت ابو بکرؓ":۔ آج کل حضرت ابو بکرؓ بہت دکھ رہے ہیں، کیا بات ہے کی؟ ------ بہت اونچے نہیں۔ گورے ہیں۔

"جسمانی نظام":۔ آدمی اس وقت تک نہیں مرتا جب تک کہ تمام جسم کے اعضاء ایک دوسرے سے موافقت کریں۔

"رحیم پاشاہ حضرت":۔ آج کل رحیم صاحب بہت خدمت کر رہے ہیں

"ثناء اللہ خاں صاحب":۔ اب ثناء کو پلٹاہوں۔ جب تک اسے اپنی طبعیت کے مطابق نہ بنالوں نہیں چھوڑتا ------ نصراللہ سمجھتا، حجت نہیں کرتا ------ یہ حجت کرنے والا ہے۔ اسے توڑنا۔

anned with CamScanner

------(مورخہ ۲۳/ اگست ۱۹۶۰ روز سہ شنبہ)------

"**تصور شیخ**":۔ مریدی کی الف بے تصور شیخ ہے۔

"**تلوار کی لڑائی**":۔ تلوار کے چار ہاتھ صحابیوں کو سرکارؐ سکھائے بول کے ہے سند ہے۔ میرے پاس نہیں، دوسروں کے پاس ہے------ وہ لینا (فن تلوار کے جو قدیم استاد اور تعلیم ہیں ان میں سے کسی کے پاس ہے یہ سند اس فن کے کچھ خاندان ہیں) اور ایک بات یاد رکھنے کی ہے۔ تلوار لڑنے والے تین چار خاندان ہیں (یعنی اہم اسکول) ایک خاندان مچھلی بندر کا ہے، ایک خاندان اود گیر کا ہے، ایک عربوں کا ہے، ہر خاندان والا دوسروں کو ہیچ سمجھتا (مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ بلکہ ہر خاندان کی ایک خاص اہمیت اور خصوصی کمال ہے۔ حضرت قبلہ سب خاندانوں کی تعلیم سے واقف بلکہ ماہر ہیں) حجرہ میں اگر ہے (یعنی تنگ مقام پر) تو اود گیر والا مارتا (یعنی غالب رہتا ہے)۔ کھلے میدان میں اگر ہے تو مچھلی بندر والا مارتا۔ اور سب میں گھر گئے تو عرب مارتا------ مچھلی بندر والا اود گیر والے سے لڑا تو اود گیر والا مارتا۔

"**ٹیپو سلطان کا خزانہ**":۔ ٹیپو سلطان کے لاکھوں کروڑوں کے جواہر، مختار الملک کی دیوڑھی میں دفن ہیں۔ سدی عنبر کو معلوم تھا ان مرگیا (یعنی اس کا پتہ معلوم تھا) عثمان علی خاں یاں کھدایا، واں کھدایا، کہیں نئیں ملے۔

------(مورخہ ۲۴/ اگست ۱۹۶۰ روز چہار شنبہ)------

"**تشبیہ**":۔ ایک بات یاد رکھو۔ عبادت ہو نہیں سکتی جب تک کہ واحدیت کے درجہ میں نہ آئیں۔ سجدہ کیسے کرتے؟ اس واسطے "احدیت" نئیں، واحدیت کے مقام میں، تشبیہ کے مقام میں آئے تو عبادت ہو سکتی------ واحدیت میں دونوں تشبیہ میں (اللہ، بندہ) اس واسطے کہ ہمارے پاس بندہ کی حقیقت بھی خدا ہی ہے۔ (تشبیہ میں تعین تو [illegible] کو سجدہ کرتا۔)------ "**رایت ربی فی احسن صورۃ**" "فی ص [illegible] عایشۃ (حدیث شریف) (میں نے اپنے پروردگار کو سب سے

anned with CamScanner

اچھی صورت میں دیکھا۔عائشہ کی صورت میں دیکھا)

"مطلق مقید":۔ جہاں مطلق کی طرف توجہ کئے کی کہ تم نہیں رہتے ۔(کیونکہ ہم مقید یعنی تعین ہیں) مقید، مطلق کا محتاج رہتا ہے(یعنی اسی سے قائم اور باقی ہے) یہ صحیح ہے مگر مطلق کو دیکھتا نہیں ۔(کیونکہ دیکھنا تشبیہ میں ہی ممکن ہے تنزیہ میں نہیں) عبداللہ ابن عباسؓ بولتے سرکار دیکھے اللہ کو کیسا دیکھے؟ تشبیہ میں۔

"بڑی اہم بات":۔ یہ بات یاد رکھو! ہم اپنی طرف سے کسی صورت کو لائے تو ہمارا مصنوع، خدا(صنم، بت) ہو گیا۔ مگر خدا اپنی طرف سے نظر آئے تو وہ اس کی تجلی ہوگی(خواہ کسی تعین، کسی صورت میں ہو)------ آگ کی صورت میں دکھتا، بی بی عائشہ کی صورت میں دکھتا، حسن صورت میں دکھتا۔ میرا شیخ کیا قصور کیا کہ اس کی صورت میں نہ دکھے------ مگر اللہ کی طرف سے آنا۔ ہماری طرف سے لائی جائے تو ہمارا مصنوع ہوا۔

-----(مورخہ ۲۶/اگست ۱۹۲۰ء روز جمعہ)--------

"انسان اور فرشتہ":۔ یہ بات یاد رکھو! کلی تجلی انسان پر ہوتی ہے، غیر انسان پر نہیں ہوتی۔ اس واسطے انسان فرشتوں سے بہتر ہے۔

"عالم شہادت":۔ عالم شہادت کی تجلی اتنی قوی ہے کہ لاکھ سر پٹکو نہیں ہٹتی(ے نہ ٹلائے سے ٹلے گی ہے بلائے آسمانی)------(پوچھا گیا کہ کیا عالم شہادت کی تجلی ہی کو قوی تر سمجھنا چاہیئے؟---- تو فرمایا) سمجھنا چاہیئے------ سرکارؐ کو آج بھی دیکھتے ہیں۔ لیکن صحابہ کا دیکھنا عالم شہادت میں تھا، وہ قوی تر ہے------ کھانا پانی۔ یہ بھی اللہ کی تجلی ہے۔ ایک تجلی کو بولتے(یعنی اللہ میاں) یہ میری ہے اور اس کی طرف "موثریت" آتی "متاثریت" نہیں آتی۔ جس کو وہ بولتا ہے یہ میری تجلی ہے-------یہی بات سمجھنے کی ہیں باوا!------- اس کی تجلیات آپس میں لڑتی رہتی ہیں۔ ایک تجلی دوسری تجلی پر غلبہ پاتی۔ پانی کو گرم کر کے بھاپ

nned with CamScanner

بنا کے اڑاتے (یہاں آگ غلبہ پا گئی) شیر ہرن کو کھا جاتا ہے۔
"تصور شیخ" :۔ شیخ کا تصور نسبت الی اللہ کے ساتھ آتا ------ سمجھتے سمجھتے پانے لگتا ہے (یعنی جتنے صفات ہیں سب اللہ کے سمجھتا ہے)
"تجلی" :۔ جو نظر آرہا ہے مرید کو اس کو صحیح سمجھنا جب تک اوپر سے تردید نہ ہوجائے ------ ایک صاحب نے کہا، جو کچھ آیا ہے بس مانو ------ "والدین جامدوا فینا لنھدینھم سبلنا" وعدہ ہے اللہ کا، نہیں تو رستہ نہیں کھلتا۔ ہم غلطی کرتے جاتے انہوں سنبھالتے جاتے ------ ایک اور صاحب نے فرمایا کہ جو مرشد فنافی الرسول ہوگئے ہیں ان کی طرف سے جو آیا سو صحیح ہے ------ ایک اور پارٹی بولتی کہ اس کی شایان شان صورت میں نظر آیا تو بولیں گے (یعنی اس کی تجلی ہے) نئیں تو نئیں۔
"شیخ کی تجلی" :۔ "میرا مرشد عورت کی شکل میں آیا" بولنا بہتر ہے "اللہ عورت کی شکل میں آیا" بولنے سے۔ اس واسطے کہ شیخ عورت کی شکل میں آیا بولے تو زیادہ بریں نیست کہ لغو بات ہے۔ اور "اللہ عورت کی شکل میں آیا" بولے تو (بے ادبی ہے) ------ ایک صاحب میرے سامنے ایسا بولے "میرا مرشد بچھو کی شکل میں آیا، میں اس کو جوتالے کے مارا" ۔ میں بولا "تم گدھے ہو"، شیخ کی نسبت تمہارے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ بولتے وقت اگر اپنے میں بھی شیخ کی تجلی دیکھتے تو ایسا نئیں بولتے ------ "میں، ہوں" بول کے پھر شیخ کی تجلی کو جوتا مارتا؟ گدھا ہے۔ شیخ شیخ کو مارا کو بلا سے، ہم کو کیا؟ تم کیوں مارے؟ ------ میرا شیخ یہ بچھو میں نمایاں ہوا تو میرا شیخ اس کو جوتا مارا تو کچھ نہیں ہوتا۔ "میں" کیوں سمجھا کمبخت؟ قرآن شریف پر قرآن شریف رکھو تو بے ادبی نہیں ------ لطیف باتیں ہیں یہ ------ ان کو بولا تم گدھے ہیں ----- (سوال کیا گیا کہ "آم سامنے آیا اسے شیخ کی تجلی سمجھے اور خود کو نہیں سمجھے تو کیا کرنا"؟ تو فرمایا) کھانا، خوب کھانا شیخ کی تجلی کو ------ (پوچھا

nned with CamScanner

گیا کہ ایک عورت سامنے آئی اس کو شیخ کی تجلی سمجھے خود کو نہیں سمجھے "تو فرمایا) بڑا شیخ کہہ دیا کہ یہ مت کرو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر عورت کو ارادتاً دیکھنے سے منع فرمایا ہے بس ----- یعنی اوامرو نواہی میں گنجائش نہیں) ------ (سوال کہا گیا کہ "بیوی سامنے ہے شیخ کی تجلی سمجھے خود کو نہیں سمجھے۔ "تو فرمایا) تو کیا حکم؟ کیا حکم؟----- اللہ میاں کیا بولے؟ کیا حکم ہے اس وقت؟ (حقوق زوجیت ادا کرنے کا حکم ہے۔ یعنی جس طرح آم کو کھانے کا حکم ہے کھائیں گے خواہ اس میں شیخ کی تجلی ہی کیوں نہ ہو۔ صرف اس جگہ جہاں کسی میں شیخ کی تجلی سمجھنے اور خود میں نہ سمجھنے سے بے ادبی ہوتی تو وہاں خود میں بھی شیخ کی تجلی سمجھنا ضروری ہے ورنہ گناہ ہے)

"تصور اور تزکیہ نفس":۔ ایک وقت ایسا ہوا، ایک آدمی میرے پاس آیا۔ (اس نے اپنی پریشانی بتاتے ہوئے کہا) میں ایک رافضی کے گھر پر نوکر ہوں۔ اس میں سے ایک عورت جھانکتی رہتی۔ کس کے مرید؟----- مولوی سید عمر صاحب کا سید عمر صاحب سمجھ کر پیار کر (یعنی خیال میں اس صورت کو اپنے مرشد کی سمجھ کے پیار کرنے کا حکم دیا جس کے نتیجہ میں نفس کا تزکیہ ہو گیا) ایک دوسرے صاحب آئے۔ (انہیں بھی کچھ ایسا ہی مسئلہ پیش تھا) تم کس کے مرید؟۔ حبیب عیدروس کا مرید ہوں ----- میں بولا تم کیا کرو، "میں نہیں ہوں" "میں نہیں ہوں"۔ ہٹاؤ اپنا خیال ----- ایک صاحب آئے، آکے بولے حضرت! بمبئی میں ایک عورت رہتی اس کے پیچھے میرا پیشہ، جائداد سب جاتا ہے۔ میں ان کو بولا "لا الہ الا اللہ"۔ الا اللہ کی ضرب لگاؤ (اس عورت کے تصور کی طرف) ----- ایک اور صاحب آئے ایسا بولے حضرت ہمارے گھر میں ایک جوان سائنسی ہے۔ اس کو دیکھ کر طبیعت نیچے اوپر ہو جارہی ہے۔ میں بولا کچھ غلطی تو نہیں کئے؟ بولے نئیں۔ میں بولا "میں نئیں ہوں، میں نئیں ہوں" سمجھتے جاؤ ----- پھر وہ خیال تو چلا گیا، بولے آپ دکھ

anned with CamScanner

رہے ہیں۔

------ یہ باتیں جب گذرتی ہیں۔ہشیار رہنا، خالی باتیں نہیں ------

حبیب! یہ مجھے تو "فص محمدی" سمجھ میں آتی۔ نئیں تو نئیں آتی۔(فصوص الحکم کو ایک فص)

"زاہد و عالم":۔ زاہدوں کا مقصد خود ہے، اپنی غرض ہے۔اور عالموں کا مقصد دوسروں کی حاجت ہے۔(یعنی علم حاصل کر کے اس سے دوسروں کی رہنمائی کرنا)

------(مورخہ ۲۷/اگست ۱۹۶۰ء روز شنبہ)------

"ورزش":۔ عبدالحکیم (خلیفہ) کو ورزش کا شوق تھا، روز نہاتا تھا۔ کام کی بات بتاو بولا تو میں بولا پوچھو مت (یعنی نہانے کے بعد) ایسا کپڑا پہنو کہ پانی جذب ہو جائے ------ میں کیا کرتا تھا! خوب ورزش کر کے پسنہ میں شرابور نل کے نیچے جاکر کھڑا ہو جاتا۔

------(مورخہ ۳۰/اگست ۱۹۶۰ء روز شنبہ)------

"قوم و ملک کی کامیابی کا نسخہ":۔(عراق میں بغاوت اور انقلاب کا ذکر ہوا تو فرمایا) اول تم اپنی رعایا کو اپنا خیر و شر سمجھنے کے قابل تو بناوَ۔(کسی قوم کی کامیابی کا یہ اہم نسخہ ہے جو سیاسی مفادات کے ہجوم میں بھلا دیا جاتا ہے)

"اسباب":۔ ہم تقدیر والے۔ہم سمجھتے کہ اللہ میاں کچھ کرنا چاہے تو اس کے اسباب بناتے۔

"پوتوں کا ذکر":۔ علی پاشاہ کے تینوں بچے اچھے ہیں (بڑے بچے)۔موسیٰ پاشاہ کا ایک بچہ تو میدان میں آگیا۔اور ان اڑتا۔دوسرا چھوٹا ہے۔سندھ کالج آگیا------ عبدالکریم رحمت وہ بھی غیر معمولی ہے۔مبارک بھی غیر معمولی ہے۔اور یہ اخلاق و عادات اور صفات کے لحاظ سے منجھلا بھی غیر معمولی ہے (رزاق پاشاہ) حافظ بھی ہے۔ بی کام ہے۔

anned with CamScanner

-----(مورخہ ۳۱/اگست ۱۹۶۰ء روز شنبہ)------

"الہام ":۔ تم کو الہام ہوتا تو الہام کا انتظار کرو۔ اگر تم کو الہام نہیں ہوتا، اجتہاد کرو----- فقیروں کے واسطے الہام۔ انتظار کرو الہام کا۔۔ اپنی طرف سے بغیر الہام کے کام نہ کرو۔ الہام جواب استخارہ ہے------ ضمیر، کانشنس، عقل سلیم اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ مگر بہت کم لوگ اس کی طرف توجہ کرتے ہیں

----(مورخہ یکم ستمبر ۱۹۶۰ء روز پنجشنبہ)----

" حرام، مکروہ، مباح ":۔ ہم ایک کام کرتے ہیں۔ روکنے کے واسطے، یہ چیز ناجائز ہے بول کے بار ثبوت ان پر ہے۔ ایک چیز حرام ہے۔ یہ اس کو بولتے کہ کرنے والا گنہگار اور اس پر اصرار کرنا کفر۔ ایک مکروہ ہے۔ مکروہ تو صبح سے شام تک بکوا کرتے رہنا یہ کب جائز ہے؟ اور ایک چیز مباح ہے۔

" بدعت ":۔ 'کل بدعۃ " سے کیا مراد ہے؟ قرآن شریف کا چھپوانا؟۔ یہ بدعت ہے؟------ ایک بات یاد رکھو! ایک حکم کلی دیا گیا۔۔ ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی... الخ۔ درود پڑھنے کے واسطے حکم ہے۔ کب پڑھنا، کیسا پڑھنا؟ ہم کو اختیار ہے۔ اس عمل کے وقت جو ہم مناسب سمجھیں گے کریں گے۔

---- ہم کو ایصال ثواب کا حکم ہوا۔ یہ ایصال ثواب میں سورۂ فاتحہ کیوں پڑھتے؟ کل امر ذی بال لم یفتتح بسم اللہ ھو ابتر (حدیث۔ ہر قابل اہتمام کام جس کا اللہ کے نام سے افتتاح نہ ہو وہ خراب ہے۔" لم یبدء بفاتحۃ الکتاب " کے بھی الفاظ آتے ہیں یعنی جس کا آغاز سورۂ فاتحہ سے نہ ہو") اس واسطے الحمد پڑھتے۔ یہ بات یاد رکھو! عبادت کسے بولتے؟ عبادت وہ ہے جس سے اپنی بندگی اور خدا کی خدائی اور عظمت ظاہر ہو۔

" سماع ":۔ جمال الدین صاحب بولے کہ قوالی حرام ہے۔ میں بولا، دلیل قطعی لاؤ بولے کہ و من الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ۔

anned with CamScanner

(قرآن ـــــــ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں ہنسی دل لگی کی باتوں کے خریدار ہیں تاکہ اللہ کے راستے سے گمراہ کریں ــــــ) میں بولا "**لیضل عن سبیل اللہ**" (اللہ کے راستے سے کرنے کے لئے) کہاں ہے ؟ علت نہیں تو معلوم بھی نہیں ـــــــ "**مابین النکاح و السفاح الدف و الصوت** (نکاح و زنا کے درمیان دف و صوت کا فرق ہے دف = تال ـ صوت = سر)

ـــــ (مورخہ ۲/ ستمبر ۱۹۶۰ء روز جمعہ) ــــــ

"**شادی اور رسمیں**" :ـ ایک بات یاد رکھو! رسمیں کیوں کرتے ؟ اس لئے کہ یہ نکاح چار منٹ کا کام ہے، خوشی ختم ہو گئی ــــــ خوشی کو لمبا کرنے رسمیں کرتے ہیں ـ رسوم سے بے تکلفی پیدا ہوتی ہے ــــــ یہ رسموں کی وجہ سے بہت سے سنت کام چھوٹ جاتے ہیں ــــــ دولہا کو دلہن دکھانا سنت ہے ـ مگر اب رسم رہ گئی ہے جلوہ کی ـ میں بولتا ہوں بعد میں دکھاتے ہیں، پہلے دکھانا ـ عقد سے پہلے (بعض رسمیں اسلامی اخلاق کے مغایر اور بعض فضول بھی ہیں یہ سب ہندوستان میں رہ کر اختیار کی گئی ہیں ـ فرمایا) صاحبو! غیر مذہب والوں کے ساتھ ملنے کے بعد خصوصاً جلال الدین اکبر کے زمانے میں ہندو مسلمان میں بہت اختلاط ہو گیا تھا ـ ہندو عورتیں مسلمانوں کے گھر آئیں ـ اور باوجود مسلمان ہوجانے کے اپنی رسوم ساتھ لائیں ـ مسلمان لوگ نوع لطیف کو راضی رکھنے کے خیال سے ان رسوم کو موقوف نہ کر سکے ـ اور خالص اسلام اپنی سادگی پر نہ رہا ـ

"**بیوی کی اہم خوبی**" :ـ "ہزار خوبیوں کی ایک خوبی یہ ہے کہ عورت اطاعت کرے" ـــــ بڑے کو بڑا سمجھے ـ خاوند کو خاوند سمجھے ـ

ـــــ (مورخہ ۵/ ستمبر ۱۹۶۰ء روز دوشنبہ) ـــــ

"**خیال کا اثر**" :ـ اور ایک تماشہ دیکھو! احمد محی الدین صاحب کی بیوی میری مرید نہیں ـ ایک بڑی جگہ جانا چاہے تو انہوں کیا کرے! میرا خیال کرے ـ تو، ارے

anned with CamScanner

آؤ آؤ، کون ہے "؟ (یعنی بڑی عزت سے ملنے بلایا گیا) ----- صبح سے شام تک تمہارا خیال رہتا ہے بولے۔

----(مورخہ ۶/ ستمبر ۱۹۶۰ء روز سہ شنبہ)-----

"تورات میں تحریف":۔ تورات میں ہے، لوطؑ کی بیٹیاں اولاد نہ ہونے کی وجہ سے لوطؑ کو شراب پلاکر ان سے بچے جنے۔ ایسی بہت سی چیزیں ہیں ---- اس میں ہے شیطان عیسیٰؑ کو اٹھاکر لے گیا---- بھلا شیطان کو دیکھو، پیغمبر کو کیسا اٹھا لے جاتا؟ اگر اٹھالے گیا تو ان کی روحانی قوت کیا شیطان سے کم ہے؟----- جسم کو لڑائی میں شہید کر سکتے ہیں۔ مگر ان کی روح پر غالب نہیں ہو سکتا کوئی۔

"کشف عروجی":۔ میں ایک وقت دیکھا ایک طلائی تخت ہے۔ اس پر ایک تجلی ہے خدا کی جیسی ہی حاکمانہ---- مجھے زمین سے اٹھاکر اپنے پاس تخت پر بٹھالی۔ میں عثمان میاں اور فقیر پاشاہ کو زمین سے اٹھاکر اپنے پاس بٹھالیا۔ دوسرے اور لوگوں کو لاکھ کوشش کیا کہ اٹھاکر بٹھالوں مگر وہ گر گئے----- یا تو وہ تجلی الہیٰ دکھ رہی تھی یا تھوڑی ہی دیر بعد معلوم ہوا کہ میں تو غیب ہو گیا اور وہ تجلی میرے میں ہے ----- مگر چونکہ اس کے سمجھنے میں میری رائے کو دخل ہے اس لئے اس پر اتنا یقین نہیں جتنا قرآن پر----- میں یہ سمجھا۔ اس کے علاوہ اور کچھ سمجھائے تو سمجھنے کو تیار ہوں----- میں جو دیکھا وہ حق۔ اگر میں یہ دیکھا، دوسرا کچھ دیکھا، تیسرا کچھ دیکھا تو میں جو دیکھا اس پر یقین ہے۔ مگر دوسرا جو دیکھا اس پر اتنا یقین نہیں۔

----(مورخہ ۱۳/ ستمبر ۱۹۶۰ء روز سہ شنبہ)-----

"اسلام کی امن پسندی":۔ ایک بات یاد رکھو! اسلام بدامنی کو جائز نہیں رکھتا۔ تمام احکام پر غور کر کے دیکھے تو نکلتا، بدامنی نہیں ہونا بادشاہ کبھی ظالم بھی ہوتے تھے۔ مگر امن کی حفاظت کرے تو ریاست تو رہتی۔ امن کی حفاظت نئیں کرے تو سب تتر بتر ہو جاتے۔ ناحق شناس (یعنی غیر انصاف پسند) بھی جب تک امن

anned with CamScanner

قائم رکھیں گے تو ریاست قائم رہے گی۔ لوگ اس کو سمجھتے نہیں ہے۔ امن بہت بڑی چیز ہے۔

" درایت کے خلاف ":۔ یہ رافضیوں کی روایت ہے، میں نہیں مانتا، درایت کے خلاف ہے (کہ حضرت عمر حضرت ابو بکر سے فرمائے کہ زکوۃ کے وصولی میں نرمی سے کام لو۔ اور یہ کہ ابو بکرؓ نے جواب میں فرمایا کہ عمر! تم جاہلیت میں بہادر تھے اب بزدل کیوں ہوگئے ہو وغیرہ۔ اس روایت میں حضرت عمر کی بڑی کاسٹگی ہے) ---- ایک اور بات یاد رکھو؟ کہ بخاری سے اتنے متاثر ہوگئے ہیں کہ پیغمبروں پر کوئی بات نکلے تو نکلے (جیسے وہ روایت جس میں ابراہیمؑ نے کہا کہ انہوں نے تین جھوٹ بولے ہیں) ابو بکر عمر پر کوئی بات نکلے تو نکلے۔

" خواجہ محبوب اللہ کے خلفاء ":۔ تین بھائیاں، ایک میں، ایک صاحبزادے، شرف الدین کو غلام محی الدین کو (یعنی ان سات لوگوں کو خلافت سے سرفراز فرمائے تھے۔ تین بھائی یہ ہیں (۱) اولیا. باغ کے سید احمد علی شاہ صاحب جو حضرت شائق مرحوم کے والد ہیں (۲) سید شاہ محمود صاحب المعروف بہ مکی میاں (۳) قادری چمن کے سید شاہ محمد عمر صاحب جو پاشاہ حسینی صاحب مرحوم کے والد ہیں ایک بڑے صاحبزادے عثمان میاں صاحب ہیں جو جدہ میں انتقال فرمائے اور وہیں مدفون ہیں۔ دیگر دو مریدین دو بھائی غلام محی الدین صاحب اور شرف الدین صاحب بھی خلافت سے سرفراز ہوئے) عبد المقدر صاحب سید عمر صاحب کے خلیفہ۔ فقیر پاشاہ غلام محی الدین صاحب کے خلیفہ اور یحییٰ پاشاہ صاحب عثمان میاں صاحب کے خلیفہ۔ کل پانچ سو مرید۔

" اجماع غلط بات پر ممکن نہیں ":۔ واضح ہو کہ جب امت محمدیہ کی شان سے "تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر" لہذا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ تمام امت گمراہ ہوجائے اور کسی غلط فیصلے پر قائم ہوجائے۔ لہذا تمام امت محمدی

anned with CamScanner

گمراہی پر اتفاق نہیں کر سکتی۔ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی جانباز حق بولتا ہے۔چاہے اس کی جان خطرہ میں پڑے یا چلی جائے۔

-----(مورخہ ۱۴/ستمبر ۱۹۶۰ روزچہار شنبہ)-----

"خیال کی قوت":۔ یہ شخصی خیال قوی ہوجائے تو یہ عالم جو ایک خیال ہے، اس کے تابع ہوجاتا(یعنی شخصی خیال کے)

"زیادہ کامیابی کے مقابل ناکامی کا غم نہیں":۔ ایک بات یاد رکھو! ہم پانچ جگہ فیل ہوتے ہیں، دس جگہ کامیاب، تو آدمی وہ فیل کو نہیں دیکھتا کامیابیوں پر کودتا ہے۔

"خلف وعدہ اور خلف وعید":۔ خلف وعدہ اور خلف وعید دونوں میں بہت فرق ہے خلف وعید جائزاور خلف وعدہ ناجائز ہے------- دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا ہے، یہ بھی وعدہ ہے وہ بھی وعدہ۔مگر نہیں، وعید میں "تم ایسا کام کرے تو سزا کے مستحق ہوئے" ہے۔کروں گا سو کروں گا بول کر نہیں ہے(یعنی سزا ضرور دوں گا معاف نہ کروں گا،ایسا نہیں)

-----(مورخہ ۱۶/ستمبر ۱۹۶۰ روزجمعہ)-----

"ماں اور باپ کا حق":۔(باپ کو غلامی کی حالت میں پاکر بیٹا اسے خریدا) خریدتے ہی باپ آزاد(بیٹے کے آزاد کرنے نہ کرنے پر منحصر نہیں۔اسی طرح) باپ بیٹے کو بھی خریدا تو ان بھی آزاد(یعنی بیٹا بھی)------- اسلام ماں کا احترام سکھاتا ہے۔لونڈی سے بچہ ہوتے ہی ان آزاد(یعنی باندی)

"بارش و طوفان روکنے کی دعا":۔اگر طوفان آیا تو کوئی آیت روکنے کی ہے؟۔میں بولا وقت آئے گا تو بولوں گا۔ان کیا سکھاتا ہے تئیں معلوم------(پھر فرمایا) **اللھم حوالینا لا علینا۔ علی الاکام والاجام و منابت الشجر** (حدیث میں یہ دعا آئی ہے کہ ایک ہفتہ سے سخت بارش پر جمعہ کے خطبے میں حضورؐ

nned with CamScanner

سے کسی نے فریاد کی تو حضورؐ نے یہ دعا پڑھی اور مدینہ کی بستی سے ابر کھل گیا بارش رک گئی۔)

"**منطق**":۔ چار نسبتیں ہیں (۱) تباین (ایک نسبت کا نام ہے دو چیزوں یا دو باتوں کے درمیان) یہ اس سے نہیں ملتی وہ اس سے نہیں۔ اور یہ دونوں متبائن ہیں (آپس میں)۔ ان میں تباین ہے۔ (۲) تساوی۔ ایک (حکم) دونوں پر منطبق ہوتا۔ اس کے افراد اس کے افراد پر منطبق ہو سکتے ہیں۔ صادق آسکتے ہیں۔ اور یہ دونوں متاوی ہیں اور ان میں "تساوی" کی نسبت ہے۔ جیسے انسان اور "ہنسنے والا" دونوں میں تساوی کی نسبت ہے۔ انسان اور گھوڑا اس میں تباین ہے۔ (۳) عام خاص مطلق۔ "انسان" اور "زندہ" (یعنی حیوان) اس میں عام خاص کی نسبت ہے بڑی کلی کو عام چھوٹی کو خاص۔ (۴) **عموم خصوص من وجیه**۔ ایک جگہ دونوں ملتے ہیں۔ دو جگہ جدا جدا ہوتے ہیں۔

"**زکوۃ کے مدات**":۔ قرآن شریف میں ہے زکوۃ کے سلسلہ میں کس کس کو دینا اب اس پر غور کرنے کا ہے۔ **مؤلفتہ القلوب** اب نہیں بول کے کتابوں میں لکھے۔ لکھ دئے "**مؤلفتہ القلوب**" نہیں ہے۔------- تم بولے تو کیا ہوتا؟ ------ اس زمانے کے حالات کے لحاظ سے ہم بولیں گے۔ باندی غلام کا آزاد کرنا یہ تو نہیں رہا۔ "سید اگر مسکین ہے اگر فقیر ہے اس کو دینا یا نہیں؟ اس کو بھوکے مرنے تو نہیں دینا۔ میں لکھا کہ قرآن کی آیت کو خبر احاد سے نہیں توڑ سکتے۔ ایک تاویل حدیث کی یہ ہے کہ "سید" مانگنا نہیں، دئے تو لے لینا۔ حرام کی تعریف میں نہیں آسکتا کیونکہ خبر متواتر نہیں ہے۔ حرام کیسا ثابت ہوتا؟ متواتر سے۔ خبر احاد سے صرف کراہت ثابت ہوتی ہے۔ "سید" اطلاقی طور سے صبر کرنا۔ دئے تو لے لینا۔ ------ ایک اور مسئلہ ہے۔ "**والعاملین علیها**" کام کرنے والے، ان کو زکوۃ دے سکتے ہیں۔ بچے جاہل ہوجاتے ہیں، مدرسوں کو دو------ "دینا" یہ کہ

anned with CamScanner

تملیک ہونا، مالک بنا دینا۔ مسجد کو دئے تو مسجد مالک کیسا بنے گی؟ اس واسطے مولویاں بولتے مسجد بنانے، مدرسہ بنانے نہیں دے سکتے، ہم یہ بولتے کہ اپنے وکیل کو دے دو، وہ مسجد کو دے سکتا ہے مدرسہ کو دے سکتا ہے------- اگر کوئی شخص مدرسہ کے واسطے قرض لیا تو اب اس کو ادا کر سکتے ہیں------ میرا کہنا یہ ہے کہ فقیر اور محتاج ایک شخص بھی ہو سکتا ہے یا ایک ادارہ بھی------ فقیر کے معنی ایک دن کا کھانا دو دن کا کھانا نہ ہو، ایسا نہیں، محتاج کے ہیں۔ طالب علم کتابوں کا محتاج ہے مسلماں مسجد کے محتاج ہیں------ مسکین کے معنی بہت محتاج۔ (للفقراء) فقراء کالفظ جمع کا ہے یہ جماعت پر بھی صادق آتا ہے------ بحیثیت ادیب کے فقیر کے معنی، مسکین کے معنی سمجھ رہا ہوں میں۔ کوئی دوسرا فقیر اور مسکین کے معنی (کچھ اور نکالے) تو ماننے کی ضرورت نہیں------ امام اعظم صاحب کے پاس قرآن کی آیت کو خبر احاد نہیں توڑ سکتی------ میں بولتا ہوں امام اعظم صاحب کب بولے کے جس کے پاس ایک دن کھانا ہو۔ امام شافعی کب بولے امام مالک کب بولے؟------ اگر کسی شخص کی آمدنی سے زیادہ اس کے پاس کھانے والے ہیں تو ان بھی فقیر ہے۔

----(مورخہ ۱۸/ نومبر ۱۹۶۰ء روز سہ شنبہ)-----

"ترسٹھ کی عمر":۔(حضرت نے ایک شعر پڑھا) ؎

جو ہو رہا ہے اپنی طلب کے خلاف ہے
اب سے خلاف ہی کی تمنا کریں گے ہم

(پھر فرمایا) ایک نیم مجذوب صاحب تھے۔ میری ترسٹھ برس کی عمر تھی تو نور اللہ صاحب۔ ان سے جا کر بولے کے انہوں بیمار ہیں (حضرت اس وقت سخت بیمار تھے) تو بولے اب بچ گئے تو سو برس۔

anned with CamScanner

"**رسول اللہ کے قائم مقام**":۔ (یہ عرض کیا گیا کہ حضرت رسول اللہ کے قایم مقام ہیں" فرمایا) رسول اللہ کے قایم مقام ہمارے دادا تھے (یعنی صدیق اکبر) ------ میں خواجہ میاں کا غلام ہو گیا تو بس ہے۔

"**خواجہ میاں سے نسبت**":۔ ہمارے زمانے میں مہمانوں کو ٹین کے پاندان دیتے تھے۔ایک شادی کے واسطے بنانے کو گیا تو وہ ٹین گر بولا۔آپ کو خواجہ میاں سے کیا علاقہ، کیا ربط ہے؟ میں بولا میں ان کا بھانجا ہوں۔تو بولے "ہیں مگر اس سے بھی کچھ زیادہ ہیں"۔انہوں مجھے اپنی خلافت دئے"------ "ہاں یہ بات صحیح ہے۔ -------بہت سے لوگ بولتے۔یحییٰ پاشاہ کی ایک مریدنی ایسا بولی (یحییٰ پاشاہ سے) حضرت کی آنکھوں سے۔ (یعنی حضرت خواجہ میاں کی آنکھوں سے) صدیقی صاحب کی آنکھیں زیادہ ملتی ہیں (صدیقی صاحب یعنی حضرت قبلہ بحرالعلوم) یحییٰ پاشاہ بولے انہوں اپنا اماں پر گئے ہیں، میں اپنی اماں پر (حضرت قبلہ کی والدہ حضرت خواجہ میاں کی حقیقی بہن ہیں)--------

آنکھیں ملتی ہیں بولے تو اس کے معنی یہ ہیں آنکھوں سے ارادہ وغیرہ سب باتیں معلوم ہوتی ہیں۔آنکھیں ان کی ہیں بولے تو ہمیشہ وہ کیا دھن ہے؟ کیا کام کرتے؟ سب آگیا۔

"**اپنے مریدوں کا ذکر**":۔ ثنا کو کوئی نئیں جاننے والا بولے گا کہ ان سے تم کو کیا نسبت ہے؟ (یعنی ثناء اللہ خان صاحب کو دیکھ کہ حضرت قبلہ کو دیکھا ہوا آدمی پوچھے گا کہ تم کو حضرت سے کیا نسبت ہے۔مطلب یہ کہ نسبت کا اثر صورت میں بھی تبدیلی لاتا ہے)-----یہاں سید، شیخ، مغل، پٹھان نہیں ہے۔یہاں محبت ہے ---سید، شیخ کل کی بات ہے۔آج میں "قادری قدیری" ہوں-----یہ پارٹی میں جتنے ہیں سب کو بولتے، ایک دو کی بات نہیں------ (یعنی یہ کہ تم اب وہ نہیں رہے، بدل گئے اور حضرت کی صورت سے مل گئے)-----اور ایک بات ہے۔سب کی صورت عرب کی معلوم ہوتی------ محمد پاشاہ میاں سے (مولانا

nned with CamScanner

پاشاہ حسینی صاحب فرزند سید عمر صاحب ۔قادری چمن ۔جو حضرت کے ماموں زاد بھائی اور شاگرد بھی تھے) بولا، میرے مریدوں میں کیا بات ہے ؟بولے میں پہچان لیتا ہوں آپ کے مریدوں کو ۔پوچھا کہ وہ کیسے ؟تو بولے ان میں ایک ہلکا سا چکر رہتا ۔ دوسری بات یہ کہ وہ کسی کو نہیں مانتے۔

-----(مورخہ ۲۴/ نومبر ۱۹۶۰ء روز پنجشنبہ)-----

"قادیانی":۔ایک بات یاد رکھو! موسیٰ کو مانے تو ابراہیمی نہیں رہے ۔عیسیٰ کو مانے تو موسوی نہیں رہے ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانے تو عیسائی نہیں رہے ۔ایسا ہی یہ قادیانی (غلام احمد قادیانی) کو مانے تو (محمدی) یعنی مسلمان نہیں رہے۔

"مہدویوں کو جواب":۔(۱) یہ خبر متواتر نہیں اس لئے مذہب بننے کے قابل نہیں (یعنی امام مہدی آنے کی جو حدیث ہے وہ خبر احاد ہے متواتر نہیں ۔اس لئے ایسی نہیں اس کو ماننا مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہو) ۔(۲) ۔حدیث میں ہے امام مہدی حسنی ہونگے اور سید محمد جونپوری حسینی تھے ۔(۳) ۔جو آثار و علامات سے قرب قیامت کے بتلائے گئے ہیں وہ نہیں ظاہر ہوئے ۔(۴) ۔اور ایک بات یہ کہ سید محمد جونپوری کی مزار فرح کے مقام پر افغانستان میں ہے اور بڑا گنبد ہے تو کوئی غیر معروف نہ تھے ۔مگر وہاں ان کو مہدی بول کے کوئی نہیں جانتا اس معلوم ہوا وہ خود اپنے کو مہدی نہیں بولے ۔اس لئے ہماری لڑائی ان لوگوں سے ہے، ان حضرت سے نہیں-----------یہودی کچھ خباثت کرلئے تو موسیٰ پر کیا اثر پڑتا اس سے ؟۔

"بلاغت و بہادری" صحابہ میں دو بڑے فصیح و بلیغ ۔حضرت علیؓ، حضرت بی بی عائشہؓ----- لوگ حضرت علیؓ سے نہ تقریر کرنے میں مقابلہ کر سکتے نہ تلوار مارنے میں

-----(مورخہ ۲۶/ نومبر ۱۹۰۶ء روز شنبہ)------

anned with CamScanner

« **خلفائے راشدین کی سیاست** » حضرت ابو بکر صدیق کی تقریر سلیس مگر سیاست اس میں چھپی ہوئی ۔ عمر فاروق کی تقریر میں سیاست کھلی ہوئی تھی ------ حضرت ابو بکر کا زمانہ تھوڑا تھا اس لئے ان کا پورا کمال نظر نہیں آسکا ۔ ان کا کمال یہ تھا کہ حضرت عمر جیسے خلیفہ کا انتخاب کئے ۔ شیخین (حضرت ابو بکر و عمر) کے زمانے کے لوگ نبوت کے تربیت یافتہ تھے ، اس لئے جھگڑا فساد نہیں ہوا ۔ دوسرے یہ کہ یہ دونوں نہ بنی ہاشم کے تھے نہ بنی امیہ کے ------ اس کے برخلاف عثمانؓ بنی امیہ کے اور علیؓ بنی ہاشم کے تھے ۔ جو خرابی ہوتی وہ خلیفہ کے سر لگائی جاتی ------- حضرت علی بنی امیہ کے اوپر اعتماد نہیں کرتے اور حضرت عثمان اپنے خاندان کے سوائے دوسروں پر اعتماد نہیں کر سکتے تھے ۔ برخلاف ابو بکر و عمر کے کہ جو اچھا کام کیا اسے دیتے تھے ----- ایک اور بات یہ ہے ، حضرت عثمان بھی اچھے آدمی اور حضرت علی بھی اچھے آدمی تھے ------ حضرت عمر خلیفہ ہوتے ہی خالد ابن ولید کو معزول کر دئے ۔ لیکن ابو عبیدہ کو مامور کئے جو عشرہ مبشرہ کے تھے اور ان کا احترام کرتے تھے خالد ------ حضرت علی ، معاویہ کو ہٹا دئے لیکن ان کی جگہ ایسا کوئی متفق علیہ آدمی نہ ملا حضرت علی کو ، جیسا ابو عبیدہ ------- اور ایک بات ہے ، مرکز کون سا شہر ہے ؟ حضرت علی فرمائے " مدینہ " ہے ۔ معاویہ بولتے شام ہے ، مدینہ میں چند فقرا ۔ ، اللہ اللہ کرنے والے مولویاں رہ گئے ہیں ، سیاسی اور مقابلہ کرنے والے لوگ شام میں ہیں ------ ایک اور بات یہ کہ حضرت علی ہر جزئی کلی سب چیزیں اچھی ہوں بولتے تھے ۔ اور معاویہ کیا بولتے تھے ، مرکز کو سنبھالو ، یہ جزئیات کیا ؟ تو ان کو موقع ملا جس کو چاہے مروا ڈالیں اور عذر کیا کرتے کہ مرکز کو مضبوط کرو ۔ مرکز کو چلانے کے واسطے عام لوگوں کو نہیں بلکہ سرداروں کو روپیہ دیتے تھے ۔ وہ سمجھتے تھے یہ سردار لوگ راضی رہے تو سب راضی رہتے ------ حضرت علی کیا کرتے پیسہ آتے ہی سب تقسیم کر کے جھاڑ دے دیتے ۔ انہوں بولتے سرکار کیسا

nned with CamScanner

چلائے ؟ سرکار کے وقت میں بیت المال کہاں رکھے تھے ؟ ابو بکر کہاں رکھے تھے ؟ میں تقلید کر رہا ہوں ابو بکر کی، سرکارؐ کی ------ عمرؓ کے انتظام میں یہ تھا کہ کسی کو ایک جگہ رہنے نہیں دیتے تھے ۔ معاویہ ، عمر کے فولادی پنجہ میں دب کر رہے ----- بارہ برس ملے ان کو (حضرت عثمان کے زمانے میں) یہ بارہ برس میں ستیاناس کر دئے ---- سیاست والوں کے پاس ایسا ہی ہوتا ------- مذہبی لوگ جو ہیں وہ مانتے نہیں ۔ ہر فعل ، جزئی و کلی ، اچھا ہونا ------ ان کی ، علی کی تلوار چلی تو کوئی چیز اس کو روک نہیں سکتی ۔ سر پڑی تو نیچے نکل گئی ادھر سے چلی تو ادھر نکل گئی ۔ (سیاست کے مقابل سیاست اختیار نہیں کئے بلکہ حق پسند رہے حضرت علی) ----- حضرت عثمان مرکز کو بہت اہمیت دیتے تھے ۔ حضرت عمر کے آخری زمانے میں گورنر بنے معاویہ ۔ عمر کے جاتے ہی عثمان آئے ۔ اب کہاں ہٹتے انہوں (یعنی معاویہ) ----- عمرو بن العاص گر گئے برہنہ ہوگئے تو حضرت علی ہٹ گئے (جنگ صفین میں مقابلہ کے دوران) ورنہ ان کی تلوار رکتی نہیں ------ مذہب کو سیاست میں بدل دیا (معاویہ نے) ------

حیدریم قلندرم مستم
بندہ مرتضیٰ علی ہستم

------ مگر معاویہ کو برا نہیں بولتا

-----(۲۹/ نومبر ۱۹۶۰ روز سہ شنبہ)------

« **ٹھنڈا انقلاب** » :۔ اب ہو گیا ۔ اب ہو جاتا ۔ ٹھنڈا انقلاب آرہا ہے ۔ ٹھنڈا انقلاب آرہا ہے

« **قوت تمیز** » :۔ میرے پاس کوئی قابل تعریف بات نہیں ۔ ایک بات ہے ، تمیز ہے قوت تمیز ہے ، حق و باطل میں تمیز کر سکتا ہوں ۔

anned with CamScanner

"شاگردوں کو نصیحتیں":- خاموش وہ بیٹھتا جو خالی ہوکے بیٹھا ہو۔ جس کے دل میں سو خطرے ہوں خاموش نہیں بیٹھتا ---- عبدالمقتدر صاحب پوچھتے تھے، میں نہیں پوچھتا تھا۔ تم عبدالمقتدر صاحب سے بڑھ کے ہیں؟ انہوں پوچھتے تھے جو بات کھٹکی۔ جس کے دل میں کھٹک ہوتی ان پوچھنا (ضروری نہیں کہ بالمشافہ ہو بلکہ تصور میں پوچھنا) تصور کرو، بات چیت کرنے کی کوشش کرو۔ کیا کیا بیتتی ہے سو میرے سے بولو میں تنقید کرونگا ------ جب تک پانی ہلتا رہا صورت نہیں دکھتی۔ پارہ جب تک ہلتا رہتا پارہ ہے۔ ساکن ہوگیا تو چاندی ------ مگر اللہ کے فضل سے امید ہے یہ سب لوگ اچھے ہی ہوں گے ------ (مختلف اسماء اور وظائف وغیرہ کی زکوۃ دینے کے بارے میں فرمایا) زکوۃ اس وقت کام آتی ہے، میرے کو دیکھ کر نام لو۔ تم ابھی تک میرا نام لینے کے قابل نہیں ہوئے۔ میرا نام لینے کے قابل ہوتے تو جواب دیتا ---- مشرق میں رہو، مغرب میں، میرے کو پکارے تو میں جواب دیتا ------ جیب! جیب!! جیب!!! (تخت کے نیچے سامنے بیٹھے جیب بھائی کی طرف سے منھ پھیر کے انہیں پکار کے فرمایا) کہاں سے جواب ملے گا؟- ارے کم بختو! میرا نام تو لیو! میرے کو پکارو! ------ نہیں، شرک ہے (اینٹھنے کے انداز سے فرمایا) ------ (مطلب یہ کہ زعم باطل سے مرشد کو نہ پکاریں۔ توجہ اور تصور نہ کریں اور پھر بھی روحانی کمالات حاصل کرلینا چاہیں تو یہ کیسے ممکن ہے؟ خود تو کوشش نہ کریں اور توقع میں رہیں کہ شیخ توجہ کرکے دلادے گا) ------ ایک صاحب ایک بزرگ سے بولے حضرت! مجھے اولاد ہونا، دعا کیجئے۔ انہوں بولے میں تو دعا کروں گا مگر تم کمر بھی تو ہلاؤ۔

------ (۳۰/ نومبر ۱۹۶۰ء روز چہار شنبہ) ------

"معنیٰ کی تحقیق":- "فلیس منی" کیا معنی؟ کیا مسلمان نہیں ------ میرے طریقہ پر نہیں۔ کھانا پینا، چلنا پھرنا یہ سب طریقہ ہے

------ "**لیس من اھلک**" اہل کے معنی یہاں یہ تو نہیں کہ " تمہارا بیٹا نہیں ہے " " اہل " کے معنی تابع بھی ہیں - اہل کے معنی جو تمہاری چال پر ہیں - ایک لفظ کے کئی معنی ہیں تو حصر نہیں کرنا -

"**لڑنے والے دونوں فریق مسلمان**" :- کیا حضرت علی عورتوں کو باندی بچوں کو غلام بنالئے تھے ؟ (جنگ جمل اور جنگ صفین میں ؟ نہیں) بلکہ **اخواننا قد بغو علینا** کہا (یعنی ہمارے بھائی ہیں ہم پر حملہ آور ہوئے ہیں اور مسلمان سمجھنا - اس لئے ہم بھی نہیں کہہ سکتے)

----- (یکم دسمبر ۱۹۶۰ء روز پنجشنبہ) -----

"**لطیف مزاح**" :- رحیم صاحب تقریر کرتے شاید ----- نئیں ! کتاب ہاتھ میں ہے - میں بولا تقریر کرتے شاید (رحیم پاشاہ حضرت اپنی مکمل سادگی میں شاید بھول گئے تھے کہ آج حضرت الدین پڑھانے والے نہیں تھے بلکہ تاریخ اسلام اور خلفاء راشدین پر لکچر دینے والے تھے - چنانچہ اسی سادگی میں وہ ہاتھ میں کھلی کتاب تھامے بیٹھے تھے)

"**خلفاء راشدین کی حکمرانی**" :- میں اس وقت یہ ارادہ کیا ہوں کہ شیخین کے زمانے میں کیوں امن تھا اور عثمانؓ و علیؓ کے زمانے میں کیوں بدامنی، خانہ جنگی ہوئی اور کس طرح یہ سیاسی مسئلہ مذہبی مسئلہ بن گیا -

کسی کے متعلق رائے قائم کرنے سے پہلے اس کے پورے حالات سے واقف ہو کر رائے قائم کریں تو بہتر ہے - ایک بات یاد رکھنے کی ہے - وہ یہ کہ معمر آدمی کا اثر زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت کم عمر والے کے - ایک اور بات یہ ہے کہ شخصی عظمت بھی ایک چیز ہے - وہ ہر ایک کو نہیں ملتی - ایک ایک آدمی رہتا - ظاہر ہے کہ شیر کو دیکھیں تو رعب ہوتا بیل کو دیکھے تو کہاں ہوتا ؟ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں کہ بہادر خاں سے لوگ متاثر ہوگئے - یہ تعظیم شخصی ہے - اس کے بھی بہ ظاہر اسباب

anned with CamScanner

ہوتے ہیں ۔ مثلاً اعلیٰ درجہ کا مقرر ہو ۔ صورت شکل کا اچھا ہو ۔ خوبصورت ہو ۔ پیغمبر سارے خوبصورت ہوتے تھے اللہ ان کو اس واسطے بھیجتا تھا کہ سب متاثر ہوں ۔

حضرت ابو بکر صدیق جو ہیں دوسرے صحابہ سے زیادہ عمر والے تھے ۔ دوسری بات یہ تھی کہ وہ ملک ملک پھرے ہوئے تھے ۔ چنانچہ کافروں نے حکم دے دیا کہ محمد جہاں ہیں ان کو مار ڈالو ۔ حضرت ابو بکر صدیق سرکارؐ کے ساتھ ہجرت کر رہے تھے ایک شخص آیا بولا یہ تو ابو بکر ہیں یہ دوسرا شخص کون ہے بولو (سرکار کو نہیں پہچانا) سرکار ملک ملک نہیں پھرے ہوئے تھے ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جو شخص معلوم و مشہور ہو اس کا اثر ہوتا ۔ ایک اور بات یہ تھی کہ ابو بکر نہ بنوامیہ میں کے نہ بنی ہاشم میں کے اس واسطے انہوں جو حکم دیتے اس کا نہ بنی امیہ پر اثر آتا نہ بنی ہاشم پر ۔ حضرت عثمان و علی کے زمانے میں کوئی شخص غلطی کرے تو اس کی ذمہ داری ان حضرات کے سر آتی حضرت ابو بکر صدیق کی شخصیت ایسی تھی کہ سرکارؐ کے دربار میں ابو بکر صدیق و عمر فاروق جب تک نہ آئیں ان کی جگہ خالی رہتی تھی ۔ ان کی جگہ کوئی نہیں بیٹھتا تھا ۔ اس سے ان کی شخصیت کا پتہ چلتا ہے یہ بھی بات یاد رکھو کہ جب لڑائی ہوتی ہے اس وقت خانہ جنگی نہیں رہتی ۔ سب لوگ باہر کے دشمن سے لڑنے متحد ہو جاتے ہیں ۔ جب آرام سے کھانے ملتا اور امن چین سے بیٹھتے ہیں اس وقت خانہ جنگی شروع ہو جاتی ہے ابو بکر صدیق مرتدوں لڑے ، زکوۃ نہیں دینے والوں سے لڑے ۔ شام سے لڑائی کے واسطے فوج روانہ کئے ۔ تو سب کے سب متوجہ تھے لڑنے کی طرف تو سب ایک ہو گئے تھے ۔ حضرت عمر کے زمانے میں بھی خانہ جنگی نہیں ہوئیں ۔ وجہ اس کی یہ کہ ان کے زمانے میں بھی لڑائیوں کی طرف زیادہ توجہ تھی ۔ باہر کے دشمن سے لڑائی کے وقت خانہ جنگی نہیں ہوتی ۔ ابو بکر صدیق کا ماحول رسول اللہ کا ماحول تھا ۔ اس واسطے کہ ڈھائی برس تک ہی تو ان کی خلافت رہی ۔ جو ماحول سرکار کا تھا عثمانؓ و علیؓ کا کہاں تھا ؟ ابو بکرؓ کا زمانہ ایسا تھا کہ ان کے زمانے میں دوسری قوم نہیں تھی یا مسلمان تھے یا کافر

anned with CamScanner

برخلاف اس کے بعد میں ایک شام کا ایک یہودی ایک پارسی ۔ اگر ان میں کے مسلمان ہو بھی گئے تھے تو ان کو اسلامی تہذیب آنے کے لئے ایک زمانہ چاہئے تھا ۔ حضرت عمر کے زمانہ میں ان کو دس برس ملے ۔ ان کے زمانے میں نئی قومیں بھی آئیں مگر ایسا قوی پنجہ تھا کہ ہلنے نہیں دیا ۔

یہ اسلامی حکومت جمہوری تھی یا شخصی ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نہ تو شخصی تھی نہ تو جمہوری ۔ ان کے پاس دارالندوہ بھی تھا یعنی مشورہ کی جگہ ۔ مشورہ کرتے بھی تھے مگر کرتے وہی تھے جو حاکم وقت حکم دیتا ۔ حاکم آزاد رہتا ۔ پورے آزاد نہیں (اسلامی قوانین کے تحت رہیں گے) فاروق اعظم کے زمانے میں تھوڑا سا حکومت کا زمانہ آگیا تھا، یعنی انتظام سلطنت وغیرہ ۔ مگر انہوں بڑے اعلیٰ درجہ کی سیاسی آدمی تھے دوسرے سیاسی آدمی مار توڑ، قتل وغیرہ کرتے ہیں ۔ مگر انہوں نے ابھی آدمی کام کے مقام پر نہیں پہنچتا کہ انتظام کر دیتے ۔ اتنے فریس اور دوراندیش کہ سب لوگوں سے باخبر رہتے ۔ فاروق اعظم میں یہ بات تھی کسی قوم کے اوپر پورا بھروسہ نہیں کرتے ۔ یہاں سے وہاں پھینک دیتے ۔ یہ تبادلے جو ہوتے ہیں (آج کل) پانچ سال سات سال کو یہ سب طریقہ فاروق اعظم کا ہے ۔ ابوبکر صدیق کیا کئے جو پیسہ آتا وہ لے کر رکھ لئے نہیں، سب کو تقسیم کر دئے ۔ اس واسطے کے سرکار نہیں رکھے تھے میں کیوں رکھوں ؟ فاروق اعظم میں شخصی عظمت بھی تھی اور دانش مندی بھی ۔ ان کے زمانے میں یہ ابوذر غفاری وغیرہ یہ چاہتے کہ سرمایہ داری نہیں رہنا ۔ اسلام میں کالا گورا، حبشی وغیرہ کچھ نہیں ۔ "ہم مسلمان" بس یہی ایک مسئلہ تھا ۔ یعنی مذہبیت کا غلبہ تھا ۔ عثمان غنی اور علی ابن ابی طالب کے زمانے میں غلبہ دنیاداری کا تھا ۔ ایک تو اپنی ذات سے اچھے (یعنی متقی) جتنا پیسہ آتا حضرت علی سب تقسیم کر دیتے اور بیت المال کو جھاڑو دیتے اور بولتے سرکارؐ نہیں رکھے ابوبکر نہیں رکھے، میں کیوں رکھوں ؟------

چونکہ حضرت عثمان غنی بنی امیہ میں کے تھے اور علی ابن ابی طالب بنی ہاشم میں کے تھے

anned with CamScanner

اس واسطے عثمان ابن عفان کے ماحول میں بنی امیہ کی سیاست (سرمایہ داری) اور علی ابن ابی طالب کے ماحول میں مذہبیت۔ وجہ اس کی یہ کہ عرب لوگوں نے جو تقسیم کر رکھی تھی جنگ کرنا اور فوج کا انتظام کرنا بنی امیہ کے ذمہ اور حج کا انتظام بنی ہاشم کے ذمہ۔ تو سب کے خیال میں یہ تھا کہ دنیا کا کام کرنا بنی امیہ کا کام اور دین کی خدمت کرنا بنی ہاشم کا کام ہے۔

یہ ایک نیچرل بات ہے کہ کابینہ بدلتی ہے تو اس کے ارکان وہ ہوتے ہیں جو حکمران کے ہم خیال ہوتے ہیں۔ حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو ان کے معتمد علیہ بنی امیہ کے لوگ تھے۔ حضرت علی ہوئے تو ان کے معتمد علیہ عبداللہ ابن عباس وغیرہ بنی ہاشم میں کے تھے۔ ایسی سلطنت ہرگز نہیں چل سکتی کہ حکمران ایک بول رہا ہے تو کابینہ ایک بول رہی ہے۔ حضرت علی کے اوپر اور حضرت عثمان کے متعلق، بات بات پر اقربانوازی بولتے۔ حضرت عثمان کسی کو نوکر رکھے، کسی کو دئے تو سرکار کے مال میں سے نہیں اپنے مال میں سے دئے۔ حضرت علی کچھ کئے تو اقربانوازی! حالانکہ انہوں نے اچھا کام کرنے والے کو مگر اپنے معتمد علیہ کو منتخب کرتے۔ وہ نہیں دیکھے۔ لایق آدمی کام کرنے والا ہے، مگر اقربانوازی۔ اقربانوازی کا الزام یہاں تک ہوا کہ عثمانؓ شہید کر دئے گئے۔ علیؓ آئے (خلافت پر) تو ان کا فیصلہ کر دئے۔

یاد رکھنے کی بات یہ بھی ہے کہ عثمان ابن عفان اور علی بن ابی طالب Law کے پابند تھے۔ ہر کام اسلامی قانون کے مطابق ہونا۔ یہ سرکارؐ کے دونوں داماد قانون کے پابند ہونے کی وجہ شبہ کا فائدہ ملزم کو دیتے۔ ملزم بدمعاش ہے اس کو چھوڑے تو اور فساد برپا کرتا۔ حضرت عثمان کو شہید کر ڈالے۔ لوگ آکے بولے عثمان کے خون کا بدلہ لو۔ تو علی بولے مقدمہ لاؤ۔ شہادت لاؤ۔ ان کی شہادت کے وقت کون تھے ایک ان کی بیوی تھے۔ اب انہوں، حضرت علی قانون کے پابند تھے، فقہ کے پابند تھے۔ قانون شریعت کے پابند تھے وہ سزا کہاں دیتے؟ نہیں دئے تو سب ان کے خلاف

anned with CamScanner

ہوگئے تم بنی ہاشم میں کے تھے عثمان کو تمہیں مروائے۔ تم پہنچتا تھا، بچوں کو بھیج دئے بچے ناتجربہ کار۔ سب لوگ جمع ہوگئے کہ عثمان کا خون بے قصاص کے نہیں رہ سکتا۔ عثمان کو جو شہید کئے ہیں ان کو مار کے پھینکیں گے۔ ثابت نہیں ہوتا------- تو گفتگو کرنے کے واسطے طلحہ، حضرت علی کی پھوپی کے بیٹے اور ابو بکر کے بھتیجے وہ سب جمع ہوئے۔ سب بولے کہ انصاف کرو۔ چند بد معاش آدھے ادھر ہوگئے۔ آدھے ادھر چند ادھر سے تیر چلائے۔ چند ادھر سے۔ دونوں یہ سمجھے کہ ہم صلح کرنے آئے ہیں۔ مخالف کی طرف سے ابتدا ہوئی۔ اس واسطے ہر شخص کو مدافعت کا حق ہے۔ (لڑائی شروع ہوگئی) اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دونوں طرف کے لوگ ہزاروں مارے گئے (یہی جنگ جمل تھی) ------- علی ابن ابی طالب چاہتے تھے کہ سب کام بڑا چھوٹا سب اچھا ہونا۔ جیسا ابو بکر کے زمانے میں ہوتا تھا، عمر کے زمانے میں ہوتا تھا ویسا ہی میرے زمانے میں ہونا۔ مگر ماحول بدل گیا تھا۔ مکار لوگ آگئے تھے۔ (حضرت علی نے خلافت کا کام سنبھالتے ہی معاویہ کو شام کی گورنری سے معزول کر دیا۔ لیکن انہوں نے اس حکم کو نہ مانا اور مطالبہ کیا کہ پہلے عثمان کے قاتلوں کو سزا دیں۔ مغیرہ ابن شعبہ بہت ہی چالاک اور سیاس تھے۔ انہوں نے معزولی کا حکم دینے میں جلدی نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا)۔ مغیرہ ابن شعبہ آکر علیؑ سے بولے۔ "ذرا ٹھہرو کہ معاویہ آپ کو مان لیں، تب ان کو نکال دو۔ تو ایسا بولے۔ "ایسے بد معاش آدمی کو میں ایک دن بھی نہیں رکھ سکتا۔ اس کے کام کا سب الزام مجھ پر آئے گا۔ دوسرے دن مغیرہ بن شعبہ آئے۔ علیؑ رائے پوچھے تو بولے۔ آپ رسول اللہ کے داماد۔ سب آپ کے سامنے گھاس پتی۔ آپ کے سامنے سب غلط وغیرہ۔ تو حضرت علی بولے۔ یہ خوشامد ہے، کل جو تم بولے وہ صحیح تھا۔ آج جھوٹ بول رہے ہو۔ پھر وہ معاویہ کے پاس چلے گئے۔ معاویہ کا خیال یہ تھا کہ مرکز کو سنبھالنا اہم ہے۔ وہ حضرت علیؑ و عثمانؓ کی طرح شبہ پر چھوڑتے نہیں تھے بلکہ شبہ پر مارتے تھے۔ قانون اور Law میں شبہ پر چھوڑنا۔

nned with CamScanner

ہے مگر ایکویٹی (Equity) میں شبہ پر مارنا ہے ۔ لوگوں نے کہا کہ معاویہ کو موقوف نہ کرو تو بولے کہ خالد بن ولید کو عمر ابن الخطاب نے نکال دیا مگر خالد کیا کئے ؟ میں بھی معاویہ کو نکال دوں گا لوگوں نے عرض کی کہ عمر ابن الخطاب بہت ہشیار تھے خالد ابن ولید کو موقوف کرکے ابو عبیدہ بن الجراح جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے ان کو مقرر کیا تو خالد ان کی مخالفت نہیں کئے ۔ انہوں معمر تھے ، سرکارؐ کے پاس رہنے والے تھے (ابو عبیدہ) آپ خالی موقوف کرے تو کہاں ہوتا ۔ ان کی جگہ ایسے آدمی کو تو لاؤ ۔ حضرت علی فرماتے دیکھو حضرت ابو بکر تلوار کے زور سے مرتدوں کو زکوۃ نہیں دینے والوں کو دبا دئے ۔ میں بھی جو احکام شرع میں سے ایک حِکم کی بھی تعمیل نہیں کرے گا اسے مار کے پھینک دوں گا ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بے شک حضرت علی اور ان کے ساتھ کے جانباز تھے ۔ مگر ان کے مقابل سیاسی ، مکار وغیرہ تھے ۔ حضرت علی پیسہ جمع نہیں کئے ۔ وہاں معاویہ کے پاس پیسہ سب کو تقسیم کیا جاتا ۔ سرداروں کو بہت سے پیسے دیتے اور سردار لوگ اپنے لوگوں کو اپنے تحت رکھتے ۔ اس طرح سب عاجز ہوجاتے ۔ اصل سردار لوگوں کو ملانا ہے ۔ حضرت علی بولتے حق بات ایک ہے ملانا کیا بات ؟ لڑائی ہوئی (جنگ صفین) خدا کا شیر ایک رات میں اپنے ہاتھ کی تلوار سے نو سو (۹۰۰) آدمیوں کو کاٹ پھینک دیا ۔ ایک رات میں کوئی نو سو (۹۰۰) گنے تو کاٹ دئے ! یہ خدا کا شیر ! تو پیر میں نکل جاتا ادھر مارا تو ادھر نکل جاتا اس کی تلوار کو کوئی نہیں روک سکتا ----- (لڑائی کے دوران عمرو بن العاس حضرت علی کی زد میں آگئے تھے وہ گر گئے اور ان کا ستر کھل گیا تو حضرت چھوڑ کر پلٹ گئے ۔ بعد میں عمرو بن العاس نے ایک سیاسی چال چلی کہ اپنی فوج کے نیزوں پر قرآن بلند کیا ۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ قرآن کی رہنمائی میں صلح کی جائے ۔ جنگ صفین بغیر فیصلہ کے ختم ہوگئی مگر ہزاروں مارے گئے) لڑتے لڑتے لوگ تھک گئے ۔ صفین کی لڑائی میں ہزارہا لوگ مارے گئے جمل کی لڑائی میں مارے گئے ۔ مصر کی لڑائی میں مارے گئے ۔ لوگ جنگ سے بیزار

nned with CamScanner

ہوگئے، صلح کرلینا چاہیئے ۔ صلح کے واسطے جمع ہوئے ۔ معاویہ نے عمرو بن العاص کو مقرر کیا ۔ حضرت علی عبداللہ بن عباس کو مقرر کئے تو بولے یہ تو آپ کے طرفدار ہیں، دوسروں کو کرو، ابوموسیٰ اشعری کو مقرر کرو انہوں بہت سیدھے آدمی ہیں ۔ انہوں بے شک سیدھے ہیں مکار کے مقابل میں کیا ٹک سکتے ؟ (مصالحتی گفتگو میں ابوموسیٰ اشعری سے عمرو بن العاص بولے) دونوں کے زمانے میں شر ہوا ہے دونوں کو نکال دینا چاہیئے ۔ یہ بھولے آدمی (اشعری) مان گئے (باہر آئے عام جلسہ ہوا اس میں دونوں نمائندوں کو دونوں کو نکال دینے کا اعلان کرنا تھا پہلے ابوموسیٰ اشعری کو تقریر کرنے کہا گیا انہوں نے سب کے سامنے تقریر کی) اور بولے میں علیؓ کو ایسا نکال دیا جیسا انگوٹھی انگلی سے ۔ اور عمرو بن العاص بولے میں معاویہ کو ایسا قائم کیا جیسا یہ انگوٹھی انگلی میں ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکموں کا معاملہ ڈس میں (Dismiss) ہو گیا ۔ گوریلا لڑائی ہونے لگی ۔ جس کو موقع ملا مارے چلے گئے ۔ مولیٰ کے لوگ بولے علی کو کون نکال سکتا ؟ عمرو بن العاص جھوٹا ہے ۔

تین خارجی ملے اور ایسا بولے معاویہ بن ابوسفیان ، عمرو بن العاص اور علی ابن ابی طالب کو مار ڈالیں گے مگر تقدیر کے سامنے کوئی کچھ نہیں کر سکے ۔ حضرت علی شہید ہوگئے ۔ معاویہ خوب موٹے ہوگئے تھے ان کو ذرا سا زخم آیا عمرو بن العاص نماز کو آئے ہی نہیں ۔ وہ دونوں بچ گئے ۔ حضرت علی کے پاس مذہبی لوگ تھے ، مریداں ۔ ان کے پاس (معاویہ) سیاسی لوگ تھے، درباری ۔ حضرت علی کے امام حسن کو لوگ انتخاب کئے امام حسن دیکھے یہ مکاروں کے ساتھ نہیں چل سکتی ، ایسا بولے (اپنے لوگوں کو) تم دین کی خدمت کرو بول کے اس کا پرچار کرنے لگے ۔ چنانچہ قادری نقشبندی یہ سب علی بن ابی طالب کی تعلیم ہے ۔ اور سیاسیات ، ان کی حکومت تو رہی مگر اب ان کی مکاری کہاں رہی ؟ ان کو ماننے والا کون ہے ؟ ----- واقعہ یوں ہوا کہ امام حسن کی اور معاویہ کی گفتگو ہوئی (مصالحتی) تو امام حسن بولے تم جب

nned with CamScanner

تک زندہ ہیں حکومت کر لو ۔اس کے بعد مجھے مل جائے گی ۔ان کو کیا سیاسی آدمی مان لئے ۔ حضرت امام حسن کو زہر دے کر مار ڈالے اور بولے وہ تو حسن سے معاملہ تھا، حسین سے معاملہ تھوڑا ہی ہوا تھا؟اپنے بیٹے کو جانشین بنادئے------ حضرت علی تو شہید ہوگئے، معاویہ قائم ہوگئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عمرو بن العاص اور معاویہ کا مقابلہ ہوا۔ یہ مصر کے و شام کے ۔معاویہ عمرو بن العاص کو بولے تم ہم صلح کر لیں گے آؤ۔ ہتیار نہیں رہنا۔ عمرو بن العاص ان کی بات سن لئے اپنے لوگوں کو بے ہتیار کر دئے۔ معاویہ والے ہتیار چھپاکر رکھ لئے ان کے ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک مسلح آدمی کھڑا ہوا۔ " ایسا لکھو معاہدہ " (جبراً لکھالیا گیا) ۔مگر جھوٹ بولنے پر انہوں بھی تیار نہیں ہوئے (عمرو بن العاص بعد میں معاہدہ سے انکار کر دینے پر تیار نہیں ہوئے کیونکہ وہ جھوٹ ہوتا) مصر کو واپس جانے کے بعد بھی اس پر قائم رہے کہ " نہیں میں لکھ دیا ہوں ۔اس کو نہیں مانتے کیا؟ " وہ معاویہ کا مقابلہ کر نہیں سکے ۔ معاویہ بڑے ہشیار تھے (بعد میں) ان کی پیٹھ تھپک کر بولے تم مصر پر حکومت کرو میں قبول کرتا ہوں ۔ شاباش تم ایسے ہیں ویسے ہیں ۔انہوں سمجھ لئے تھے کہ یہ بوڑھا ہے چار دن کھانے پی لینے دے۔

" حکومت دنیاداروں کو ":۔ حکومت مذہبی لوگوں کو نہیں ملے گی ۔ حکومت ملے گی دنیاداروں کو (یعنی دنیا کے تقاضے پورے کرنے کی فراست اور مہارت ضروری ہے حکومت کرنے کے لئے)۔

" مسلمانوں کے اقتدار کی دعا ":۔ میں بولتا ہوں یا اللہ تو ابو بکر کے جیسا حضرت عمر کے جیسا حضرت علی کے جیسا نہیں پیدا کرتا تو معاویہ کے ویسا، عمرو بن العاص کے جیسا تو پیدا کر (مسلمانوں کو سنبھالنے اور غالب کرنے کے لئے)۔

" حضرت علی و معاویہ ":۔ ابھی دیکھو امام حسن اور حضرت علی کا نام لینے والے کتنے ہیں اور معاویہ کا نام لینے والے کتنے؟------ مجھے حضرت علی سے ایک

anned with CamScanner

تعلق خاص ہے۔ میں شیعہ بے تبرا ہوں (یعنی کسی صحابی کو برا نہ بولنے والا اور اہل بیت سے محبت کرنے والا) معاویہ کو حضرت کے مقابل لانا ہی غلطی ہے۔ حضرت معاویہ کو ہم کیسا سمجھنا؟ (یعنی ان کے متعلق کیا رائے رکھنا) وہ معصوم نہیں تھے۔ نیتوں کا معاملہ خدا پر چھوڑنا۔ اگر واقعی معاویہ کی نیت میں مسلمانوں کی بھلائی تھی تو ان کی بھی رائے حق بر تھی۔۔۔۔۔ حضرت معاویہ کے ساتھ رضی اللہ عنہ ذار مشکل سے نکلتا۔ ارے صحابی ہیں بول رضی اللہ عنہ (خیال آتا)۔

"**حضرت ابوبکر اور سیاست**":۔ یہ سیاسی لوگ (عمرو بن العاص) سیاست کا لحاظ رکھنا ہی عین دینداری سمجھتے۔ وہ بولتے "کرنا پڑتا ایسا۔ "**الحرب خدعة**" ابو بکر صدیق یہ دھندے میں نہیں۔ حضرتؐ کو لے جارہے ہیں۔ دشمن پوچھے یہ کون ہیں؟ تو جھوٹ نہیں بولے "**مادیایھدینی**" (یہ راہبر ہے مجھے راستہ بتانے والا) ۔۔۔۔۔۔ عمرو بن العاص کو ابو بکر کو کیا جوڑ؟۔ اگر سرکارؐ کو بچاتے انہوں جھوٹ بولتے بھی تو درست تھا۔ مگر وہاں بھی انہوں جھوٹ نہیں بولے۔ میں ان کو تتمہ۔ شان رسالت سمجھتا ہوں۔۔۔۔۔ ابو بکر کے شخصی نفوذ کی یہ حالت کے تلوار کھینچ کر کھڑے ہوگئے تو علیؓ آکر روکے کہ تلوار نیام میں کرو۔ تم حکم دو ہم لڑتے ہیں۔ تم کو صدمہ پہنچا تو اسلام کو صدمہ پہنچا۔

"**امام حسن**":۔ (حضرت معاویہ سے معاہدہ کرکے تاحیات ان کو حکومت دے دی تھی) لوگ آتے تھے اور حسنؓ کو بولتے تم نے مسلمانوں کا منہ کالا کر دیا ۔۔۔۔۔۔ تو فرمایا "**اخترت العار علیٰ النار**" (یعنی میں نے بے عزتی قبول کرلی ہے۔ دوزخ کی آگ کے مقابل) (یعنی مسلمانوں کو لڑا کر فتنہ میں ڈال دیتے اور ان کا خون بہانے کا گناہ عائد ہوتا)۔۔۔۔۔ امام حسین کو فرمائے دیکھو کوفہ والے تم کو فتنہ میں ڈالیں گے۔ ان کے بھڑکانے میں نہ آنا۔۔۔۔۔۔ حضرت حسن اپنے باوا علی کو فرمائے تھے کہ جب تک آپ حضرت عثمان کے خون کا بدلہ نہیں لیں گے آپ کی

anned with CamScanner

خلافت قائم نہیں رہ سکتی۔امن قائم نہیں ہو سکتا۔

"**شبہ کا فائدہ**" :۔ قاعدہ یہ ہے کہ عدالت میں شبہ کا فائدہ دیا جاتا ہے ملزم کو اور کوتوالی میں شبہ کے اوپر پکڑا جاتا ہے۔

"**طلحہ وزبیر**" :۔ جنگ جمل میں (ابتداء میں حضرت علی کے مقابل تھے) طلحہ و زبیر دونوں عشرہ و مبشرہ کے ہیں۔ طلحہ ابو بکر کے بھتیجے اور زبیر علی کے پھوپی زاد بھائی۔اور ابو بکر کی بیٹی اسماء زبیر بن العوام کی بیوی ------ زبیر بن العوام بہت بہادر، جیسے علی۔البتہ سیدھا بابایاں۔

"**مغیرہ بن شعبہ**" :۔ معاویہ مغیرہ کو نکالنا چاہتے تھے۔تو مغیرہ بن شعبہ نے تمام امراء کو ہموار کر لیا کہ معاویہ بوڑھے ہوگئے ہیں،ان کو نکال کر یزید کو رکھنا چاہئے حالت یہ ہو گئی تھی کہ اگر یزید کو نامزد نہ کرتے تو معاویہ کو قتل کر دیا جاتا۔انہوں چاہتے بھی یہی تھے (معاویہ) اور قوم بھی بولنے لگی ------ (اس کی تمام غیر شرعی حرکتوں کے باوجود) یزید بڑا فصیح مقرر اور بہترین شاعر تھا۔

"**عبداللہ ابن عباس**" :۔ بڑے لوگوں میں ہر ایک سمجھتا، میں حق پر ہوں۔ عبداللہ ابن عباس بچے مگر عمر ابن الخطاب کی کابینہ میں منبر(رکن) تھے۔ایک مسئلہ میں سب ایک طرف ہوگئے اور عبداللہ ابن عباس ایک طرف ہوگئے۔انہوں بولے اتنے سب لوگ ہیں میرے سے مباہلہ کرو" ------ میرا مطلب یہ ہے کہ بڑے لوگوں میں سے ہر ایک یہ سمجھتا، میں حق پر ہوں ------ مقابل میں ابی ابن کعب، حضرت علی وغیرہ وغیرہ تھے۔

"**حضرت علی کی رائے**" :۔ حضرت علی، ابو بکر کے مقابل کچھ نہیں کئے، فقط اصرار ہا کہ ابو بکر کو بولے کہ میری بھی رائے لینا تھا۔(یعنی خلافت طے کرتے وقت)

------(۳/ ڈسمبر ۱۹۴۰ء روز شنبہ)------

"**ان دیکھی اور ان سنی نعمتیں**" :۔ قرآن شریف میں ہے، جنت میں جنتی

nned with CamScanner

چیزیں ہیں ایسی ہیں نہ کانوں نے سنا نہ آنکھوں نے دیکھا نہ انسان کے دل میں خطرہ بھی آیا۔ خطرات سے بھی پاک ہے-------ایک گاؤں والا (جو کبھی شہر نہیں دیکھا تھا) شہر گیا۔ آنے کے بعد اس سے پوچھے کہ "برفی" (مٹھائی) کیسی ہوتی ہے؟ تو اس کے ماحول میں (یعنی گاؤں میں) ہلدی ہے، مرچ ہے، نمک ہے، گڑ ہے، ان سب پر غور کر کے قریب ترین مشابہ چیز گڑ کو دیکھ کر بولیگا "گڑ کے جیسی ہوتی"۔ جس طرح گاؤں والا شہر کی نعمت کی مثال دیا تھا، ویسا ہی جنت کی نعمتوں کو بیان کریں تو قریب ترین مشابہ دنیا کی نعمتوں سے مثال دیں گے-------سرسید اور سلیم نے انتہائی مسخرہ پن کیا کہ "یہ جنت کیا ہے! کہ سیندھ خانہ" ہے، شرانجانہ ہے۔ پی رہے ہیں، حوریں ہیں۔ ایک کونے میں گھوسی (گاؤں والی عورت) بھی ہے = کام کر رہی ہے"------- میں لکھا، تم جاہل لوگ ہو، تم کو معلوم نہیں۔ یہ کام اگر خراب ہیں تو دنیا میں یہ کام پیدا کر کے خدا کی قدوسیت پر کوئی اثر نہیں پڑا تو وہاں یہ کام پیدا کر کے کیا اثر ہوگا؟ تم جانتے نہیں، یہ جماع کو ایک حیوانی لذت سمجھتے ہو۔ لیکن اس انزال کے وقت ایک روحانی لذت بھی ہے، وہ اصل ہے------- تم جماع کو خراب چیز سمجھے، کہ اللہ کے لایق نہیں۔ ارے مسخرے! اللہ پیدا کیا تو اس سے اللہ پر کیا اثر آیا------- کسی آدمی کو گوشت انڈے اچھے معلوم ہوتے کسی کو کھٹا چٹنی۔ جنت میں جو طبیعت چاہی وہ ملے گا------- تم لذت کے معنی نہیں سمجھتے۔ ہماری لذت علمی ہے، تمہاری لذت جسمانی ہے۔ ظاہر ہے کہ مثال سے منتقل ہوگئے تو یہاں کے عالم کے احکام یہاں رہیں گے وہاں کے عالم کے وہاں------- تم جاہل ہیں، تم جذبات سے واقف نہیں۔ مردوں کو مردوں سے جو دوستی ہوتی ہے اس سے زیادہ مرد اور عورت میں انتہائی یگانگت کے جذبات ہوتے۔ کیسے ہی دوست ہوں، میاں بیوی میں جو انس و یگانگت ہوتی ہے جو جذبہ رہتا ہے وہ نہیں آسکتا------- مسخرے!! دنیا میں ان جذبات کو پیدا کر کے اسکی قدوسیت میں

nned with CamScanner

کیافرق آیا کہ جنت میں ان کی تخلیق سے فرق آئے ---------

"رسول اللہ اشارہ کئے تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ میں پان پھینکتا ہوں کوئی اس کو دو ٹکڑے تو کر دئے۔ اس واسطے سب غلط بات" (یہ سر سید احمد نے لکھا ہے)

------ (۶/ ڈسمبر ۱۹۹۰ء/ روز سہ شنبہ) ------

"توریہ":۔ توریہ کسے بولتے؟ سنو! ابو بکر صدیق سرکارؐ کو لے کے جا رہے تھے۔ راستے میں کافر ملے، پوچھے یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ تو جواب دئے **"ھادیایھدینی** (راستہ بتانے والا (رہبر) ہے جو مجھے راستہ بتا رہا ہے) یہ توریہ ہے۔ اس کے دو معنیٰ ہوتے لوگ قریب کے معنی میں چکر کھاتے مگر اس کے بعید کا مطلب کہنے والا ہی جانے۔

"پیغمبر معصوم ہوتا":۔ میں بولا پیغمبر اگر گناہ کرے تو پھر اس کا اعتبار کیا رہتا؟ جب اعتبار نہیں رہا تو پیغمبری کا ہے کی؟ (دوسروں کو کیا ہدایت کر سکے گا کیا نمونہ بن سکے گا)

------ (۲۳/ دسمبر ۱۹۹۰ء، روز جمعہ) --------

"زنا اور شیطان":۔ حبیب! میرا یہ خیال ہے کہ "زنا" مرد کرتا، عورت نہیں کرتی، عورت موقع دیتی ہے ----- ایک شخص "رفیع الدین" ہے اب ان کیا کریگا؟ (حبیب علی صاحب کی لڑکی کی شادی ہوئی۔ داماد کا نام "رفیع الدین تھا۔ وہ ناکارہ نکلے۔ مقدمہ بازی ہوئی اور خلع مل گئی۔ اسی طرف اشارہ فرمایا) --------

میرے پاس دو باتیں اصولی ہیں۔ ایک یہ کہ عورت صرف تحریک کرتی (یعنی زنا پر مجبور نہیں کر سکتی) اور دوسری بات یہ کہ شیطان صرف بہکاتا، مجبور نہیں کر سکتا۔ (چنانچہ قرآن میں شیطان کا قول ہے کہ **"مالی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی"**۔ (یعنی میرا تم پر کچھ بس نہیں مگر یہ کہ میں تم کو ورغلا کر بلایا تم نے میری بات مانی)

anned with CamScanner

" اذاں کے الفاظ " :۔ایک وقت ایک بلوہ ہواہ **علی ولی الله** ، **نائب رسول الله** ، **وصی نبی الله** ۔ اذاں میں ہونا بولکے ۔ (واضح باد کہ ایسے الفاظ شیعہ لوگ اذاں میں استعمال کرتے ہیں ۔ میر عثمان علی خان چونکہ ایک زمانے تک شیعہ عقاید کے اثر میں تھے اس لئے ان کی حکومت کے زمانے میں ذی اثر ملاؤں نے یہ ہنگامہ کھڑا کیا تھا) میں کیا کیا! رافضیوں کی تمام کتابوں میں ڈھونڈا ۔ ان میں ہے کہ اذاں کے الفاظ یا اقامت کے الفاظ میں کچھ گڑ بڑ نہیں کرنا ۔ میں لکھا کہ **اشھدان لااله الا الله جل جلاله** نہیں بولنا (یعنی **جل جلاله** کا اضافہ نہیں کرنا) **اشھدان محمد** " **رسول الله صلى الله عليه وسلم** نہیں بولنا ۔ اذاں میں کوئی لفظ اضافہ نہیں ہوسکتا -------- متواتر بالفظ نہیں ہے (اذاں کی حدیث) مگر اجماع امت تو ہے ۔ اور سواد اعظم ہماری طرف ہے (حدیث ہے کہ " **اتبعوا سواد الاعظم** " سواد اعظم کی اتباع کرو) ۔

" وہابی " :۔ یہ وہابی ، وہابی جو بولتے نئیں ! خوارج کی ایک صورت ہے یہ بھی -------- ادب نہیں رہا ۔ (بے ادبی کی حد یہ کہ کسی سے جھک کر ملو بھی تو " شرک ، اس طرح تعظیم " جو مشروع ہے وہ جاتی رہی اب یہ نکل جانے کے بعد جو " توحید " بھی بزعم خود باقی رہی وہ " ابلیسی توحید " ہے نہ کہ " اسلامی توحید ")

-----(۳۱/ دسمبر ۱۹۶۰ء روز شنبہ)--------

" جسم اور صفات الہی " :۔ ان دو آنکھوں سے حسن دکھتا ، خوشی دکھتی (یعنی حسن کا بھی اظہار ہوتا اور خوشی کا بھی) ارادہ ، سب ظاہر ہوتا ۔ فراست کیا بات ؟ چہرے کے تغیرات کو سمجھ لینا ------ فقیروں کے پاس یہ جسم میں بندگی ہے (یعنی گردن سے نیچے کے حصہ میں) اور یہ مونڈی جو ہے (یعنی سر) اس میں سبعہ صفات ہیں اب جو کچھ بھی ہوتا ہے یہ سبعہ صفات سے ہوتا ہے ۔ (سبعہ صفات یہ ہیں ۔ حیات ، علم سماعت ، بصارت ، قدرت ، ارادہ ، کلام) جو ارادہ آیا اسے یہ جسم کرتا ۔ جسم میں بندگی

anned with CamScanner

ہے۔"جی درست"!------- ایک بات یاد رکھو!"دل دل"بولتے نئیں! لوگ سمجھتے دل یہاں ہے (یعنی سینہ میں) ہمارے پاس"دل"سے مراد"محل علم"ہے (یعنی علم کا مقام)------- فقیراں کیا کرتے!"اللہ عرش پر ہے"------- عرش کہاں ہے؟ یہ جسم۔اور اللہ کہاں ہے؟ سر میں کیوں کہ اس میں سبعہ صفات ہیں۔

"ذکر و شغل":۔ذکر و شغل کے وقت ان سب چیزوں کا لحاظ رکھنا------- کانوں میں انگلیاں رکھنا، آنکھوں پر ہاتھ رکھنا کاہیکے واسطے؟ خارجی چیز کوئی اپنی طرف متوجہ نہ کرے اس لئے----- یہ جبس دم کاہیکو کرتے؟ (جبس دم یعنی سانس روک کر اور درود وظائف پڑھنا۔ پہلے پہل بہت کم وقفہ کے لئے پھر زیادہ طویل وقفہ تک روکنے کی مشق ہوجاتی ہے۔ دم روک کر ذکر اور ورد میں زیادہ اثر پیدا ہوتا ہے مکمل سورہ فاتحہ بسم اللہ کے ساتھ سانس روک کر تین۔چار، چھ بلکہ گیارہ بار تک بھی پڑھنے والے پڑھتے ہیں) زندگی کے واسطے سانس کا چلنا ہے۔اب سانس روک دئے تو اب اس کا آناجانا کہاں؟ ایک قسم سے مار ڈالنا ہے (یعنی نفس کو تھوڑی دیر کے لئے) موت سکون ہی ہے۔

"رشد و ہدایت کے دو طریقے":۔ہمارے خاندان کی تعلیم کے دو طریقے ہیں مولوی شجاع الدین صاحب، حضرت کی یہ عادت تھی کہ آدمی ذکر و شغل کرتے کرتے کسی نقطہ پر آیا یہ تو اس وقت اس کو جو بات سمجھانے کی ہوتی سمجھا دیتے۔اور ایک طریقہ ہمارے نانا حضرت کا ہے۔"ارے کم بختو! اللہ کی معرفت سے واقف ہوجانا سب۔جب ملیگا تو اس وقت مقرب ہوجائے گا۔یہ نمازیں پڑھنے والا مقرب نہیں ہوتا مقرب سمجھنے والا ہوتا (نماز بھی سمجھ کر پڑھنے والا ہو تو مقرب ہوتا)

"تصوف ایمان ہے":۔یہ تصوف جو ہے لسان ہے۔پہلے لسان کو تو پورا کرو پھر عمل بھی آجائے گا----- پاشاہ جہاں صاحب (حضرت کے نانا اور خواجہ میاں کے والد و مرشد) بولتے تھے۔ارے لسان درست کر، لسان درست کر-----

anned with CamScanner

ناما حضرت کو " ناما " بولنے کو بھی شرم آتی مجھے (یعنی اللہ کے ایسے مقرب اور ایسی عظمت والے تھے) ----- پاشامیاں صاحب بولتے تھے ارے کم بختو! میرے پاس کوئی آٹھ دن تو بیٹھو ----- انہی کی دعاؤں کا تصدق یہ سب لوگ بیٹھے ہیں ----- آٹھ دن کے معنی تھوڑی مدت ------ (باشاہ میاں صاحب قبلہ کے دوسرے صاحبزادے تو نہ کرسکے ، بس بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ میاں ہی بیٹھے اور حاصل کرسکے ۔ چنانچہ آپ ہی سے آپ کے چھوٹے بھائیوں کو بھی خلافت اور فیض ملا ۔)

------ (۲/جنوری ۱۹۶۱ء روز دوشنبہ) --------

" متواتر اور یقینی " :۔ " انما الاعمال بالنیات " (حدیث) حضرت عمر سے متواتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احاد ہے ۔ اس لئے " احاد " کہلا ئیگی ------- یہ بالفظ بالمعنیٰ بول کے یہ چکر گانٹھا ہوں میں ۔ میں بولا ۔ روایت بالمعنیٰ ویسے ہی قریب قریب معنوی کی کئی حدیثیں ہیں تو متواتر ہوگی ۔ " متواتر نالفظ " بالفظ کے سوا نہ ماننے والوں کو پوچھو کہ ظہر کی نماز کی چار رکعت وغیرہ یہ کہاں سے لائے ؟ متواتر بالمعنیٰ سے ------ اس کا دارومدار اس پر ہے کہ آدمی کو یقین ہوجائے ایک آدمی کچھ بولا ، دوسرا کچھ بولا ، تیسرا کسی اور طرح بولا تو ظاہر ہے کہ یقین ہوتا ------- حدیث متواتر کے لئے کاہکو کوشش کرتے ؟ یقین ہونے ------- میں الفاظ کے واسطے نہیں لڑوں گا ۔ جب اصطلاح ایسی ہوگی ہے تو میں اصطلاح کے خلاف نہیں بولوں گا ۔ میں اسے " متواتر " نہ ہی " حدیث یقینی " بولونگا ۔ کیوں کہ " موجب یقین " ہے " محقق ہے ------- " متواتر بالفظ " " متواتر بالمعنیٰ " " موجب یقین " --------

دائی ، حاملہ عورت کو کمرہ میں لے گئی اور بعد میں بچہ کو لے کر آئی عورت کا پیٹ بھی دبا ہوا تھا ۔ اور آکر بولی " آپ کو بیٹا مبارک ! " تو یقین آئے گا یا نہیں ؟ دو مرد ہوتا ، مسلمان ہوتا ، کہاں ہے سب ؟ ------ وہ عام حالت ہے ، یہ خاص حالت ہے

anned with CamScanner

_____ بعض لوگ (یعنی راوی حدیث) ایسے تھے کہ جب تک پورے الفاظ (سرکار کی حدیث کے) یاد نہ ہوں نہیں بولتے تھے۔ جیسے زبیر بن العوام۔

______(۳/جنوری ۱۹۶۱ء روز سہ شنبہ)________

"شافعی کی اتباع":۔ایک بات یاد رکھو! ایک وقت حبیب حداد حیدرآباد آئے تھے۔ تو ان کے پیچھے تراویح پڑھے۔ جب وتر کا وقت آگیا تو حنفی مذہب کے جتنے لوگ تھے الگ ہٹ کر پڑھنے لگے۔ میں الگ ہونے کو دل نہیں بولا میرا دو رکعت پر سلام پھیرے تو پھیرا ایک رکعت پر سلام پھیرے تو پھیرا۔ وہ ایک حدیث پر عمل کئے تو میں "ید اللہ علی الجماعۃ" (جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے، تائید ہے) پر عمل کیا ______ میں حدیث پر عمل نہیں کیا بولکے نہیں۔

"نیند سے اٹھ جانے کی ترکیب":۔ ہمارا تجربہ ہے، "رسول اللہ میرے کو اتنے بجے اٹھادو" برابر اٹھادیتے۔ "علی مجھے اتنے بجے اٹھادو" ______ اپنے نفس کو بولنا۔ (یعنی اپنا نام لے کے اپنے آپ کو بولنا کہ مجھے اتنے بجے اٹھادو)

"تشفیع الوتر":۔ ایک غلط فہمی ہورہی ہے۔ سرکارؐ کی عادت یہ تھی صبح کی سنت کو بیٹھ کر پڑھتے تھے تو لوگ کیا سمجھے یہ تشفیع الوتر ہے۔ تشفیع الوتر بولنے والے بعد میں پھر تین رکعت (یعنی وتر کے) پڑھتے۔ سرکار بیٹھ کے پڑھنے کے بعد پھر کہاں پڑھے؟

"دعائے قنوت":۔ شافعیوں میں حنفیوں میں ایک جھگڑا ہے۔ حنفی وتر میں دعائے قنوت پڑھتے، شافعی لوگ صبح کی نماز میں۔ میں سات برس کا تھا۔ شافعیوں کے پاس اندھیرے سے نماز پڑھتے، تو وہ قاری جو نماز پڑھاتا تھا۔ بڑا خوش آواز تھا، تو میں قرآت سننے کو ان کے ساتھ نماز پڑھتا تھا اور دعائے قنوت بھی پڑھتا تھا ان کے ساتھ ______ دعائے قنوت تین ہیں (یعنی روایتیں) (۱) حضرت عمر کی روایت (۲) حضرت عبداللہ ابن مسعود (حنفی) اور حضرت امام حسن (شافعی)

anned with CamScanner

-----(مورخہ ۳۰/اگست ۱۹۶۱ء)---------

"**تمدن**":۔ تمدن کیسے پیدا ہوا؟ احتیاج سے پیدا ہوا۔ کھانا، کپڑا، مکان، علم ان چار چیزوں کے احتیاج کی وجہ سے انسان ایک دوسرے کا محتاج ہے۔ پیدا ہوتے ہی بھوک لگی۔ اماں کی ضرورت ہوئی، انا کی ضرورت ہوئی۔ وہ اس کی اور ضرورتوں کو بھی پورا کرتی ہے۔ جیسا جیسا بڑا ہوتا چلتا ہے اس کی ضرورتیں انہی چار چیزوں کی اور زیادہ ہوتی جاتی ہیں۔ جیسے کھانے کے لئے زراعت، باغبانی۔ کپڑے کے لئے جولاہے اور مکان کے لئے معمار، مختصر یہ کہ ہر ایک میں زیادہ طلبی ہے۔ اس میں عدل کے واسطے کوتوالی، فوج کی ضرورت ہے۔ اگر انسان دنیا کو بس یہیں ختم سمجھے تو وہ دہریہ ہے۔ اگر یہ سمجھے کہ یہاں ختم نہیں، اور عالم میں جانا ہے تو پھر اس کے لئے خدا اور پیغمبر کی ضرورت ہوئی۔ پیغمبر دوسرے عالم کی ضرورتوں سے واقف کرواتا ہے۔ (اس طرح علم کی حاجت ہوئی) ورنہ صرف تین چیزوں کا قابل دہریہ ہے ------ (تمدن میں کام کی تقسیم ہے) یہ غلط یہ کہ ایک آدمی سب کام کر سکتا ہے------ اچھا تمدن کونسا ہے؟ ہر ایک کو اس کا حق ادا کرنا۔

anned with CamScanner

اردو کمپیوٹر سنٹر

محبان اردو کا مشکور ہے

۲۵۰ کتابوں کی اردو کمپیوٹر کتابت ـــــ ایک عالمی ریکارڈ

روزانہ ایک سو صفحات کی رفتار

وقت کی پابندی۔ واجبی اجرت۔ ہمارا نصب العین ہے

کتابت سے طباعت تک کے سارے مراحل ہمارے ذمے

اردو عربی فارسی اور انگریزی ـــ چار زبانوں میں عمدہ، نفیس، دیدہ زیب، خوبصورت کمپیوٹر کتابت کے لئے رابطہ قائم کریں!

جلال الدین اکبر "اردو کمپیوٹر سنٹر"

17-1-181/M/35, Darab Jung Colony

Madannapet , Hyderabad - 59 A.P.

Phone No. 4530850

Mobile No. 9848 - 022 - 987

anned with CamScanner

درس لوائح جامی

جامی بڑے پائے کے شاعر، عاشق رسولؐ، عارف اور تصوف کے اعلیٰ نظریے کے حامل ہیں۔ بڑے عالم اور بزرگ گزرے ہیں۔ لوائح جامی فارسی زبان میں تصوف کی اہم کتاب ہے۔ حضرت قبلہؒ کے پاس کے دروس میں ایک درس اس کا بھی ہے۔ آپ کے ترجمے اور تفہیمات کو اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت۔/20 روپے

"فیوض صحبت"

(حصہ۔ اول تا پنجم) حضرت قبلہ کے آخری دور کے اہم دروس و ارشادات کو آپ ہی کے الفاظ میں ہو بہو ریکارڈ کر لیا گیا ہے۔ دین و دنیا کے سارے علوم کے جواہر پارے ہیں جس کی قدر وہی کر سکتا ہے جو حضرت ممدوح سے واقف ہے۔

قیمت۔/30 روپے۔

"القدیر پبلیکیشنز" 241-3-16 - چنچل گوڑہ حیدرآباد 24 فون نمبر 4577760

"حسرت اکیڈیمی" "صدیق گلشن" - قریب بہادر پورہ حیدرآباد۔(اے۔پی)

anned with CamScanner